بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Taleem Rehmat-Tal-lil Aalameen (S.A.W)

تعلیم رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

Rao, Shamsher Ali Khan

تحریر :- راؤ شمشیر علی خاں

چیئرمین انٹرنیشنل تبلیغی اسلامی مشن

International Tabligi Islami Mission

(Chairman : S. A. K. RAO)

95, Newsome Road, Huddersfield

West Yorkshire, U.K.

Pub

Delhi/ Kutub Khanah Ishaat-ul-Islam

ناشر:- کتب خانہ اشاعت الاسلام (رجسٹرڈ) چوڑیوالان دہلی ۱۱۰۰۰۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم

* میرے بعد کوئی نبی ہرگز پیدا نہ ہوگا ہاں میری اُمت میں تیس دجّال کذاب پیدا ہوں گے۔
* میرے تمام صحابی مانند آسمانی ستاروں کے ہیں جس کے پیچھے لگ جاؤ گے راہ پاؤ گے۔
* جس مسلمان نے میرے صحابہؓ سے محبّت کی گویا مجھ سے محبّت کی۔
* جس مسلمان نے میرے صحابہؓ کو گالیاں دیں گویا مجھے گالیاں دیں۔
* میرے صحابہؓ پر تنقید کرنیوالے کا کوئی عمل بھی اللہ کے یہاں قبول نہیں۔
* اگر کوئی غیر صحابی پہاڑ اُحد کے برابر بھی سونا خیرات کر دے تو میرے صحابہؓ کے برابر نہیں ہوسکتا۔ ارشادات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تعلیم رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

- سرورِ کائنات محسنِ انسانیت محبوبِ خدا سرکارِ دو عالم سید لولاک صلی اللہ علیہ وسلم۔
- سلام اس پر جن کا نور ہے آسمانی ستاروں میں۔
- درود اُس پر جن کا ذکر ہے قرآن کے تیس پاروں میں صلی اللہ علیہ وسلم۔

تحریر تأثرات ترتیب
راؤ شمشیر علی خاں مدیر دعوت الحق برطانیہ

پبلشر: انٹرنیشنل تبلیغی اسلامی مشن، مدینۃ المنورہ۔ باب جبرائیل
ملنے کا پتہ: مدرسہ علوم شرعیہ باب جبرائیل مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

میری پیاس نہ بجھی

اس حقیر انسان نے آٹھ مرتبہ روضۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی مگر آج تک میرا دل اپنے آقا کی جدائی میں بے چین ہے کوئی دن رات ایسا نہیں گذرتا جبکہ اپنے آقا کی یاد میں آنسو نہ گرے ہوں، جس قدر اس سمندر سے دل کھول کر پانی پیا اُس سے مزید پیاس بھڑکتی گئی چار ہزار میل کا سفر کر کے آقا کے چہرہ انور کے سامنے سلام کر کے دل کی پیاس بجھاتا ہوں جب لندن واپس آتا ہوں پھر پیاس بے چین کر دیتی ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کس طرح اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں سے لپٹ جاؤں پھر قیامت تک آقا کے قدموں سے لپٹا رہوں اسی طرح سیرت محبوب خدا کے سمندر میں غوطے کھاتے چالیس سال گذر گئے سیرت رسول پر جتنی کتابیں اردو زبان میں آج موجود ہیں تمام کتابوں کو چھان مارا سیرت النبی ابن اسحٰق سیرت النبی ابن ہشام سیرت النبی شبلی نعمانی رحمۃ للعالمین سید سلمان منصور پوری سیرت محبوب خدا چودھری فضل حق شاہنامہ اسلام حفیظ جالندھری سیرت محسن انسانیت سید فقیر وحید الدین سرکار دو عالم غلام رسول مہر اس کے علاوہ پچیس سے زیادہ کتابوں کا نچوڑ نکال کر دو کتابیں شائع کیں سیرت محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۔ تین جلدوں میں، جلد اول ولادت سے معراج النبی تک

۲۔ جلد دوئم عہد رسالت کے غزوات

۳۔ جلد سوئم تعلیم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

۴۔ سیرت محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم چھ سو صفحات پر لکھ کر شائع کی گئی لیکن پھر بھی میری پیاس نہ بجھی جس قدر عشق نبوی کے سمندر میں غوطے کھاتا ہوں

اس سے بھی زیادہ پیاس بھڑکتی ہے اس سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے عنوان پر بارہ کتابیں شائع کرچکا ہوں یہ کتاب تعلیم رحمۃ للعالمین میری تیرھویں کتاب ہے، جس قدر بھی میں اپنے خدا کا شکر بجالاؤں کم ہوگا۔ کیونکہ اللہ جل شان نے مجھ سیاہ کار پر رحم فرمایا کہ اپنے پیارے حبیب کی مقدس سیرت کی طباعت تحریر کا کام مجھ کم عقل کم علم والے انسان سے لیا پھر اسی کا فضل و کرم تھا کہ میری کتابوں کو اس قدر مقبول کرایا کہ آج برطانیہ کے ہر گھر میں ہر مسجد مدرسہ میں ہماری کتابیں پڑھی جاتی ہیں خاص طور پر سیرت محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حصہ اول پر راقم نے شرط لکھی تھی کہ اگر میری یہ کتاب پڑھنے پر کسی مسلمان کی آنکھ میں آنسو نہ آئے تو قیمت واپس کردی جائے گی اللہ تعالےٰ کا رحم کرم تھا مجھ پر کہ میری یہ محنت اللہ تعالےٰ نے قبول فرمائی لاکھوں مسلمان میری کتابیں پڑھ کر آنسو بہانے پر مجبور ہوئے یہ کوئی جادو نہیں تھا آج تجربہ کرکے دیکھا جاسکتا ہے کہ کتاب سیرت محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ اثر موجود ہے کہ سخت سے سخت دل کا مسلمان بھی آنسو بہانے پر مجبور ہوگا میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت اس خاکسار پر تھی آپ کی رہنمائی سے اتنا بڑا کام ایک مجبور انسان سے لیا گیا آج برطانیہ میں ہزاروں کی تعداد میں علمار کرام موجود ہیں ہزاروں ادارے موجود ہیں لیکن یہ خداوند عالم کا فضل خاص مجھ پر تھا مجھے ایسی پیاری عبارت لکھنے کی توفیق عطا فرمائی جو مردہ دلوں میں محبت نبوی کی گرمی پیدا کردیتی ہے انسان آنسو بہانے پر مجبور ہوتا ہے آج تک نہ تو روضۂ رسول اللہ دیکھ کر دل بھرا، دل ہر وقت یہی چاہتا ہے کہ روضۂ

رسول آنکھوں کے سامنے رہے نہ ہی سیرت کے عنوان پر لکھ کر دل بھرا ہے پانچ ہزار صفحات سے زیادہ لکھ چکا ہوں پرانی کتابوں کی تحریر تک بھول جاتا ہوں لیکن نئے نئے ولولے دل میں پیدا ہوتے ہیں نئے سرے سے پھر کتاب لکھنا شروع کر دیتا ہوں اپنی پیاس بجھانے کے لئے میں قرض لے کر بھی کتابوں کی اشاعت کرتا ہوں دلوں کا بھید اللہ تعالے جانتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پوری اُمت کے اعمال پیش ہوتے ہیں اس لئے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہیں اپنے غلاموں کو بھی سونا بنا دیتے ہیں۔

فقط

راؤ شمشیر علی خاں عفی عنہ ۲۶/ جون ۱۹۷۵ء

عقیدہ ختم نبوّت

مصنّف راؤ شمشیر علی خاں چیئرمین تبلیغی اسلامی مشن برطانیہ

جاری کردہ

انٹرنیشنل تبلیغی اسلامی مشن انگلستان

پورا دین ختم نبوّت کے چاروں طرف گھومتا ہے۔ رسولِ خدا کی محبّت تمام دین کی کمی کو پورا کرتی ہے۔ ورنہ تمام دین اس کمی کو پورا نہیں کرتا۔

پیش لفظ

میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اس قدر مقناطیسی ہے کہ ایک سو بچانوے کروڑ مسلمانوں کے دل تڑپتے ہیں آدم علیہ السّلام سے لیکر قیامت تک کوئی بزرگ اتنے بلند پایہ تک نہیں پہنچا جن کی محبت سے قیامت تک مسلمانوں کے دل دھڑکتے رہیں گے جس خوش نصیب نے گنبد خضرا کو اپنی آنکھوں سے دیکھا وہ بھی روتا ہے کہ بار بار دیکھوں جس نے نہیں دیکھا وہ زندگی بھر رو رو کر یاد محبوب میں مرجاتا ہے ۔جب انسان عشق نبوی میں پوری طرح غرق ہو جاتا ہے پھر خداوند عالم کی رحمت کا نظارہ اس دنیا میں آنے لگتا ہے نماز کی پابندی سے کثرت درود پاک پڑھنے سے روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا تصور دل و دماغ پر چھا جاتا ہے۔

رات کو نیند آتی ہے بدن برطانیہ میں ہوتا ہے تو روح نکل کر اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر کے ارد گرد گھومتی ہے، جب آنکھ کھلتی ہے تو آقا کے روضہ کی زیارت کر کے واپس اپنے بدن میں آجاتی ہے، کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ انسان اپنے بچوں کے لئے حلال روزی کمانے کی غرض سے فیکٹری میں مزدوری کرنے جاتا ہے پورا بدن محنت مزدوری کرنے میں مصروف ہوتا ہے۔ لیکن

روحانی تصور روضہ من ریاض الجنۃ کی بہاروں کا لطف اٹھانے کی غرض سے چار ہزار میل چلا جاتا ہے دیکھنے میں سفر کرنے میں یہ سفر چار ہزار میل ہے لیکن جب آقائے عرب کی شفقت ہو جائے یہ سفر لمحوں منٹوں میں ہوتا ہے یہ آپ کی محبت تعلیم کا اثر ہے کہ مسلمان بڑی بڑی مشکلات میں بھی رسول خدا کا دامن نہیں چھوڑتا آج سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والا قرآن مجید پوری دنیا بھر کی کتابوں سے زیادہ پڑھا جاتا ہے۔ تمام دنیا کی کتابوں سے زیادہ چھپایا جاتا ہے۔ رحمۃ اللعالمین کی سیرت تمام پیغمبروں تمام دنیا بھر کے انسانوں سے زیادہ چھپ رہی ہے لاکھوں نہیں کروڑوں انسان محبوب خدا کی سیرت لکھتے لکھتے اس دنیا سے چل بسے اور قیامت تک اسی طرح سیرت کے سمندر میں کروڑوں انسان غوطے کھا کر چلے جائیں گے لیکن اس سمندر کی تہہ تک کوئی نہ پہنچ سکا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے سمندر کی گہرائی کو اللہ جل شانہ، کے سوا کوئی نہیں جانتا اتنے بڑے سمندر میں میرے جیسے ناتجربہ کار تیراک کا کودنا غوطے کھانے کے سوا کچھ نہیں اس لئے اتنے بڑے سمندر میں چھلانگ لگائی کہ خداوند عالم بڑا رحیم کریم ہے سمندروں میں ڈوبنے والوں کو بھی اپنی رحمت کے تختوں پر بٹھا دیتا ہے، سمندر کی مچھلیوں سے بھی مدد کرا دیتا اُسی کے سہارے پر سمندر میں غوطہ لگایا جاتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا امید وار قارئین کی دعاؤں کا محتاج۔

راؤ شمشیر علی خاں عفی عنہ، ۲۶ جون ۷۵ء

چودہ سو سال سے لیکر اور قیامت تک مسلمانوں کو اپنی محبت میں تڑپانے والے کا حلیہ مبارک حسب ذیل ہے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ اس طرح کتابوں میں درج ہے، میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے مقامات کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا جس بلندی پر اللہ تعالےٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچایا اس مقام پر کوئی نہ پہنچ سکا اللہ تعالےٰ کی بارگاہ الٰہی میں میری التجا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری پُرزور التجا ہے کہ اگر میری قلم سے کوئی ایسا لفظ نکل جائے جو شان مصطفٰے کے معیار پر نہ ہو کیونکہ جب کوئی انسان عشق میں پاگل ہو جاتا ہے تو عشق ایسی بیماری ہے کہ کچھ ایسی باتیں زبان سے نکل جاتی ہیں جو قانون قدرت کے خلاف ہو اے اللہ اگر کوئی غلطی مجھ سے ہو جائے تو اپنے رحم کرم سے معاف کر دینا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری کم عقلی کو معاف کر دینا قارئین سے بھی اپیل ہے کہ اگر کوئی میری غلطی کتاب میں ہو فوراً مجھے لکھیں انشاء اللہ شکریہ کے ساتھ عمل کرونگا۔

میرے محبوبؐ آقا صلّی اللہ علیہٖ وسلم کا حُلیہ مُبارک حسبِ ذیل ہے

محبُوب خدا کے حلیہ کی کہانی اُم معبدؓ کی زبانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط ــــ ظاھر الوضاءۃ ابلج الوجہ حسن الخلق لم تعبہ ثجلۃٌ ولم تزربہ صعلۃٌ وسیمٌ قسیم فی عینیہ دعج وفی اشفارہ وطف وفی صوتہ صحل وفی عنقہ سطحٌ احول اکحل ازج اقرن شدید سواد الشعر اذا صمت علاہ الوقار

وان تکلم علاہ البہاءُ اجمل الناس وابہاھم من بعید
واحسنہٗ واجلاءُ من قریب حلو المنطق فصل لا نزر ولا ھذر
کان منطقہ خرزات نظم ینحدرن ربعہ لا یقحمہ عینٌ من
قصر ولا ینساء من طول غصن بین غصنین فھو انضر الثلثہ منظراً
واحسنھم قدا لہٗ رفقاءُ یحفون بہ اذا قال استمعو لقولہ
واذا امر تبادر والی امرہ۔ محفودٌ محشودٌ لا عابس ولا مفند۔
مندرجہ بالا عربی زبان میں میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک درج ہے، یہ عربی عبارت حضرت اُم معبد رضؓ نے اپنے شوہر سے بیان کیا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ جا رہے تھے راستہ میں اُم معبد خاتون کے ہاں حضرت رسول خدا اور ابوبکر صدیق رضؓ نے قیام کیا تھا اب عربی کا اردو ترجمہ پیش ہے۔

میرے آقا محبوبِ خدا کا حلیہ مُبارک

پاکیزہ رو خوبصورت کشادہ چہرہ پسندیدہ خو نہ توند نکلی ہوئی نہ چندا کے بال گرے ہوئے زیبا صاحب جمال آنکھیں سیاہ فراخ بال لمبے اور گھنے آواز میں بھاری پن پیارے الفاظ میں خوبصورت لمبی گردن روشن مردمک سرمگیں چشم باریک و پیوستہ ابرو سیاہ خوبصورت گھنگریالے بال خاموش وقار کے ساتھ گویا دل بستگی لئے ہوئے دور سے دیکھنے میں نورانی پیارا چہرہ قریب سے نہایت شیریں کمال نورانی جمال شیریں کلام واضح الفاظ میں کلام کمی وبیشی الفاظ سے معرا تمام گفتگو موتیوں کی لڑی کی طرح پروئی ہوئی

میانہ قد نہ چھوٹا نہ بہت بڑا آپ کے صحابی ایسے جو ستاروں کی طرح چاند کو گھیرے رہتے ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں صحابہ کرام چپ چاپ سنتے ہیں جب کوئی حکم دیتے ہیں تو صحابی فوراً عمل کرتے ہیں یہ ہے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک تشریح حدیث کی روشنی میں مزید آسان الفاظ میں مصنف کے قلم سے میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ادا اللہ تعالیٰ کو پسند تھی صحابہ کرام فرماتے ہیں کہ ہم چودھویں کے چاند کی رات کو کبھی کبھی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ سفر میں ہوتے تھے ہم کبھی چاند کو دیکھتے کبھی رسول خدا کے نورانی چہرہ کو دیکھتے خدا کی قسم محبوب خدا کا چہرہ چودھویں کے چاند سے زیادہ حسین خوبصورت اور نورانی ہوتا تھا دل چاہتا کہ چہرہ انور کو زندگی بھر دیکھتے رہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی بات کرتے تو آپ کے خوبصورت دانت موتیوں کی طرح چمکتے تھے۔

ایک مرتبہ سید لولاک صلی اللہ علیہ وسلم مجلس میں قیام فرما تھے ایک صحابی کی آنکھ دکھ رہی تھی اور وہ صحابی کھجوریں کھا رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری آنکھ دکھ رہی ہے پھر بھی کھجوریں کھاتے ہو اُس صحابیؓ نے مسکرا کر اپنے آقا سے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں دوسری آنکھ کی طرف سے کھاتا ہوں جو آنکھ دکھ رہی ہے اس طرف سے نہیں کھاتا اللہ کے محبوب کو اپنے صحابی کی بات پر ہنسی آگئی میرے آقا جب مسکرائے تو یوں معلوم ہوتا تھا جیسے آسمانی سے نورانی کرنیں زمین پر گرتی ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال اتنے پیارے تھے کہ دیکھ کر دل نہیں بھرتا تھا میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں جس زمین پر گرتے وہ زمین فخر کرتی جس پہاڑ سے آپ گذرتے وہ پہاڑ فخر کرتا جنگل میں جاتے جانور آپ کو سجدہ کرتے لیکن امت کے لیے آپ نے سجدہ کرنا صرف خدا

کے سامنے ہی رکھا ہے اونٹ ہرنی سے باتیں کرتے درخت چل کر آپ کیطرف آجاتے تھے چاند آپ کے اشاروں پر ٹوٹ جاتا تھا سورج غروب ہو کر آپ کے لئے دوبارہ پھر نکل آتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں جنّت دوزخ کے تذکرے ایسے الفاظ میں ہوتے تھے جیسے دونوں چیزیں سامنے ہیں۔

میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر والوں سے ایسے انداز میں گفتگو فرماتے کہ گھر والے خوش ہو جاتے، اپنے صحابہ کرامؓ سے اس قدر محبّت کرتے کہ ہر صحابی زندگی بھر یہی تصور کرتا تھا کہ میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم تمام صحابہؓ سے زیادہ مجھ سے محبّت کرتے ہیں اُن مقدس صحابہؓ کی کیا شان ہے جنہوں نے آغوش نبوی میں زندگی گذاری جس خوش نصیب انسان نے ایمان کے ساتھ ایک مرتبہ بھی میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سیاہ زلفوں کو دیکھا اُس پر دوزخ کی آگ حرام ہو گئی ایمان کے ساتھ دیکھنے کی شرط ہے اے اللہ اپنی رحمت اپنے فضل کرم سے ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر اتنی رحمت کی بارش نازل فرما۔ جس کی کوئی مقدار نہ ہو۔

تعلیم رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم نے آقا غلام کو ایک درجہ دیا بلال حبشیؓ کو دیکھیئے موٹے ہونٹ سیاہ رنگ کسی کالج یونیورسٹی کے فارغ نہیں اُمیہ بن خلف کے غلام لیکن قربان جایئے میرے آقا کی تعلیم پر اُسی حبشی بلال کو اپنی امت کا آقا بنا ڈالا حضرت عمر فاروق رضؓ قریشی قوم کا سردار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وزیر اعلیٰ حضرت بلالؓ کو اپنا آقا آقا کہہ کر پکارتا ہے، حضرت بلال وفات

نبوی کے بعد دمشق شام اشاعت اسلام کی غرض سے چلے جاتے ہیں لیکن اللہ کا محبوب خواب کی حالت میں فرماتا ہے اے بلال رضؓ ہمارے ساتھ یہ معاملہ فوراً خواب میں حکم نبوی سن کر آٹھ سو میل کا ریگستانی سفر جہاں سیکڑوں میل تک سایہ دار درخت نہ پانی ہے چاروں طرف سے گرد غبار انسانوں کا خیر مقدم کرتا ہے حضرت بلال رضؓ تمام سفر کر کے روضہ رسول اللہ پر حاضری دیتے ہیں یاد رسول میں رو رو کر آنکھیں تھک جاتی ہیں دل تڑپ رہا ہے کہ یہ میرا وہی آقا ہے جن کے گھر کا انتظام میرے سپرد تھا یہ وہی آقا ہے جنھوں نے مجھے مسجد نبوی کا مؤذن بنایا ہوا تھا یہ وہی آقا ہے جو اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلاتا تھا یہ وہی آقا ہے جنھوں نے ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ بلال یہ کھانا کل کے لئے کیوں رکھا ہے کل کے لئے کھانا بچا کر رکھنے میں توکل خدا میں کمی آتی ہے یہی وہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کے گھر کے اخراجات کے لئے یہودی سے قرض لیا کرتا تھا یہ وہی آقا ہے جن کی محبت کیلئے مجھے مکہ کی گرم گرم ریت پر لٹا کر مارا جاتا تھا میرے گلے میں رسی ڈال کر مکہ کی گلیوں میں گھسیٹا جاتا تھا میرے اس آقا کے پہلو میں میرا محبوب ابوبکر صدیق رضؓ بھی آرام فرما ہے جن کی دولت سے مجھے اُمیہ بن خلف کی غلامی سے نجات ملی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں گذرا ہوا تمام وقت حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے احسانات کا تذکرہ کرتے کرتے حضرت بلال ڈھاریں مار مار کر روتے ہیں دل تڑپ رہا ہے آنکھیں آنسو بہا کر تھک چکی ہیں اسی بے چینی کے عالم میں خلیفۂ وقت حضرت فاروق رضؓ کا ہاتھ حضرت بلال کی طرف بڑھتا ہے کہ اے میرے آقا نماز کا وقت ہے آج اذان آپ دیدیجئے تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کا دور پھر یاد آجائے لیکن آقا بلال خلیفہ وقت کے سامنے انکار کر دیتے ہیں کہ آج میرا آقا نہیں جو میری اذان سے خوش ہو اس انکار کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے نواسوں حضرت امام حسنؓ حضرت امام حسینؓ کو بلایا جاتا ہے وہ بھی حضرت بلال کے سامنے درخواست کرتے ہیں کہ ہمارے نانا صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے اذان دے دیجیے، حضرت عمر فاروقؓ حضرت امام حسن حسین اور دیگر صحابہؓ کے زیادہ اصرار پر حضرت بلالؓ اذان دیتے ہیں کئی سال کے بعد آج مسجد نبوی کے پہلے مبلغ کی اذان ہوتی ہے. تمام مدینہ میں کہرام مچ جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دور یاد آتا ہے. اہل مدینہ گھروں سے نکل کر مسجد نبوی کی طرف حضرت بلالؓ کی زیارت کرنے کی غرض سے آئے زار زار روئے اہلِ مدینہ اپنے دلوں پر آقا بلال کو بٹھانا چاہتے تھے،

آج چودہ سو سال گذر گئے لیکن آج بھی حضرت بلال حبشیؓ اُمت محمدیہ کے پچانوے کروڑ مسلمانوں کے دلوں پر حکومت کرتے ہیں کیا یہ میرے محبوب آقا رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہی نہ تھی کہ ایک حبشی غلام کو اپنی مسجد نبوی کا موذن اور پیغمبر آخر الزماں کے گھر کے منتظم بناتے ہیں پھر قیامت تک اپنی اُمت پر صحابہ کرام کی محبت کرنا لازمی قرار دیا اُسی رحمۃ للعالمین کی تعلیم ہے کہ ہر رنگ بو کو مٹا ڈالا کہ ایک حبشی غلام کو پوری اُمت کا آقا بنا ڈالا میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم دیکھئے حضرت زید بن حارثہ بچپن سے غلام ہو کر حضرت خدیجہؓ کے پاس آئے اور جب حضرت خدیجہ اُم المومنینؓ نے یہ تحفہ اپنے مقدس شوہر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا. زیدؓ

کے والد حارثہ اپنے بیٹے کو غلامی سے چھڑانے آئے مال بھی ساتھ لائے رحم کی اپیل بھی محبوب خدا کے سامنے پیش کی رحمۃ اللعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کے زید کے باپ حارثہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ہم کوئی مال دولت آپ سے نہیں لیتے ہماری طرف سے زید آزاد ہے، لیکن اگر زید خوشی سے جاتا ہے تو ساتھ لے جائیں اگر خوشی سے نہیں جاتا تو ہم مجبور نہیں کرتے کیونکہ میں زید سے اپنے بیٹوں کیطرح محبت کرتا ہوں یہ فرمان سن کر حارثہ کے دل کی گہرائیوں میں آقا عرب کے الفاظ اُتر گئے پھر اپنے بیٹے کو بلایا۔

زیدبن حارثہؓ کا جواب

حضرت زید بن حارثہؓ نے اپنے باپ کو مخاطب کر کے فرمایا اے میرے باپ میں کسی قیمت پر بھی اپنے روحانی باپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ چھوڑنے کو تیار نہیں کیونکہ مجھے اپنے آقا سے اتنی محبت ہے کہ اتنی ماں باپ یا کسی دوسرے سے نہیں میرے آقا مجھ سے اتنی محبت کرتے ہیں کہ آپ میرے اصل باپ بھی اتنی محبت نہیں کرتے اپنے باپ کو چچا کو خوش کر کے واپس بھیج دیا پھر میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس منہ بولے بیٹے کو کیا تعلیم دی غور کیجیے رحمۃ اللعالمین کی شفقت دیکھیے غلام کو منہ بولا بیٹا بنایا قریشی خاندان اپنے گھر میں اُن کی شادی کر دی تاکہ غلامی اور قریشی بڑائی کا امتیاز ختم ہو جائے جنگ موتہ میں زیدؓ بن حارثہ کو اسلامی لشکر کا سپہ سالار مقرر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونچائی کا معیار تقویٰ مقرر فرمایا ہے۔

حضرت انسؓ

دس سال تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

کرتے رہے کبھی بھی آپ ناراض نہیں ہوئے بلکہ انس میاں کہہ کر پکارتے تھے حضرت انسؓ فرماتے ہیں میں بچپن کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو بھول جاتا تھا لیکن آپ مجھے محبت سے یاد کراتے تھے کہ میاں انس تم نے یہ کام کیوں نہیں کیا حضرت انس کا بصرہ عراق میں انتقال ہوا آپ زندگی بھر یادِ رسول میں روتے رہتے تھے آپ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چند نشانیاں تھیں جن کو دیکھکر روتے رہتے تھے یہ میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا نتیجہ تھا۔

بدّو مہمان

میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں ایک بدو مہمان آیا آپ نے اس کو خوب کھانا کھلایا دودھ پلایا اور مسجد نبوی میں اس کا بستر لگایا اُس کے پاس ایک خوبصورت تلوار تھی وہ رکھ کر سو گیا زیادہ کھانے اور کثرت سے دودھ پینے کی وجہ سے بدو مہمان کا پاخانہ نکل گیا جب اس کی آنکھ کھلی تو بہت شرمندہ ہوا کہ یہ کیسا گندہ کام مجھ سے ہو گیا ہے شرم کے مارے اندھیرے میں بھاگ گیا لیکن تلوار بھول گیا تلوار قیمتی تھی واپس آیا تو دیکھا کائنات کا محسن اعظم خود اس کا پاخانہ صاف کر رہا ہے' بدو شرم سے گردن جھکائے دیکھ رہا ہے کہ یہ بزرگ کس بلند اخلاق کا مالک ہے۔ محبوب آقا کی نگاہیں اُٹھیں تو بدو مہمان کو گردن جھکائے کھڑا دیکھا سید لولاک نے اپنے مہمان کو پکارا مرحبا مرحبا آیئے میرے عزیز تم صبح چلے گئے کھانا بھی کھا کر نہیں گئے، اپنی تلوار بھی چھوڑ گئے، خوشی سے تلوار اپنے مہمان کے حوالے کر دی چودھویں صدی کے مسلمانوں غور سے اخلاق نبوی دیکھو مسجد نبوی میں مہمان کو سلایا کھانا کھلایا پاخانہ خود صاف

لیا۔ مگر چہرہ انور پر مسرت کے سوا کچھ نہ تھا آج کا مسلمان پہلے تو مسجد میں سونے سے منع کرتا ہے دوسرا اگر کسی مہمان سے یہ غلطی ہو جاتی تو ڈنڈے مار مار کر اس کی کمر توڑ دیتا لیکن کمال جائیے میرے آقا کی رحم دلی پر کہ عرب میں صبح صادق سے پہلے نسیم بہار کے خوشگوار جھونکے انسانوں کو لوری دے کر سلاتے ہیں باد صبا میں شبنم کے قطرے آسمان سے زمین پر گرتے ہیں پوری انسانیت باد صبا کے جھونکوں کی بہاروں میں سوتی ہے لیکن اللہ کا محبوب سویرے اٹھ کر اپنے مہمان کا پاخانہ مسجد نبوی میں دھوتے ہیں خدا کی قسم آدم سے لیکر قیامت تک کسی ماں نے ایسے بچے کو جنم نہیں دیا جو میرے محبوب آقا کے پاؤں کی گرد کے برابر بھی ہو سکے، دماغ میں عقل نہیں قلم میں طاقت نہیں کہ اُس مقدس آقا کی تعریف مکمل کر سکوں جن کی شفقت نے پوری انسانیت کو ڈھانپ رکھا ہے، میرے محبوب آقا کی اسی تعلیم سے متاثر ہو کر بدو پڑھتا ہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ایک بوڑھی مائی

کفار مکہ نے مکہ مکرمہ میں مشہور کر رکھا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات نہ کرے کیونکہ آپ کی بات میں جادو ہے جن انسانوں نے چند منٹ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گذارے وہ ہمیشہ کے لئے آپ کے خادم بن گئے۔

یہ آواز ایک بوڑھی مائی کے کان تک گئی بوڑھی مائی جادو کے خوف سے اپنا سامان اٹھا کر مکہ چھوڑ کر کسی دوسری بستی میں جانے کو تیار ہو کر ایک جگہ سامان کی گٹھڑی باندھے بیٹھی ہے مکہ کی سخت گرمی انسانوں کو بے چین کر دیتی

ہے بوڑھی کے پاس کوئی آدمی نہیں ہے کہ اس کا سامان اُٹھائے تھوڑی سی دیر کے بعد ایک خوبصورت نوجوان جن کے چہرے پر پوری کائنات سے زیادہ نور چمک رہا ہے، سیاہ زلفوں والا مقدس انسان جن کے چہرے کو دیکھکر چاند سورج ستارے بھی شرماتے ہیں اتنا خوبصورت چہرہ آدم سے لے کر قیامت تک کسی کو نصیب نہیں ہوا۔

لبوں پر مسکراہٹ ہے اور عرض کرتا ہے اے بوڑھی مائی کیا میں آپ کا سامان اُٹھا کر آپ کی منزل تک لے جاسکتا ہوں بوڑھی اس نورانی چہرے والے نوجوان سے متاثر ہوکر اپنا سامان اُٹھانے کی اجازت دے دیتی ہے، پوری انسانیت کا محسن نوجوان اپنے سر پر بوڑھی کی گٹھری رکھکر بستی کی طرف چل دیتا ہے۔ بہت احترام کے ساتھ بوڑھی کی منزل پر پہنچا کر شکریہ ادا کر کے واپس ہوتے وقت بوڑھی نے دل سے دعا دی اور عرض کی اے خوبصورت رحم دل نوجوان میں تمہارے احسان کی شکرگذار ہوں لیکن میری بات کو یاد رکھنا آپ بھی اُس مکہ کے جادوگر کے قریب نہ جانا بوڑھی کی بات سن کر خوبصورت نوجوان مسکرا کر فرماتا ہے کہ میری بوڑھی اماں جس جادوگر کا تم ذکر کر رہی ہو وہ میں ہی ہوں میرا نام محمد احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے یہ سنکر بوڑھی کے ہاتھوں کے طوطے اُڑ جاتے ہیں حیران پریشان ہوکر سوچتی ہے کہ مکہ کے لوگوں نے جھوٹ بولا یہ بزرگ انسان جادوگر نہیں ہے بوڑھی مائی رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی اس رحم دلی سے متاثر ہوکر پڑھتی ہے، لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اپنا سامان اسی نوجوان کے سر پر رکھ کر واپس مکہ آجاتی

ہے یہ ہیں میرے آقا کی شفقت کے نظارے ۔

ابوبکر صدیق رضؓ

رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا اثر تھا کہ مکہ ہائی کورٹ کا جج کپڑے کا سب سے بڑا تاجر عشق رسول میں ڈوب کر کفار مکہ کے پتھر کھاتا ہے کفار مکہ نے مار مار کر بے ہوش کر دیا لیکن محبت نبوی کا نشہ نہ اُترا مال اولاد کتنی پیاری چیزیں ہیں لیکن غور سے دیکھئے چالیس ہزار درہم عشق رسول پر قربان کر دیتا ہے ہجرت کے وقت بوڑھے باپ کو جو اندھا تھا چھوٹے چھوٹے بچوں کے لئے بیوی کے لئے کچھ بھی نہ چھوڑا جو کچھ گھر میں تھا لے کر رسول خدا کے ہمراہ چل پڑے غار ثور میں بدن کے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر سوراخوں میں دینے والے آقا صدیق اکبرؓ آپ کا یہ غلام جھک جھک کر سلام پیش کرتا ہے۔ آج پوری امت محمدیہ ابوبکر صدیق رضؓ کے احسانات سے دبی ہوئی ہے، میدانِ بدر میں خیمہ رسول اللہ پر پہرہ دینے والے میرا اسلام قبول فرما مسجد قبا میں رسول اللہ کے لئے دھوپ سے سایہ کرنے والے آپ کے احسانات سے ہماری گردن جھکی ہوئی ہے جنگ تبوک کے موقع پر گھر کی ہر چیز آقا مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دی اور عرض کرتا ہے، بلبل کے لئے شاخ مچھلی کے لئے پانی بس شمع کے لئے پروانہ بس۔ اے صدیق رضؓ کے لئے اللہ اور رسول بس جو گھر میں تھا حاضر ہے، یہ الفاظ کچھ ایسے انداز میں زبان سے نکل گئے کہ خدائی نظام میں انقلاب آیا جبرائیل کو حکم خداوندی ملا کہ میرا اسلام میرے محبوب حضرت صدیق کو پہنچا دو اور تمام آسمانی فرشتوں کو کہدو کہ فوراً ابوبکر والا لباس بدل لو خدا کا حکم تھا فوراً عمل ہوا جبرائیل فوراً رسول خدا کے سامنے حاضر ہوئے اور خداوند عالم کی مرضی کا تذکرہ فرمایا کہ آج آسمانی فرشتوں کو آپ کے دوست

ابو بکر صدیق رضؓ والا لباس پہنایا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے صدیق اکبر کو سلام بھیجا ہے۔
جبرائیل سے یہ بات سن کر میرے آقا کی نگاہیں حضرت ابو بکر صدیق کے لباس پر گیئں
تو اوپر سے نیچے تک بوری کا ٹاٹ ببول کے کانٹوں سے جوڑا ہوا تھا میرے محبوب
آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس آنکھوں میں مسرت کے آنسو آجاتے ہیں کہ مکہ میں
کپڑے کے تاجر، جو آج ایسے لباس میں ہے جس کو اللہ جلِ شان نے پسند فرمایا
حضرت ابو بکر صدیق رضؓ کی محبّت کا تذکرہ زندگی بھر رسولِ خدا کی زبان پر رہا قرآن
مجید میں آیات اُن کی شان میں نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت
اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک ابو بکر صدیق رضؓ کے احسانات کا تذکرہ
نہ کیا جائے رسول خدا کے بعد دو سال کچھ ماہ حضرت ابو بکر صدیق رضؓ نے خلافت
کی مرنے سے پہلے جتنی تنخواہ لیتے تھے اُس سے کئی گنا زیادہ مالیت کا باغ وقف
کر گئے مسجد نبوی کی جگہ خرید نے کے لئے ابو بکر صدیق نے دس درہم نقد دے
آج تک مسجد نبوی میں تمام نمازیں ادا کرنے والوں کا ثواب بھی ابو بکر صدیقؓ کو
مل رہا ہے۔'

انتقال کے وقت ابو بکر صدیق رضؓ نے اپنی لخت جگر بیٹی اُم المومنین عائشہ
صدیقہ رضؓ سے فرمایا میری نماز جنازہ پڑھنے کے بعد میری لاش کو چارپائی پر رکھکر
میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے گذار دیں اور آواز دے دینا
کہ اے اللہ کے محبوب ہذا ابو بکر صدیق رضؓ یہ تیرے صدیق کا جنازہ جارہا ہے۔
اگر محبوب خدا کی آواز آجائے تو مجھے روضۂ اطہر میں میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم
کے پہلو میں دفن کر دینا اگر میرے آقا کی آواز نہ آئے تو پھر مجھے جنت البقیع میں

دفن کر دینا نماز جنازہ پڑھنے کے بعد میرے آقا صدیق کو اٹھا کر چہرہ نبوی کے سامنے لایا گیا اور چند صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ کا وزیر اعلیٰ یار غار ابو بکر کا جنازہ ہے اِس کو کہاں دفن کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز دیکر فرمایا کہ اس کو میرے دائیں پہلو میں دفن کر دیا جائے شان ابو بکر صدیق رضؓ دیکھیئے زندگی بھر رسولِ خدا کے ہم رکاب رہے موت کے بعد روضۂ اطہر میں رسولِ خدا کے دائیں پہلو میں آرام فرما ہیں جب ستر ہزار فرشتے روزانہ روضۂ رسولؐ پر درود وسلام پڑھتے ہیں تو اس رحمت خداوندی کی بارش سے ابو بکر صدیق رضؓ کا لباس بھی تر و تازہ رہتا ہے، میدانِ حشر حوض کوثر پر بھی ابو بکر صدیق رضؓ رسولِ خدا کے دائیں پہلو میں رہیں گے کتنا مقام ہے ابو بکر صدیقؓ افسوس اتنے بلند کردار کے بزرگ آقا کی شان میں جو بدبخت ابن سبا کی اولاد گستاخیاں کرتی ہے وہ جہنم میں جانے کا خود بندوبست کرتے ہیں میرے آقا ابو بکر صدیق رضؓ کی شان کا کوئی بزرگ اُمت محمدیہ میں نہیں ہے، پوری اُمت میں افضل ترین بزرگ ابو بکر صدیق رضؓ تھے۔ میری جان قربان ہو آپ پر۔

نورِ محبوبِ خدا

خواجہ ابو طالب عم رسول اللہ کے احسانات کا تذکرہ اتنا لمبا ہے کہ پوری کتاب بھر جاتی ہے پوری اُمت محمدیہ ابو طالب کے احسانات کی مشکور ہے کہ ہمارے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کس طرح ابو طالب نے تکلیف اٹھائی مگر آخری سانس تک محبوبِ خدا کا ساتھ نہ چھوڑا افسوس کہ آقا دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر ایمان نہ لائے اس کا صدمہ محبوب خدا کو بھی زندگی بھر رہا لیکن ابو طالب کی عقیدت کا یہ عالم

تھا کہ مکہ مکرمہ میں سخت قحط پڑ گیا سخت گرمی ہو گئی بارش نازل نہیں ہو رہی تھی خواجہ ابو طالب اپنے پیارے بھتیجے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لیکر حجر اسود کی دیوار کے پاس کھڑے ہو کر دعا فرماتے ہیں اے اللہ جل شان اس نورانی چہرے والے نوجوان کے صدقہ سے اہل عرب پر رحم فرما اور بارش نازل فرما تا کہ تیری یہ مخلوق اس عذاب قحط سے بچ جائے آج اہل مکہ بھوک غربت اور سخت گرمی سے تڑپ رہے ہیں، اس خوبصورت نورانی چہرے سیاہ زلفوں اور مقدس لبوں کے صدقہ اہل مکہ پر رحمت کی بارش نازل فرما اللہ تعالیٰ کی رحمت اُسی طرح جوش میں آجاتی ہے جیسے حضرت آدم علیہ السّلام کی دعا کے وقت جوش میں آئی تھی کہ حضرت آدم نے دعا فرمائی تھی اے اللہ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ سے میری توبہ قبول فرما اللہ تعالےٰ نے آدم سے پوچھا تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے جانتے ہو آدم علیہ السّلام نے عرض کی اے اللہ جل شان جب میں آپ کے تخت کے قریب گیا وہاں لکھا ہوا تھا لا الٰہ الا اللہ محمدؐ رسول اللہ اسی دن میں نے سمجھ لیا تھا کہ یہ کوئی بہت بڑا نورانی بزرگ ہو گا۔ جس کو اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے اللہ جل شان نے آدم علیہ السّلام کی دعا قبول فرمائی اسی طرح ابو طالب کی دعا بھی اللہ تعالےٰ نے اپنے محبوب کے صدقہ سے قبول فرمائی رحمت خداوندی کی بارش آسمان سے فوراً نازل ہو گئی اور اہل مکہ کی قسمت جاگ گئی آج بھی میرے آقا کا نورانی چہرہ اتنا پیارا ہے کہ جب ہم کوئی دعا بھی صدقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وضاحت سے بارگاہ الٰہی میں کرتے ہیں تو فوراً قبول ہو جاتی ہے، راقم الحروف نے کئی دعائیں مدینہ منورہ میں روضۂ رسولؐ کی جالی پر کھڑا

ہو کر صدقہ نورانی آقا کی وضاحت سے مانگی اللہ تعالٰی نے قبول فرمائی۔ قبولیت کا ثبوت میری آنکھوں نے دیکھا ہے۔

آج جو مسلمان بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھ کر دعا مانگتا ہے۔ دعا کے بعد پھر درود پڑھتا ہے وہ فوراً قبول ہو جاتی ہے اس پر حضرت عمر فاروقؓ گواہی دیتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر میں حیات ہیں اس لئے جو بھی دُعا ہم روضہ رسول پر کھڑے ہو کر مانگتے ہیں اللہ تعالٰی پوری کرتا ہے، کیونکہ میرے آقا سے اللہ جل شانہ بھی محبت کرتے ہیں جس طرح مسلمان عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتے ہیں اُن سے کروڑوں بار بلکہ لاتعداد بار خود اللہ جلِ شانہ اور اس کے فرشتے رسول اللہ سے محبت کرتے ہیں آج جو اس دنیا کے حسین جمیل نظارے طرح طرح کے پھول خوشگوار ہواؤں کے جھونکے یورپ کی خوبصورت بستیوں میں بڑے بڑے خوبصورت نظارے دلوں کو مسرور کرتے ہیں یہ سمندروں کی لہریں یہ پہاڑوں کی قطاریں یہ پوری کائنات کا حسن جمال جو ہمارے سامنے ہے یہ سب کچھ صدقہ میرے محبوب آقا کے نور کا ہے، اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیدا نہ ہوتے تو یہ زمین آسمان پیدا نہ کئے جاتے جو اس دنیا کو آدم سے دیکر آج تک ملا ہے یا قیامت تک ملے گا وہ سب کچھ میرے محبوب کے نور کا صدقہ ہے آج اُسی نور کی روشنی میں انکی تعلیم سے ہم یورپ جیسے ملکوں میں جہاں پوری انسانیت بے چینی کے سمندر میں غرق ہے اب بھی سکون قلب پاتے ہیں۔

میرے محبوب آقا کی تعریف کرتے کرتے چودہ سو سال گذر گئے قیامت تک

کروڑوں انسان اُن کی محبت کے تذکرے کرتے کرتے ختم ہو جائیں گے مگر آپ کی تعریف پوری نہ ہو سکے گی آج بھی آپ کی یاد میں کروڑوں مسلمان اپنی آنکھوں سے آنسو بہاتے ہیں آپ کی محبت پوری دنیا کے مسلمانوں کو کھینچ کر روضہ رسول پر لے جاتی ہے پوری دنیا میں کوئی ملک ایسا نہیں جہاں ہر روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھا جاتا ہو خداوند عالم خود اُس کے تمام فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے ہیں کیا شان ہے میرے آقا سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جن پر خود اللہ جل شانُ اُس کے فرشتے خدا کی پوری مخلوق درود سلام پڑھتی ہے۔

قرآن مجید اُن کی تعریف سے بھرا پڑا ہے اللہ تعالیٰ کن کن پیارے ناموں سے آپ کو پکارتے ہیں کہ اے میرے محبوب میرے حبیب اے کملی اوڑھنے والے اُٹھ دنیا والوں کو دعوت الحق پیش کر دے خدا کی زمین پر آدم سے لے کر قیامت تک کوئی پیغمبر ایسا پیدا نہ ہوا جو آپ کے برابر ہو سکے جس طرح پوری دنیا کے اولیاء اللہ مل کر ایک صحابی رضؓ کے برابر نہیں ہو سکتے، اُسی طرح تمام صحابی مل کر ایک پیغمبر کے برابر نہیں ہو سکتے اُسی طرح تمام اولیاء اللہ اور تمام صحابہ کرام تمام پیغمبر مل کر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر نہیں ہو سکتے

غزوات بدر کے پہاڑوں پر محبت بھری نظر

لندن سے چار ہزار تیس میل پاکستان سے چار ہزار دو سو میل مکہ مکرمہ سے دو سو میل مدینۃ المنورہ سے بچاسی میل دور وادی بدر ہے سیاہ رنگ کے بڑے بڑے پہاڑ گرد غبار

سے اٹے پڑے ہیں ایک سو بیس درجہ کی گرمی انسانوں کو تڑپا دیتی ہے دور دور تک کوئی سایہ دار درخت نہیں پانی بھی دور دور تک میسر نہیں آتا لیکن قربان جائیے میرے آقا رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر جن کی بدولت آج میدان بدر بھی ہمارے لئے قابل احترام بن گیا تاریخ اسلام کے سنہری باب اس بستی میں بکھرے پڑے ہیں سنہری الفاظ سے داستان بدر لکھی جاتی ہے، اُس وقت تک تاریخ اسلام اور سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکمل نہیں ہوتی جب تک وادی بدر پر روشنی نہ ڈالی جائے کیونکہ اس بستی کو ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی مہمان نوازی کا شرف حاصل ہے اس بستی کی وادیوں میں ۱۷ رمضان میں میرے محبوب ؐ نے قیام فرمایا عرب کی دنیا میں پانی بہت قیمتی چیز ہے جس کے لئے انسان تڑپ جاتا ہے لیکن اس بستی نے محبوب خدا کی مہمان نوازی کے لئے پانی کا چشمہ بھی جمع کر لیا تھا دیکھنے میں یہ سیاہ رنگ کے بڑے پہاڑ گرد غبار سے بھرے ہوئے نظر آتے ہیں لیکن ہم لندن پیرس، جنیوا، یورپ کے خوشنما باغات کو چھوڑ کر ان پہاڑوں پر پڑے ہوئے گرد غبار کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بناتے ہیں۔

راقم الحروف سات مرتبہ ان مقدس پہاڑوں کی زیارت کرنے کی غرض سے لندن سے غزوات بدر کی زیارت کرنے جا چکا ہے لیکن آج تک ان کو دیکھ کر دل نہیں بھرا کیوں کہ اس بستی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے چودہ صحابہ رضؓ مدفون ہیں جن کے خون سے اسلام کے پودے کی پرورش کی گئی اگر میدان بدر میں چودہ صحابہ کا خون نہ بہایا جاتا آج دنیا میں اسلام کا یہ پھلدار

درخت نہ ہوتا کیونکہ کفار مکہ تو اسلام کو مٹانے پر پوری قوت لگا دیتے تھے۔
اگر میدانِ بدر میں یہ چودہ صحابہؓ کا خون نہ بہایا جاتا اسلام کو شکست ہو جاتی آج پوری دنیا میں ننانوے کروڑ مسلمان لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ نہ پڑھتے پوری امتِ محمدیہؐ اُن چودہ شہدائے بدر کی قیامت تک احسان مند رہے گی جنھوں نے حکم نبوی پر جان مال ہر چیز قربان کر دی کتنا بدبخت ہے وہ انسان جو آج اُن مقدس صحابہؓ پر تنقید کر کے اپنی آخرت برباد کرتا ہے جن صحابہؓ کے تذکرے فرشتوں کی زبانوں پر ہوں جن کی تعریف سے قرآن مجید حدیث نبوی بھری پڑی ہو جن کی محبت احسانات کا تذکرہ خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر رہا ہو بلکہ اپنے بعد صحابہ کرام کا اتباع کرنے کا حکم بھی دے کر گئے ہو اُن پر چودھوی صدی کے ابن سبا تنقید کرتے ہیں۔

بدر کے مقدس پہاڑوں اور اُن میں دفن ہونے والے چودہ صحابہ کرامؓ کی خدمت میں یہ سیاہ کار انسان ہدیہ عقیدت پیش کرتا ہے، بدر کے پہاڑ قیامت تک پوری امت تمہاری احسان مند رہے گی تیری زیارت کے لئے پوری دنیا ہے چل چل کر آئے گی اس لئے کہ تیرے شکم پر محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیقؓ آرام کر چکے تیرے شکم میں آج بھی اسلام کا انمول ذخیرہ دفن ہے وہ مقدس صحابہ جنھوں نے آقائے عرب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا حق ادا کر دیا، اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے صحابیوں آپ کی خدمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام محبت و عقیدت بھرا اسلام پیش کرتا ہے۔
اے اپنی قبروں میں زندہ شہید و تمہاری قربانی پر قیامت تک اُمت مسلمہ

فخر کرتی رہے گی تمہاری روحیں فرمان نبوی کے مطابق جنت الفردوس میں جہاں دل چاہتا ہے پرواز کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ تم سے خوش ہو
رسول اللہ تم سے خوش ہے

★

نقشہ غزوات بدر

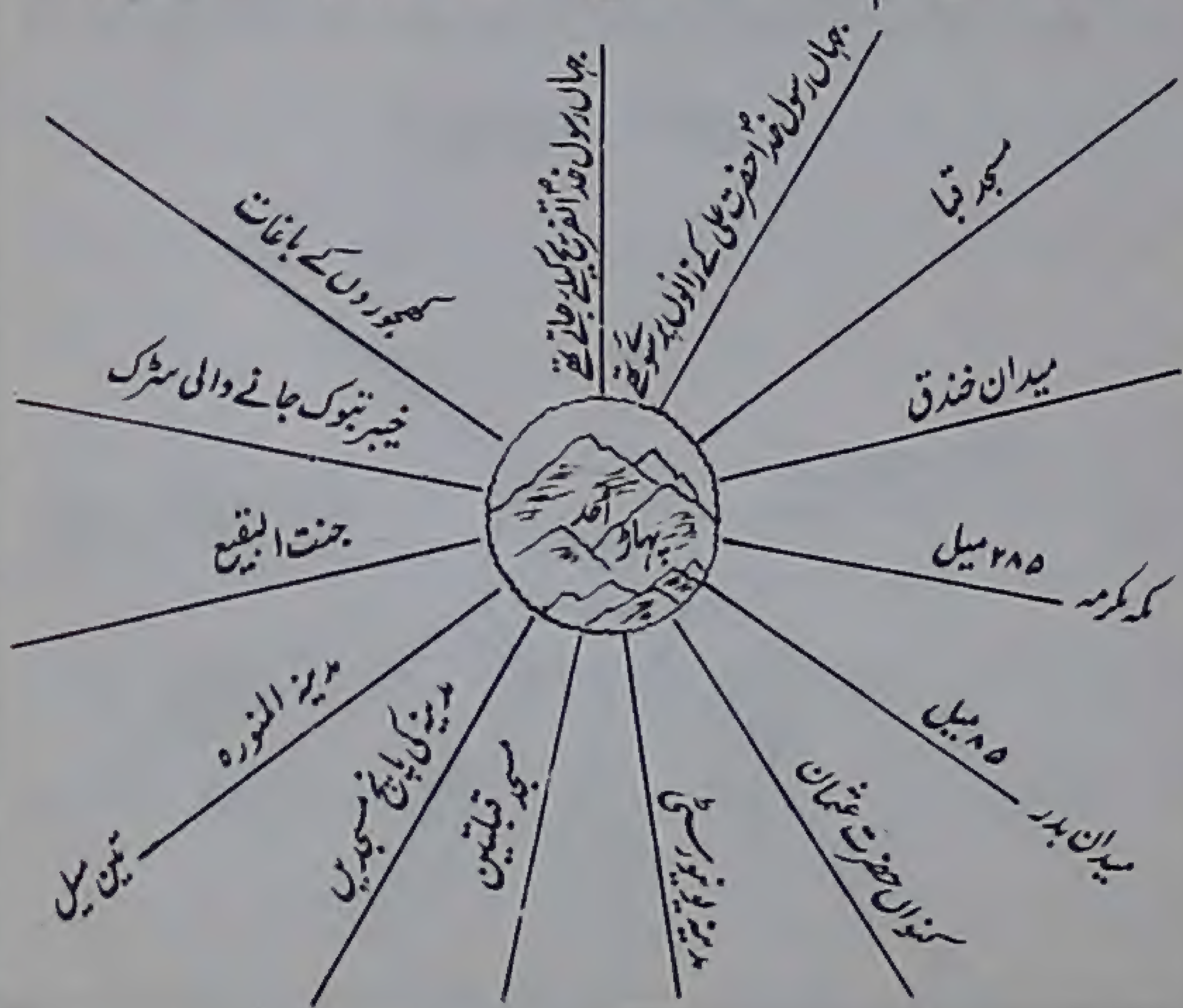


غزوات احد کے لال رنگ والے پہاڑوں پر محبّت بھری نظر

لندن سے تین ہزار نو سو میل مکہ سے دو صد پچاسی میل مدینۃ المنورہ سے تین میل شمال کی طرف پہاڑ اُحد ہے وہ مقدس پہاڑ جس سے میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم محبت کرتے ہیں پہاڑ احد بھی محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے اس پہاڑ کو سب سے بڑا درجہ یہ ملا ہے کہ یہ پہاڑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑوسی ہمسایہ ہے اسلام کی دوسری جنگ اسی پہاڑ کے قریب لڑی گئی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت مبارک اسی جگہ شہید ہوئے عم رسول اللہ حضرت حمزہ شہدائے اعظم اور ۲۷ صحابی اس جگہ شہید ہوئے اور اُن کے مزار بھی اس جگہ ہیں اس پہاڑ کے شکم میں ۲۷ صحابی رض ایک ہی قبر میں ہیں' اے پہاڑ احد ہم تجھ سے اس لئے محبت کرتے ہیں کہ تم سے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم محبت کرتے ہیں آج تیری بلندی پر کھڑے ہوکر روضہ رسول صاف نظر آتا ہے تیرے شکم میں محبوب خدا کا پیارا چچا اور ۲۷ صحابی آرام فرما ہیں تیرے شکم میں میرے محبوب کا وہ خون بھی دفن ہے۔ جو دانتوں سے نکل کر تیرے شکم میں بہ گیا میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی دن کئی راتیں تیرے قریب بسر کی ہیں تیری بلندی پر تیرے درجات پر پوری کائنات کے پہاڑ رشک کرتے ہیں کہ قرآن مجید میں تیرا ذکر حدیث میں تیرا ذکر سیرت رسول اللہ میں تیرا تذکرہ محبوب خدا زندگی بھر تیرے تذکرے کرتے رہے یہی وجہ ہے تیرے گرد غبار اور لال رنگ کی مٹی کو ہم اپنی آنکھوں

کا سرمہ بناتے ہیں دیکھنے میں تو اتنا خوبصورت نہیں ہے لیکن میرے آقا کے لطف وکرم نے تجھے آسمانی بلندیوں پر پہنچادیا ہے آج ہم ہزاروں میل کا سفر کر کے تیری زیارت کو جاتے ہیں آج تک اس خادم نے چالیس مرتبہ تیری زیارت کی لیکن دل کا عشق کم نہ ہوا دل یوں چاہتا ہے تیرے شکم میں میرے بدن کو دفن کر دیا جائے تاکہ تیری بلندی سے اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ کا دیدار ہوتا رہے اور قیامت کے دن ۲، شہدائے اُحد کے قدموں میں اُن کی جوتیاں درست کرنے کی غرض سے جگہ مل جائے کیونکہ تیرے شکم میں محبوب خدا کا پیارا عم آرام فرما ہے قیامت کے دن سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روضۂ اطہر سے باہر تشریف لائیں گے پھر آپ جنّت البقیع کے قبرستان میں تشریف لے جائیں گے پھر وہاں سے پہاڑ اُحد پر بھی تشریف لائیں گے کیونکہ پہاڑ اُحد کے قریب محبوب خدا کا پیارا چچا حضرت حمزہ آرام فرما ہے، اور ۳، صحابی بھی اور پھر رسول خدا خود پہاڑ اُحد تجھ سے محبّت کرتے ہیں اگر تیرے دامن میں اپنا بسیرا ہو جائے تو میری قسمت جاگ اُٹھے پہاڑ اُحد تم بھی گواہ رہنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام شمشیر علی راؤ نے تیرے قریب زندگی کے کئی دن گذارے آنکھوں نے آنسو بہائے تیرے شکم میں میرے آنسو بھی دفن ہوئے اللہ تعالےٰ بھی فرماتا ہے اگر کوئی مسلمان کسی پہاڑ یا درخت کے قریب کھڑے ہو کر میرا ذکر کرتا ہے تو قیامت کے دن وہ پہاڑ وہ درخت بھی گواہی دیں گے لہذا میری درخواست پہاڑ احد سے ہے کہ اس سیاہ کار نے ۱۹۶۶ء سے لے کر ۱۹۷۴ء تک چالیس مرتبہ پہاڑ اُحد کی

بلندیوں پر بیٹھ کر اُس کے سایہ میں بیٹھ کر ذکر حق کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر لاتعداد مرتبہ درود پڑھا اس لئے پہاڑ اُحد تجھ سے گواہی کی درخواست ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالےٰ کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ گواہی دے دینا کہ اے اللہ تعالےٰ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سیاہ کار انسان اکثر مرتبہ میرے قریب بیٹھ کر ذکر حق اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا یہی میری درخواست ہے ۔ اے پہاڑ اُحد تیری گواہی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری شفاعت کر دیں گے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کر دیں گے تو اللہ جل شان بھی مجھے جنت الفردوس میں جگہ عطا کر دیگا۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھ سے محبت کرتے ہیں اور اللہ جل شانہٗ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتے ہیں ان ہی الفاظ پر تیرا نقشہ پیش کرتا ہوں.



مدینۃ المنورہ پہاڑ اُحد سے تین میل ہے خیبر ۱۱۳ میل تبوک ۳۳۴ میل مکہ مکرمہ ۲۸۸ میل میدان بدر ۸۸ میل میدان خندق ۳ میل ہے۔

مدینہ منورہ کا قبرستان

جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آٹھ بیویاں محبوب خدا کی پھوپھیاں آقائے دوجہاں کی لاڈلی بیٹی خاتون جنت فاطمہ رضؓ نواسہ رسول اللہ حضرت امام حسن رسول اللہ کی مائی حلیمہ جنہوں نے رسول اللہ ص کو بچپن میں دودھ پلایا تھا، حضرت عثمان غنی رضؓ داماد رسول اللہ حضرت سعید خدری رضؓ صحابی رسول اللہ کے علاوہ دس ہزار صحابہ کرام لاکھوں کروڑوں مسلمان مدفون ہیں۔ جس کے متعلق فرمان نبوی ہے کہ اس قبرستان سے قیامت کے دن ستر ہزار ایسے انسان نورانی چہرے والے اُٹھائے جائیں گے جن کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح روشن ہوں گے۔ وہ بلاحساب کتاب جنت میں جائیں گے۔

نقشہ جنت البقیع



سراپا عظمت، گنجینۂ معرفت، خزینۂ حکمت!

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ اللہ کس کی عظمت کا تذکرہ ہے کہ قلم سرنگوں ہے، خیالات بادل کی طرح امڈے چلے آتے ہیں، جذبات میں طوفان اٹھ رہا ہے، آنکھوں میں آنسو مچل رہے ہیں۔ کہاں یہ فقیر راہ نشین اور کہاں وہ شہ لولاک جس کی تعریف میں خود خالق رطب اللسان ہے۔ جو صرف عالم انسانی کے لئے رحمت نہیں بلکہ سارے عالموں کے لئے رحمت ہیں جن پر خود خالق کو ناز ہے اور وہ اور انکے فرشتے ان پر درود بھیجتے ہیں۔ جن پر درود وسلام بھیجنا انسانوں کے لئے عبادت کا درجہ رکھتا ہے اور فرض ہے جن کی متابعت حق تعالی کی محبوبیت کے بلند ترین مقام پر پہنچا دیتی ہے، جن کی نگاہِ فیض رساں خاک کو زر خالص ہی نہیں بلکہ کیمیا اثر بنا دیتی ہے جنھوں نے نئے زمانوں کے دروازے کھولے، نئے انسان بنائے ان کی ترقی کے امکانات کو نئی وسعتیں عطا فرمائیں۔ انسانیت کو عظمت کی اس معراج تک پہنچا دیا کہ فرشتے اس کی مجالسِ ذکر میں بیٹھنا اپنے لئے باعثِ فخر سمجھتے تھے جسے وہ خون بہانے والا (وَیَسۡفِكُ الدِّمَاءَ) کہتے تھے۔ بعد میں اس کے ساتھ ہو کر خون بہایا۔

عظمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

فرشتوں کے سردار جبریل امین کو شب معراج آپ کی ہمرکابی پر ناز ہے۔ انبیاء ورسل آپ کی شفاعت کا وسیلہ ڈھونڈتے ہیں۔ حکمت و دانش آپ کے قدم چومتی ہے۔ عشق و مستی آپ کے جلو میں چلتی ہے حکمت کے موتی لٹا دیئے۔ کیف و مستی کے خم خانوں کے منہ کھول دیئے۔ اہل دانش ایک طرف دامن پھیلائے ہیں اہل محبت دوسری طرف سراپا نیاز ہیں یہ شہ کونین ؐ کے ارشادات سے جھولیاں بھر بھر کے لے جا رہے ہیں۔ وہ ان کی نگاہوں سے پیالے بھر بھر کے پی رہے ہیں۔ یہ بھی مطمئن وہ بھی شاد کام۔

آپ ؐ کا سینہ اس قرآن پاک کا متحمل ہوا جو اگر پہاڑوں پر نازل ہوتا تو وہ خشیتِ الٰہی سے ریزہ ریزہ ہو جاتے۔ آپ صرف پیغمبر نہ تھے بلکہ قرآن مجسم تھے۔ قرآن دیا تو اس پر چل کے بھی دکھایا۔ آپ حق و باطل کا معیار مطلق تھے جسے سندِ قبولیت عطا فرمائی وہ نیکی ہے۔ جسے رد فرما دیا وہ بدی ٹھہری۔ جو کہا وہ قانون بنا۔ جو کیا وہ معیا ہوا۔ رمضان المبارک بابرکت مہینہ ہے کیونکہ اس میں قرآن پاک نازل ہوا تھا۔ لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ کیونکہ یہ نزول قرآن پاک کی رات ہے جس پر قرآن نازل ہوا اور مسلسل ۲۳ برس نازل ہوتا رہا۔ اس کی برکتوں اور عظمتوں کا اندازہ کون کر سکتا ہے۔

مقصود کائنات

کائنات کا خلاصہ انسان ہے اور انسانیت کا

خلاصہ حضرات انبیاء و رسل ہیں۔ اور نبیوں اور رسولوں کے سرتاج ہمارے حضورؐ پر نور ہیں۔ حق تعالیٰ کا حسن گنجینۂ مخفی تھا۔ اس نے چاہا کہ پہچانا جائے کائنات اس کی صفات کا اظہار تھا۔ بہت خوب اظہار۔ مگر شعور و احساس سے خالی۔ پھر حضرت آدمؑ تشریف لائے۔ روئے زمین پر حق تعالیٰ کے نائب فرشتوں نے سجدہ کیا کیونکہ حسن کو پہچاننے والا آموجود ہوا تھا بازارِ ہستی میں رونق آگئی۔ ہنگامہ حق و باطل بپا ہوا۔ ویرانۂ کائنات آباد ہوا پھر نوحؑ آئے، ابراہیمؑ آئے، موسیٰؑ آئے، عیسیٰؑ آئے۔ یہ سب قافلۂ عشق کے ممتاز راہی تھے۔ مگر سالارِ قافلہ کے منتظر۔ اس کی آمد کی خبر دینے والے اس کی عظمت کے گیت گانے والے۔ پھر وہ آیا جو مقصودِ کائناتؐ تھا جس کا تصور تخلیق کائنات سے پہلے خلاق کائنات کے ذہن میں تھا جو اس وقت بھی موجود تھا جب آدم ابھی پانی اور مٹی کے درمیان تھا۔ ہاں وہ آیا اور اپنی تمام تر زیبائیوں اور رعنائیوں کے ساتھ آیا۔ نیابت بھی اس پر ختم ہوئی، رسالت بھی اس پر ختم ہوئی، معرفت بھی اس پر ختم ہوئی کیونکہ اس نے نیابت، رسالت، معرفت سب کا حق ادا کر دیا تھا۔

وسیلۂ دارینؐ قرآن پاک نوع انسان کی ہدایت کا وسیلہ ہے شریعت محمدیؐ دین و دنیا کی برکات کا وسیلہ ہے اور یہ دونوں نعمتیں ہمیں حضورؐ کے وسیلہ سے حاصل ہوئیں۔ یہاں حضور کے وسیلہ سے یہ نعمتیں ملیں۔ قیامت کے روز جب کوئی

کسی کو نہیں پوچھے گا۔ ہر طرف نفسی نفسی کی صدا ہو گی۔ بڑے بڑے جلیل القدر پیغمبر دم نہیں ماریں گے اس دن حضور ہی کے دامن شفقت میں سب کو پناہ ملے گی۔ اور آپ ہی کے وسیلہ سے عاصیوں کو شفاعت کی دولت نصیب ہو گی۔

شاہکار عظیم صلے اللہ علیہ وسلم

آپؐ خلاق کائنات کا شاہکار عظیم تھے حسن مجسم خلق عظیم، خزینہ حکمت، گنجینہ معرفت فصاحت آپؐ پر نثار تھی، بلاغت آپ کے قدم چومتی تھی۔ سخاوت آپؐ کا زیور تھی، شجاعت آپؐ کی باندی تھی، آپؐ مجسم حسن، مجسم رعنائی اور مجسم توانائی تھے۔

حسن مجسم صلے اللہ علیہ وسلم

ام معبدؓ کے الفاظ میں حسن مجسم، حسن مکمل صاحب جمال، قد نہ پست نہ طویل، شاداب نہال، تازہ شاخ، دور سے ہمہ رعنائی و دل کشی، قریب سے دیدہ زیب پاکیزہ رو، کشادہ چہرہ، آنکھیں سیاہ روشن اور فراخ، روشن مردمک باریک و پیوستہ ابرو، بال گھنے سیاہ گھنگریالے، گردن لمبی، خاموشی باوقار، آواز میں تمکنت، گفتگو دل پذیر، دل نشین، دل گداز، شیریں مقال شگفتہ بیان، واضح کلام، کمی بیشی سے معرا، باتیں گویا موتی پروئی ہوئی لڑیاں، پسندیدہ خو، پاک گہر، پاکباز، عالی مرتبت، مخدوم، مطاع۔

حضرت علیؓ کے الفاظ میں "آپ کے بال بل کھائے ہوئے تھے۔ چہرہ مبارک گول اور رنگ سفید و سرخ تھا۔ آنکھیں سیاہ اور پلکیں

لمبی تھیں، چلنے کے لئے قدم اٹھاتے تو قوت کے ساتھ جیسے بلندی سے نیچے اتر رہے ہوں۔ جو آپ کو پہلے پہل دیکھتا مبہوت رہ جاتا۔ جو پاس بیٹھتا محبت کرتا۔

ربیعؓ بنت معوذ کے الفاظ ہیں "آپ کا چہرہ یوں تھا جیسے آفتاب نکلا ہوا تھا۔ حضرت جابرؓ بن سمرہ کا بیان ہے کہ چاندنی رات تھی اور حضور لیٹے ہوئے تھے کبھی میں چودھویں کے چاند کو دیکھتا کبھی آپ کے رخ مبارک کو۔ واللہ! حضور کا رخ مبارک چاند سے زیادہ حسین تھا۔

کل چودھویں کا چاند تھا شب بھر رہا چرچا ترا
کچھ نے کہا یہ چاند ہے، کچھ نے کہا چہرہ ترا

قوائے بدن میں اس قدر اعتدال تھا کہ پسینہ مبارک سے خوشبو آتی تھی۔

خلقِ عظیم صلی اللہ علیہ وسلم خالق نے آپ کو صاحبِ خلق عظیم فرمایا۔ آپؐ نے خود فرمایا کہ میں اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔ گویا حضورؐ کا خلق عظیم اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کا نادر شاہکار ہے۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں:۔

آپؐ سب سے بڑھ کر دل کے کشادہ، بات کے سچے اور طبیعت کے نرم اور برتاؤ میں کریم تھے۔ جو شخص آپ کی دعوت کرتا آپؐ اُسے منظور فرماتے، تحفہ قبول فرماتے، مریض کی عیادت فرماتے، معذرت کرنے والے کا عذر قبول فرماتے، اپنے اصحابؓ سے مصافحہ میں پہل فرماتے

مجلس میں پاؤں پھیلا کر نہ بیٹھتے۔ جو آپ کے پاس آتا اس کی خاطر کرتے جو آپ سے مخاطب ہوتا اس کی بات نہ کاٹتے، آپ تبسم اور خوش مزاجی میں سب سے بڑھ کر تھے۔

حضرت حسن بن علیؓ فرماتے ہیں۔ آپ نرم مزاج تھے، مخاطب کی اہانت نہ فرماتے، قلیل نعمت کی بھی قدر کرتے۔ جب کسی اجتماع میں تشریف لے جاتے تو جہاں جگہ ہوتی وہیں بیٹھ جاتے۔ آپ کا ہنسنا تبسم تھا۔"

حضرت حسین بن علیؓ فرماتے ہیں۔ آپؐ کی کشادہ روئی اور خوش خوئی سب کے لئے عام تھی۔ آپؐ کے نزدیک سب لوگ اپنے حقوق کے لحاظ سے مساوی تھے۔ انہیں صرف تقویٰ کی وجہ سے ایک دوسرے پر فضیلت تھی۔ آپؐ کے مقرب بہترین لوگ تھے۔ آپؐ کے نزدیک سب سے زیادہ افضل وہ تھا جو سب سے زیادہ لوگوں کا خیر خواہ تھا۔ اور سب سے بڑا رتبہ اس کا تھا جو لوگوں کی اعانت و غمخواری میں دوسروں سے بڑھا ہوا تھا۔

آپ نہ سخت خو تھے، نہ درشت گو، نہ چلا کر بولتے تھے نہ نامناسب بات فرماتے، نہ کسی کا عیب بیان کرتے نہ کسی کی خوشامد کرتے۔ جو بات آپؐ کی طبیعت کے خلاف ہوتی اس سے تغافل فرماتے۔ صرف احکامِ الٰہی کی مخالفت آپؐ کو جوش میں لاتی۔ اور جب آپ جلال میں ہوتے تو کوئی اس کی تاب نہ لا سکتا۔ آپؐ نے تین چیزوں سے اپنے آپ کو بچا رکھا

تھا۔ ریا، کثرت کلام اور بے سود بات۔ اور تین چیزوں سے آپ نے دوسروں کو بچا رکھا تھا۔ کسی کی مذمت نہ فرماتے، کسی کو عار نہ دلاتے اور کسی کے عیب تلاش نہ کرتے۔

فصاحت و بلاغت دیگر اوصاف کی طرح فصاحت و بلاغت بھی حضورؐ میں بدرجۂ اتم تھی۔ آپؐ کا اپنا ارشاد گرامی ہے کہ مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے ہیں۔

ایک خطبہ کا آغاز یوں فرمایا۔ اے لوگو! گویا موت اوروں کیلئے لکھ دی گئی ہے۔ گویا حقوق کی ادائیگی دوسروں پر واجب ہے۔ گویا جو لوگ مرنے کے بعد رخصت کر دیئے جاتے ہیں وہ مسافر ہیں جو جلدی ہمارے پاس لوٹ آنے والے ہیں۔ گویا ہم ان کے بعد ہمیشہ رہیں گے۔ جنھیں قبروں میں دفن کر آتے اور ان کی میراث کھا جاتے ہیں ہر نصیحت دینے والی شے کو بھول گئے اور ہر مصیبت سے بے خوف ہو گئے۔

سلسلۂ خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔

مبارک ہے وہ جو جائز طریقہ سے کمائے ہوئے مال کو (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) خرچ کرے۔ اور سمجھ داروں اور داناؤں کے پاس بیٹھے اور غریبوں اور مسکینوں کے ساتھ مل جل کر رہے۔ مبارک ہے وہ جس نے اپنے اخلاق کو پاکیزہ و خوب صورت بنایا۔ اور اپنے دل کو صاف رکھا۔ اور لوگوں کو اپنے شر سے بچایا۔ مبارک ہے وہ جو اپنا مال خرچ کر دے اور فضول گفتگو سے بچے اور سنت پر عمل کرنا اس کے لئے آسان ہو اور

بدعت اسے اپنی طرف راغب نہ کر سکے۔

اے لوگو! اپنے لئے پیشگی سامان کرلو۔ واللہ! تم میں سے ہر ایک پر موت کی بے ہوشی آئے گی۔ پھر وہ اپنے ریوڑ بغیر رکھوالے کے چھوڑ جائے گا۔ پھر اس سے اس کا رب ضرور پوچھے گا جسے نہ ترجمان کی ضرورت ہے نہ حاجب کی۔ کیا میرا رسول تیرے پاس نہیں آیا تھا اور اس نے تجھ تک میرا پیغام نہیں پہنچایا تھا۔ اور کیا میں نے تجھے مال نہیں دیا تھا۔ اور تجھے فضیلت نہیں دی تھی۔ پھر تو نے اپنے لئے کیا سامان بنایا تب وہ دائیں بائیں دیکھے گا اور کچھ نہیں پائے گا۔ پھر سامنے دیکھے گا۔ تو جہنم کے علاوہ اسے کچھ نظر نہیں آئے گا۔ پس جسے توفیق ہو وہ اب اپنے آپ کو آگ سے بچالے خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے سے اور جو یہ بھی نہ رکھتا ہو وہ پاکیزہ بات کہہ کر اپنے آپ کو آگ سے بچالے کیونکہ ایک نیکی کا بدلہ دس گنا سے سات سو گنا تک دیا جاتا ہے۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'۔

خزینۂ حکمت

قرآن پاک میں حق تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ جسے حکمت مل گئی اسے خیر کثیر عطا ہوئی۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خیر کثیر میں سے سب سے وافر حصہ پایا۔ آپ کے مختصر کلمات میں حکمت کے بے پایاں سمندر موجزن نظر آتے ہیں۔ مثلاً فرمایا "قلیل نیکی کو حقیر نہ سمجھو۔ کیونکہ جو چیز جہنم سے بچالے وہ حقیر نہیں ہو سکتی"۔ اس کی مثال یوں بیان فرمائی کہ راستہ

میں سے کسی رکاوٹ کا ہٹا دینا بھی نیکی ہے، کسی سے ہنس کر پیش آنا بھی نیکی ہے۔ فرمایا:۔ اے اللہ! مجھے اشیا کی حقیقت جیسی کہ ہے دکھا۔ یہ دعا گویا سارے علم کی جان ہے اور موجودہ سائنسی علم کا سارا دارومدار اشیائے کائنات کی کنہ اور ماہیت دریافت کرنے پر مبنی ہے۔

ایک دعا میں ارشاد فرمایا" اے اللہ! مجھے حق کو حق اور باطل کو باطل دیکھنے کی توفیق عطا فرما۔ نیز مجھے حق کا ساتھ دینے اور باطل کی مخالفت کرنے کی ہمت نصیب فرما" یہ گویا سارے اخلاق کا مخزن اور بنیاد ہے۔

ایک اور دعا میں فرمایا" الٰہی مجھے صبر کرنے والا اور شکر کرنے والا بنا اور مجھے اپنی نظر میں چھوٹا اور دوسروں کی نظر میں بڑا بنا" اس دعا میں عمل کا نچوڑ اور سچے عجز اور سچی عظمت کی تعریف فرمادی۔

خطبۂ تبوک میں منجملہ اور باتوں کے فرمایا:۔

بہترین طریقہ نبیوں کا طریقہ ہے۔ سب سے زیادہ عزت کی موت شہیدوں کی موت ہے۔ بدترین بے بصیرتی ہدایت کے بعد گمراہی (اختیار کرنا ہے) بہترین عمل وہ ہے جو نفع بخش ہو، بہترین ہدایت وہ ہے جس کی پیروی کی جائے، سب سے بڑی نابینائی دل کا اندھا ہو جانا ہے اوپر کا ہاتھ (دینے والے کا) نیچے کے ہاتھ (لینے والے کے ہاتھ) سے بہتر ہے۔ تھوڑی چیز جو کافی ہو اس "زیادہ" سے بہتر ہے جو غفلت میں مبتلا کردے بدترین معذرت وہ ہے جو موت کے وقت کی جائے۔ بدترین ندامت

وہ ہے جو قیامت کے دن ہو۔

شجاعت اور حربی قیادت

صفات انسانی کے تناسب، تعدیل اور توازن کا نام حسن ہے۔ نہ نرا جمال حسن ہے۔ نہ نرا جلال۔ بلکہ جلال و جمال کا صحیح امتزاج حسن پیدا کرتا ہے دونوں صفات ہوں اور صحیح صحیح تناسب سے ہوں۔ جناب رسالت مآب رحمۃ للعالمین تھے۔ آپؐ کی صفتِ رحمت باقی سب صفات پر چھائی ہوئی تھی۔ اس نے آپؐ کے جلال کو بھی ڈھانپ رکھا تھا۔ مگر مناسب موقع پر اس جلال کا اظہار بھی ہو جاتا تھا۔ آپؐ بالعموم متبسم رہتے۔ لیکن اگر کوئی امر الٰہی کی مخالفت کرتا تو پھر آپؐ کے جلال کی تاب نہیں لائی جا سکتی تھی۔ اسی طرح نزولِ وحی کے وقت یا خطاب فرماتے وقت آپؐ تبسم نہیں فرماتے تھے۔ آپؐ کا رعب کئی منزل کے فاصلے پر سے اپنا اثر دکھاتا تھا۔ جو آپؐ کو پہلی مرتبہ دیکھتا وہ رعب سے مبہوت رہ جاتا۔

انفرادی شجاعت میں بھی آپؐ یکتا تھے اور بطور سپہ سالار آپؐ کی جنگی قابلیت اور مہارت بے مثل تھی۔ مشہور واقعہ ہے کہ درخت کے نیچے اکیلے استراحت فرما رہے ہیں۔ تلوار درخت سے لٹکی ہوئی ہے دشمن سر پر آ کھڑا ہوتا ہے اور تلوار سونت کر کہتا ہے۔ اب تجھے کون بچا سکتا ہے آپؐ فرماتے ہیں اللہ! اور اس جلال سے فرماتے ہیں کہ اس کے ہاتھ سے تلوار گر پڑتی ہے۔ آپؐ تلوار سنبھال کر اس سے پوچھتے ہیں۔ اب تجھے کون

بچا سکتا ہے۔ وہ ممیانے اور گھگھیانے لگتا ہے۔ آپؐ اسے چھوڑ دیتے ہیں۔

اتنے معرکے لڑے مگر ہر معرکہ میں نیا اندازِ جنگ تھا۔ بدر میں قلیل تعداد اور بہت کم ہتھیاروں کے ساتھ دشمن کو شکست فاش دی۔ اُحد میں جب آپؐ کے ایک حکم کو نظر انداز کر دینے کی وجہ سے مسلمانوں کو شکست ہوئی تو اس کے بعد بھی آپ آخر دم تک میدان جنگ میں قائم رہے۔ یہاں تک کہ دشمن وہاں سے نکل گیا۔ دوسرے دن پھر میدان میں تشریف لائے مگر دشمن کا سپہ سالار مقابلے پر نہ آیا۔ آپؐ نے پیچھا کیا وہ راہ فرار اختیار کر گیا۔ جنگ خندق بالکل نئے انداز سے لڑی۔ سارا عرب چڑھ آیا تھا مگر حضورؐ کی استقامت نئے دفاعی انتظام اور جامع منصوبہ بندی کے باعث کثیر تعداد حملہ آوروں کو بھاگنا پڑا۔ حنین میں آپؐ نے خود اپنی سواری بڑھا کر چند ثابت قدم جاں نثاروں کے ساتھ پسپائی کو فتح میں تبدیل کر دیا۔

بہ مشتاقاں حدیثِ خواجۂ بدر و حنین آور
تصرف ہائے پنہانش بہ چشمِ آشکار آمد
اقبالؒ

حضور اکرمؐ نے ہجرت کے بعد ۲۷ غزوات کئے اور مختلف اوقات میں ۳۵ جنگی مہمات روانہ فرمائیں۔ مفتوحہ علاقوں کو دِنوں میں تقسیم کیا جائے تو ۲۷۴ مربع میل یومیہ بنتا ہے۔ اپنا نقصان ایک جان ماہانہ۔ دشمن

کا ڈیڑھ صد ماہانہ۔ دس سال میں دس لاکھ مربع میل سے زیادہ علاقہ زیر نگیں تھا۔ کسی معرکہ میں شکست نہیں، پسپائی نہیں، کوئی کوتاہی نہیں۔ اور انسانی جانوں کا اتنا کم زیاں، ہے کہیں مثال ایسی حربی قیادت کی۔
آنجنابؐ کی فتح و نصرت کا راز آپؐ کی بے مثال شخصی شجاعت اور باکمال منصوبہ بندی میں مضمر تھا۔ خطرناک سے خطرناک اور نازک سے نازک حالات میں بھی آپؐ ہمیشہ ثابت قدم و قائم رہے۔ انتہائی سنگین موقعوں پر بھی آپؐ تیزی سے جنگی تدبیریں وضع کرتے اور ان پر عمل کراتے۔ آپ کے عزم مصمم میں کبھی ہلکی سی کمزوری بھی نہ آنے پائی۔ نہ اپنے مقصد عظیم کی کامیابی کے بارے میں کبھی مایوسی ہوئی یا شک و شبہ قریب آیا۔

یوں تو آپؐ کا ہر معرکہ حربی قیادت اور جنگی منصوبہ بندی کا شاہکار تھا۔ مگر ان سب میں فتح مکہ اور اس سے پہلے کا معرکہ جسے صلح حدیبیہ کہا جاتا ہے ممتاز نظر آتے ہیں۔ فتح حدیبیہ کو حق تعالیٰ نے فتح مبین فرمایا۔ اور یہ واقعی فتح مبین تھا کیونکہ کفار کا جو لشکر مسلمانوں کے مقابلہ میں مکہ معظمہ سے آیا تھا آپ اپنے جاں نثاروں کے ساتھ اس لشکر اور شہر مکہ کے درمیان پہنچ کر شہر مکہ کو اس کی دفاعی فوج سے بالکل کاٹ چکے تھے اب مکہ مکمل طور پر مسلمانوں کے رحم و کرم پر تھا۔ اس کے باوجود آنجنابؐ نے بظاہر ایسی شرائط پر صلح فرمالی جو کمزور نظر آتی تھیں اور یہ انتہائی تحمل مزاجی اور وسیع ظرفی کے علاوہ آپؐ کی بالغ نظری کا بھی ثبوت تھا۔
فتح مکہ کا معرکہ اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز ہے۔ قریش معاہدۂ حدیبیہ

کی خلاف ورزی کر چکے تھے اور مسلمانوں کے ایک حلیف قبیلہ پر ظلم کر کے حملہ کے لئے موقع دے چکے تھے۔ حضورؐ عظیم الشان لشکر لے کر روانہ ہوئے اور حسب سابق خفیہ اور پُرپیچ راستوں سے ہوتے ہوئے مکہ پر اس طرح سے حملہ آور ہوئے کہ اہل مکہ کے اوسان خطا ہو گئے اور وہ مدافعت کے لئے اٹھ ہی نہ سکے۔ اسے کہتے ہیں دشمن کو مکمل شکست دینا اور یہ بات آنجناب کی حربی سیرت کے علاوہ اور کہیں ڈھونڈے سے بھی نہیں ملیگی۔

گنجینۂ معرفت

معرفت کا وہ مقام حاصل ہوا کہ حسنِ مطلق کو رُو در رُو دیکھا اور اسی طرح دیکھا جیسے دیکھنے کا حق تھا۔ نظر نے نہ کم تاثر لیا نہ زیادہ اور قلب نے اس مشاہدہ کی تصدیق کی جو آنکھ نے دیکھا تھا۔ کریم نعمت سے تنہا مستفید نہیں ہوتے بلکہ اس میں اوروں کو بھی اپنے ساتھ شریک کرتے ہیں۔ اور ہمارے حضورؐ تو سب کریموں کی بڑھ کر کریم تھے۔ چنانچہ آپؐ نے اپنے اس مشاہدۂ معرفت کو اپنے غلاموں پر عام کر دیا۔ ان کے لئے نماز کا تحفہ لائے جو مبتدیوں اور منتہیوں سب کے لئے یکساں فیض رساں اور جلوہ نما ہے۔ حضورؐ کے صدقے میں معرفت کے دروازے وا ہوئے۔ اب حضور کے امتی حسن ازل کے جلوؤں سے جھولیاں بھر بھر کے فیض یاب ہوتے ہیں۔ نہ طور ہے نہ موسیٰ، نہ اصرار ہے نہ انکار۔ ساری زمین وادئ ایمن ہے اور ہر امتی کا سینہ طور۔ اب تجلیات پہاڑ پر نہیں پڑتیں۔ حضورؐ کے امتیوں کے سینے ان کے لئے وا ہیں۔ اور حضورؐ کے طفیل وہ اپنے ہوش میں رہتے ہیں اور ان جلوؤں سے فیضیاب ہوتے

ہیں۔ حسن ازل کی خاص تجلیات حضورؐ کے جاں نثاروں پر عام ہیں جو چاہے اور جتنا چاہے اپنے ظرف کے مطابق لے اور اس سے لطف اندوز ہو۔ کیف و سرور اور لطف و مستی کے میخانے کھلے ہیں۔

پھر حسن ازل کی اس سرمستی کو جو اس سے قبل خود فراموشی اور نفیٔ ذات کا باعث بنتی تھی۔ آنجنابؐ نے زندگی کے لئے باعث قوت و حرارت بنایا۔ اس سے فکر کو جِلا اور عمل کو بقا بخشی۔ فکر نے انفس و آفاق کے پُر پیچ اور طویل راستے طے کئے اور عمل نے بدی اور شیطنت کی ہر لحہ پھیلتی ہوئی بساط کو الٹ کے رکھ دیا۔ نہ پہاڑ اس کے راستے میں حائل ہو سکے نہ سمندر۔

حضرت امام مہدیؓ

حضرت امام مہدی اولاد خاتون جنت فاطمہ کے خاندان سے پیدا ہوں گے اہلِ بیت میں شمار ہوں گے آپ کا قد لمبا ہو گا بدن چست رنگ چہرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہو گا آپ کے اخلاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ سنت کے مطابق ہوں گے آپ کا نام محمدؐ والد کا نام عبداللہ والدہ کا نام آمنہ ہو گا آپ کا علمِ لدنی خداداد ہو گا۔

آپ کی پیدائش سے پہلے شام عرب میں ابوسفیان کی اولاد میں ایک شخص پیدا ہو گا جو سادات کو قتل کرے گا مصر شام میں اسکی حکومت ہو گی اس دوران میں بادشاہِ روم کی عیسائیوں کے ایک فرقہ سے جنگ ایک فرقہ سے صلح ہو گی لڑنے والا فریق قسطنطنیہ ترکی پر قبضہ کر لے گا بادشاہِ رُوم دارُالخلافہ کو چھوڑ کر ملک شام پہنچ جائے گا اور عیسائیوں کی دوسری جماعت کی مدد سے ایک بڑی جنگ کے بعد اسلامی فوج فتح پا جائے گی دشمن پر فتح پانے کے بعد عیسائیوں میں اور مسلمانوں میں جنگ ہو گی کیوں کہ عیسائی نعرے لگائیں گے کہ یہ فتح صلیب کی وجہ سے ہوئی ہے مسلمان پکاریں گے کہ نہیں یہ فتح اسلام کی وجہ سے ہوئی ہے عیسائیوں مسلمانوں میں بھی جنگ شروع ہو جائے گی بادشاہ اسلام شہید ہو جائے گا عیسائی ملک شام پر قبضہ کر لیں گے پھر آپس میں دونوں عیسائی قوموں میں صلح ہو جائے گی باقی مسلمان مدینہ منورہ چلے جائیں گے عیسائیوں کی حکومت خیبر تک جو مدینہ منورہ سے ۱۱۰ میل ہے وہاں تک پہنچ جائے گی اُس وقت مسلمان اِس فکر میں ہوں گے

کہ امام مہدی کو تلاش کریں تاکہ اس مشکل سے نجات ملے۔

امام مہدی کی تلاش

حضرت امام مہندی مدینہ منورہ میں ہونگے مگر اس ڈر سے کہ مسلمان مجھ پر بڑا کام ڈالیں گے آپ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ چلے جائیں گے

فرمانِ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

میری اُمت کے اولیاکرام امام مہدی کی تلاش کریں گے اُس وقت جھوٹے کذاب بھی مہدی ہونے کا دعویٰ کریں گے لیکن حضرت امام مہدی مقام ابراہیم کے درمیان خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوں گے مسلمان اِن کو پہچان لیں گے آپ کو مجبور کر کے آپ سے بیعت کریں گے ماہِ رمضان میں سورج چاند کو گرہن لگ جائے گا اور بیعت کے وقت آسمان سے یہ آواز آئے گی کہ ھٰذا خلیفۃ اللہ المھدی فاستمعوا لہ واطیعوا اس آواز کو عام خاص سُنیں گے بیعت کرتے وقت امام مہدی کی عمر چالیس سال ہو گی پھر مدینہ منورہ سے بھی اسلامی فوج مکہ مکرمہ آئے گی شام عراق یمن کے اولیاء اللہ ابدال آپ کے پاس آجائیں گے خانہ کعبہ میں خزانہ تاج الکعبہ ہو گا وہ نکالکر مسلمانوں میں تقسیم کریں گے یہ خبر اسلامی ملکوں میں پھیل جائے گی تو خراساں سے ایک شخص بڑی فوج لے کر امام مہدی کی مدد کو آئے گا جو راستے میں عیسائیوں اور بے دین کا صفایا کرتا ہوا آئے گا اُس لشکر کی کمان منصور نامی کے ہاتھ میں گی

سفیانی فوج کی تباہی

سفیانی اہل بیت کا دشمن ہوگا اُسکی ننھیال قوم بنو کلب سے ہوگی ۔ امام مہدی کے مقابلہ کے لئے فوج مکہ مکرمہ مدینہ منورہ کے درمیان بھیجے گا، مکہ مدینہ کے درمیان ایک پہاڑی میں اُس کی فوج زمین میں دھنس جائیگی قیامت کے دن اُن کا حشر اُن کے عقیدہ کے مطابق ہوگا ان میں سے دو آدمی بچیں گے امام مہدی کو بھی اس کی اطلاع ہوگی اور سفیانی کو بھی اطلاع ہوگی ۔ یہ حال سُن کر عیسائی بھی چاروں طرف سے فوجیں جمع کریں گے اور اپنے اور رُوم کے ملکوں سے بہت بڑی فوجیں لے کر امام مہدی کے مقابلہ کے لئے شام میں جمع ہوں گے اُن کی فوج میں ستّر جھنڈے ہوں گے ہر جھنڈے کے نیچے بارہ بارہ ہزار فوج ہوگی فوج کی کل تعداد.... ۸۴ ہزار ہوگی ۔

امام مہدی کی مکّہ سے روانگی

حضرت امام مہدی مکہ مکرمہ سے روانہ ہوکر مدینہ منورہ میرے محبُوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر کی زیارت کریں گے زیارت کے بعد ملک شام کی طرف چڑھائی کریں گے دمشق شام کے قریب جاکر عیسائیوں سے مقابلہ ہوگا اُس وقت امام مہدی کی فوج میں تین گروہ ہوجائیں گے ایک گروہ تو عیسائیوں کے خوف سے بھاگ جائے گا خداوند عالم اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں کرے گا باقی فوج میں سے کچھ شہید ہوکر شہدائے بدر و اُحد کے برابر ثواب پائیں گے اور کچھ اللہ تعالٰے کے فضل وکرم سے فتح حاصل کریں گے دوسرے روز پھر امام فوج لے کر بڑھیں گے اُس روز مسلمان جماعت عہد کرکے نکلیگی

کہ یا تو آج شہید ہو جائیں گے یا فتح حاصل کریں گے یہ تمام جماعت شہید ہو گی چند لوگ زندہ ہوں گے امام مہدی اُن کو لے کر اپنے لشکر میں آئیں گے پھر تیسرے دن مسلمان فوج عہد کر کے نکلے گی کہ یا تو شہید ہوں گے یا فتح حاصل کریں گے امام کے ساتھ بہت بہادری دکھائیں گے یہ جماعت بھی شہید ہو جائے گی پھر ایک جماعت جائے گی وہ بہت تھوڑی ہو گی اللہ تعالےٰ اُس کو فتح مبین دے گا عیسائی اس قدر قتل ہوں گے کہ عیسائی حکومت کے دِل سے حکومت کرنے کا نشہ اُتر جائے گا عیسائی فوج بھاگ پڑے گی، مسلمان اُن کے پیچھے جائیں گے جا کر بھی قتل کریں گے پھر امام مہدی اپنے بہادروں کو بہت انعام دیں گے اور پھر وہاں سے فوج لے کر استنبول کی کی طرف بڑھیں گے۔ مسلمانوں کی ستّر ہزار فوج روم کے شہر استنبول میں داخل ہو گی۔

امام مہدی چھ سال تک ملک کے بندوبست میں مصروف ہوں گے کہ دجال نکل آئے گا یہ خبر سُن کر امام مہدی ملک شام کی طرف واپس آئیں گے امام مہدی نو آدمیوں کو تحقیق کے لیے روانہ کریں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اُن آدمیوں کے ماں باپ اور قبائل اور اُن کے گھوڑوں کے رنگ بھی جانتا ہوں۔ نوٹ ضروری: جو بدبخت لوگ یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا علمِ غیب عام لوگوں کی طرح تھا کیا وہ اندھے ہو گئے دیکھتے نہیں کہ چودہ سو سال گزر گئے وہ خبریں رسولِ خدا نے فرمائی کہ ایک ایک بات ہمارے سامنے سچ ہو کر آ رہی ہیں وہ نیک

لوگ ہوں گے جو امام مہدی کے لئے پتہ کر کے دیں گے کہ واقعی دجال پیدا ہو گیا ہے دجال کے ظاہر ہوتے ہی امام مہدی کا لشکر دمشق پہنچ جائے گا جنگ کی تیاری ہو گی فوج کو ترتیب دیا جا رہا ہو گا کہ موذن عصر کی اذان دیگا، مسلمان نماز کی تیاری میں ہوں گے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم آسمان سے دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر نازل ہوں گے دمشق کی مسجد جامع کے مشرقی کنارہ پر آپ اتریں گے سیڑھی کے ذریعہ حضرت عیسیٰ کو اتارا جائے گا امام مہدی بہت خوش اخلاقی سے ملاقات کریں گے اور عرض کریں گے یا نبی اللہ آپ امامت کرائیں لیکن عیسیٰ علیہ السلام انکار کر دیں گے پھر امام مہدی امامت کرائیں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام آپ کے پیچھے نماز ادا کریں گے عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ میں دجال کو قتل کرنے کی غرض سے آیا ہوں پھر حضرت امام مہدی کے عدل انصاف سے زمین بھر جائے گی تمام لوگ عبادت گزار ہوں گے ظلم ختم ہو جائیگا آپ کی خلافت نو سال ہو گی سات سال عیسائیوں کے جنگ میں گزریں گے ایک سال دجال کے فتنہ کے ساتھ جنگ میں۔ نواں سال صرف ایک سال عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ گزاریں گے آپ کی کل عمر ۴۹ سال ہو گی اسکے بعد امام مہدیؑ وفات پا جائیں گے نماز جنازہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پڑھائیں گے اور پھر تمام حکومت کا نظام عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں ہو گا۔

امام مہدی پر حدیثِ نبویؐ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا اس وقت تک ختم نہ ہو گی جب تک میری اولاد میں سے عرب پر ایک حاکم نہ ہو جائے وہ حاکم پوری دنیا

کو عدل وانصاف سے بھر دے گا امام مہدی میری بیٹی فاطمہ رض کی اولاد میں سے پیدا ہوگا۔ ارشادات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مدینہ منورہ کو گندگی سے اس طرح صاف کر دے گا جیسے لوہے کو آگ کی بھٹی صاف کر دیتی ہے۔

نوٹ ضروری دجالی فتنہ پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بار بار روشنی ڈالتے ہیں۔ دجال کے فتنہ پر حدیث بخاری حدیث مسلم میں اکتالیس مرتبہ فرمان نبوی بیان کیا گیا اس بڑے فتنہ سے خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے افسوس کہ آج عبداللہ بن سبا کی اولاد میں سے ایک شخص ہندوستان میں پیدا ہوا اور آج کل پاکستان میں لاکھوں مریدوں کو لے کر پھرتا ہے وہ بدبخت لکھتا ہے کہ یہ دجال والی حدیث پوری نہیں ہے صرف رسول خدا کو گمان تھا جو پورا نہ ہوا پھر لکھتا ہے کہ ہم اگر اس حدیث کو نہ بھی مانیں تو ہمارے ایمان میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اندھے انسان کی عقل پر پتھر پڑ گئے کہ اللہ تعالیٰ کا آخری رسول ﷺ تو ۴۱ مرتبہ ایک حدیث کو بار بار فرماتا ہے اور یہ چودھویں صدی کا ابن سبا لکھتا ہے کہ اگر ہم اس حدیث کو نہ بھی مانیں تو ہمارے ایمان میں کوئی فرق نہیں پڑتا اس دجالی جماعت سے اللہ تعالیٰ ہمارے مسلمانوں کو محفوظ فرمائے اس جماعت اسلامی کے بانی کی نظر میں مقام حدیث مقام صحابہ کا کوئی درجہ نہیں ہے اور اس جماعت کے بانی کسی اسلامی دارالعلوم سے تعلیم یافتہ نہیں ہیں شیعہ جماعت کی رہنمائی میں جماعت اسلامی چل رہی ہے جماعت اسلامی کی نظر میں حضرت ابو بکر

صدیق رضؓ حضرت عمر فاروق رضؓ حضرت عثمان غنی رضؓ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ حضرت امیر معاویہ رضؓ حق پر نہیں تھے اتنے بڑے بڑے صحابہ رضؓ کی شان میں گستاخیاں کر کے یہ بے دین جماعت اپنی آخرت تباہ کر رہی ہے۔ کتابیں لکھنا چھپانا کوئی بزرگی نہیں ہے لاکھوں بے دین مصنف لوگوں نے اسلام پر کتابیں لکھیں لیکن تھے وہ بے دین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کی اصل کسوٹی محبت نبوی محبت صحابہ ہے۔ قرآن مجید حدیث نبوی مقام صحابہ دین کے اصل ستون ہیں اگر صحابہ کرام کے وجود کو دین سے الگ کر دیا جائے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دین مکمل نہیں۔ اصل دین تو صحابہ کرام کا اتباع ہے وہ صحابہ جنہوں نے مال وجان، گھر بار ہر چیز محبتِ رسول پر قربان کر دی تھی پوری اُمت اُن کے احسانات سے دبی ہوئی ہے آج جماعت اسلامی کے بانی کا قلم ان کی مقدس جماعت پر تنقید کرتا ہے ہم اس فتنہ کے خلاف اسی طرح جہاد کریں گے جیسے ہم نے مرزا قادیانی کے خلاف کیا ہے۔ انشاءاللہ

سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدم سے لے کر قیامت تک دجال سے بڑھ کر کوئی بڑا فتنہ پیدا نہیں ہوا ہے دجال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا اُس کے جسم پر گھنے بال ہوں گے اُس کے ساتھ اُس کی جنّت دوزخ بھی ساتھ ہوگی جو جنت نظر آئے گی وہ اصل میں دوزخ ہوگی جو دوزخ نظر آئے گی وہ جنّت ہوگی جس کو جنّت میں داخل کرے گا وہ دوزخی ہوگا جس کو دوزخ میں ڈالے گا وہ جنتی ہوگا۔ حدیث مسلم

دجال کانا ہوگا اُس کا قد ٹھگنا ہوگا پاؤں ٹیڑھے ہوں گے سر کے بال

شدید خمیدہ، کانا دیکھ کر تسلّی رکھیں کہ اللہ تعالےٰ کانا نہیں ہے۔
ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دمشق کی بستی پر سفیانی شخص حملہ آور ہوگا قبیلہ کلب کے لوگ اس کی مدد کریں گے وہ عورتوں کے پیٹ پھاڑ ڈالے گا بچوّں کو قتل کرے گا اُس کے مقابلہ کے لیے قبیلہ قیس کے لوگ جمع ہوں گے وہ ان کو بھی قتل کرے گا کسی ٹیلے کی گھاٹی بھی ان کو نہ بچا سکے گی میرے اہل بیت میں سے سنگستان مدینہ میں ایک شخص ظاہر ہوگا اُس سفیانی کو اس کی خبر ہوگی وہ جنگ کرنے کی غرض سے فوج مدینہ مکہ کے درمیان بھیجے گا جب دجال حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو دیکھے تو خوف سے گھبرائے گا اپنے نیزہ سے دجال کو قتل کریں گے دجال کے قتل کے بعد ایک سال تک امام مہدی زندہ رہیں گے پھر انتقال کر جائیں گے اور عیسیٰؑ میرے دین کی پیروی میں حکومت کریں گے آپ شادی بھی کریں گے مدینہ منورہ میں میرے قریب میں دفن ہوں گے

معجزات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات کو خاص عشق محبت سے مرتب کر کے قارئین اُمت کے سامنے پیش کرتا ہوں اپنے خدا کی ذات پر بھروسہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شفقت کی تمنا ہر مسلمان کی آنکھوں میں آنسو بہانے کی ضمانت دی جارہی ہے جس مسلمان کے دل میں ایمان

کی چنگاری ہو گی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت دل کی گہرائیوں میں ہو گی تو انشاء اللہ وہ میری اس کتاب کو پڑھ کر روتا رہے گا بار بار روئے گا کیوں کہ یہ عشقِ رسول کا ایسا سمندر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں ہے اِس کتاب کو پڑھتے وقت اگر کوئی باوضو پڑھے گا، نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھ کر شروع کرے گا۔ ٹیلی ویژن دجال کے قریب نہ ہو، بچوں کا شور غل نہ ہو، سکونِ قلب سے پڑھیے۔ اگر پھر بھی آنکھوں میں آنسو نہ آئیں تو کتاب کی قیمت بمع خرچہ ڈاک واپس کر دی جائے گی اِس کتاب کے جملہ حقوق ہر مسلمان تاجر کے لئے عام ہیں لیکن میری عبارت کو بدلنے کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی جس حالت میں کتاب لکھی ہے اسی حالت میں چھپا کر فروخت کریں مفت تقسیم کریں لیکن کاغذ اعلےٰ درجہ لگانا ضروری ہے خوبصورت آقا کی سیرت خوبصورت کاغذ پر مرتب کرنا ضروری ہے۔ فقط:

راؤ شمشیر علی خاں، مقیم مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قدرت کے کمالات

اللہ جل شان کی رحمت پر لاکھوں جانیں قربان ہوں۔ اس ذات نے دُنیا کا عجیب نظام فرمایا ہے ایک طرف فرشتوں کو بنایا اور فرشتوں کے مقابلہ میں شیطان ناپاک کو بنایا۔ اسی طرح ایک طرف اپنے پیارے پیغمبروں کی جماعت پیدا فرمائی اُن کے مقابل دجالوں کذابوں کو پیدا فرمایا۔

معجزات اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہوتے ہیں ان پر کسی پیغمبر کا دخل نہیں ہوتا۔ اللہ تعالےٰ جس طرح چاہتے ہیں معجزات ظاہر کرتے ہیں لیکن

میرے محبوب آقا صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات تمام پیغمبروں سے زیادہ ہیں ایک ہزار سے بھی زیادہ تعداد تو قرآن مجید کی روشنی میں مرتب شدہ ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ایک ایک لمحہ، معجزات پر مبنی ہے آج چودہ سو سال گزر گئے، لیکن آج بھی اپنی قبر میں حیات ہیں اور ہمارے جیسے بدکرداروں کو اپنی شفقت سے اپنی محبت کے مزے چکھاتے ہیں۔

ا معجزات میں سب سے اوّل قرآن مجید کا معجزہ ہے جو قیامت تک اپنی نورانی کرنوں سے رسولِ خدا کی زندگی پر ثبوت پیش کرتا رہے گا آج پوری دنیا میں قرآن مجید ہی ایسی لاجواب آسمانی کتاب ہے جو جس حالت میں آسمان سے نازل ہوئی اسی حالت میں ایک ایک لفظ محفوظ ہے۔ تمام دنیا کی کتابوں سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب تمام دنیا میں سب سے زیادہ چھپنے والی کتاب کروڑوں مسلمانوں کے سینوں میں حفظ جمع رہنے والی کتاب بار بار پڑھنے کے بعد بھی دل میں محبت آنکھوں میں آنسو بہا دینے والی کتاب قرآن مجید قیامت تک ہماری رہنمائی کرتی رہے گی۔ اگر ہم قرآن مجید کو غور و فکر سے پڑھیں تو ہر مقام پر ہر مشکل میں ہماری مدد کرنے والی کتاب ہے۔

دوسرا معجزہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث سیرت نبوی ہے آج دنیا میں کسی بھی دوسرے پیغمبر کی سیرت کردار پر روشنی ڈالنے والی کتاب اس دُنیا میں موجود نہیں جتنی تعداد میں میرے محبوب آقا صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ۶۳ سال کا گزرا ہوا وقت ایک ایک لمحہ ہمارے پاس ہے کروڑوں کی تعداد میں سیرت نبوی پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے ہر مسلمان اپنے محبوب

کی سیرت لکھنے کی تمنا کرتا ہے بلا سوچے سمجھے سیرت کے سمندر میں غوطہ لگا دیتا ہے چاہے عشق رسول کے سمندر میں غرق ہی ہو جائے راقم الحروف پندرہ بیس سال سے اسی سیرت کے سمندر میں غوطے کھا رہا ہے لیکن آج تک نہ تو اس سمندر کا کنارہ نظر آتا ہے نہ اس کی گہرائی کا علم ہوتا ہے کم ازکم سیرت نبوی کے لاکھوں صفحات کو پڑھا دس ہزار صفحات کو اپنے قلم سے لکھا لیکن آج تک سوائے اس کے کہ ایک چڑیا کسی سمندر میں اپنی چونچ بھگو لے اور اتنی مقدار سے بھلا سمندر میں کیا فرق آتا ہے یا جس طرح یوسف علیہ السلام کو ایک بوڑھیا سوت کے تاگے سے خریدنا چاہتی تھی۔ بوڑھیا کو معلوم تھا کہ میں یوسف کو نہیں خرید سکتی لیکن یوسف کے خریداروں میں نام لکھوانے کی غرض سے گئی تھی وہی مثال اس حقیر انسان کی ہے مجھے پتہ ہے کہ میں اپنے آقا کی سیرت لکھنے کی ہمت نہیں رکھتا لیکن پھر بھی اپنی اوقات کو بھول کر خاتم النبی کی سیرت پر قلم اٹھا لیا ہے۔

۳ میرے محبوب آقا صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی کتابوں میں اتنی برکت ہے کہ آج تک نہ لکھنے والے کو نقصان ہوا نہ فروخت کرنے والے کو نہ ہی پڑھنے والے کو نقصان ہوا ایسی تجارت جس میں دُنیا آخرت میں نفع ہی نفع ہو وہ میرے محبُوب صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی طباعت اشاعت کا کام ہے میرے جیسے نادان کے قلم سے جو الفاظ آقا صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں لکھے گئے وہ الفاظ آج بھی آنکھوں میں آنسو بہانے کی ضمانت دیتے ہیں۔ یورپ کے کفرستان میں میری کتابوں کو آسمانی بلندیوں پر خدا نے پہنچایا۔ میں قرض لیکر

ایک لاکھ روپیہ خرچ کیا کمال ہے اللہ تعالےٰ کی ذات کا برکت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام میں یہ قرض بھی خزانہ غیب سے ادا کیا۔ اور کتاب بھی اتنی مقبول ہوگئی کہ برطانیہ کے گھر گھر میں موجود ہے۔

۴ حضرت سوید بن زید رضؓ حضرت ابوذر رضؓ کے پاس حاضر ہوئے اس مجلس میں حضرت عثمان غنی رضؓ دامادِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر آگیا تو حضرت ابوذر نے فرمایا کہ حضرت عثمان غنی رضؓ میں بھلائی کے سوا کچھ نہیں تھا کیوں کہ میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا وہاں حضرت ابوبکر صدیق رضؓ حضرت عمر فاروق رضؓ حضرت عثمان غنی رضؓ موجود تھے۔ میرے آقا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں نو کنکریاں تھیں جو تسبیح کر رہی تھیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کنکریاں حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے ہاتھ میں دیں وہ پھر تسبیح حمد و ثنا کرنے لگیں پھر اُن سے لے کر حضرت عثمان غنی رضؓ کو دیں اُن کے ہاتھ میں بھی تسبیح حمد و ثنا کرنے لگیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان رضؓ کی بڑی عزت کرتے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی عزت کریں۔ پھر کسی کی کیا مجال جو عزت نہ کرے۔

۵ اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ نے اپنے شوہر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اکثر دیکھتی ہوں کہ جب آپ قضا حاجت کے لیے تشریف لے جاتے ہیں پھر آپ کے بعد جب میں وہاں جاتی ہوں تو آپ کے فضلہ کا کوئی نشان نہیں ہوتا خاتم النبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیاری بیوی سے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے زمین کو حکم دے رکھا ہے کہ

زمین انبیا علیہ السلام کے فضلات کو نگل جائے۔ افرا دد ارقطنی
۶۔ حضرت اُم ایمن رضہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شب کو اٹھے تو آپ نے مٹی کے برتن جو گھر کے گوشہ میں رکھا ہوا تھا اس میں پیشاب کر دیا اُسی شب کو میں اٹھی مجھے پیاس لگی تھی میں نے اس برتن میں سے پی لیا مجھے علم نہ تھا کہ اس میں پیشاب ہے۔ صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام ایمن رضہ سے فرمایا جاؤ یہ پیشاب باہر کسی جگہ ڈال آؤ۔ ام ایمن رضہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں نے پی لیا۔ یہ سنکر رحمۃ اللعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرہ پر مسکراہٹ آئی اور فرمایا کہ جا تیرے پیٹ میں کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ حاکم دار قطنی

نوٹ: حضرت اُم ایمن حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی دایہ تھی آپ نے اُن کو آزاد کر دیا تھا۔

۷۔ ایک مرتبہ میرے محبوب آقا صلے اللہ علیہ وسلم نے سنگیاں لگوائی جو خونِ مبارک نکلا۔ وہ ایک صحابی رضہ کو دیا کہ باہر جاکر زمین میں دفن کر دو اُس صحابی رضہ نے وہ خون پی لیا، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے محبوبِ خدا نے پوچھا کیا کر کے آئے ہو۔ صحابی رضہ نے جواب دیا کہ آپ کا وہ خون میں نے پی لیا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے بدن پر دوزخ کی آگ حرام ہوگئی اور زندگی بھر تمہارے پیٹ میں درد نہ ہوگا۔

۸۔ حضرت سعد رضہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ بیمار پڑا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے آپ نے اپنا دستِ مبارک میری

چھاتی کے درمیان رکھا میرے قلب کو بھی محسوس ہوا آپ نے فرمایا کہ تم کو دِل کی شکایت ہے تم مدینہ منورہ کی عجوۃ کھجور لے کر بمع گھٹلیوں کے کوٹ کر استعمال کرو۔ ابوداؤد۔

۹ ایک مرتبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے مکہ مکرّمہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ کی پیشانی پر اپنا ہاتھ پھیرا اور پھر سینہ اور پیٹ پر بھی ہاتھ پھیرا آپ کے دستِ مبارک کی خنکی کا اثر قلب وجگر تک محسوس ہوا۔

حدیث امام احمد

۱۰ حضرت یزید بن الاسود بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ محبُوب خُدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ میری طرف بڑھایا میں نے عشق سے پکڑ لیا۔ آپ کا ہاتھ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور خوشبو مشک جیسے مہک رہا تھا جس راستہ سے بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم گزر جاتے وہاں سے خوشبو آتی رہتی تھی۔ بیہقی۔

کتنا اچّھا تھا آپ کا بدنِ مُبارک جس میں خوشبُو سی آتی تھی کتنے اچھّے صحابہ رضؓ جنکے بدن پر آقائے دوجہاں اپنا مقدس ہاتھ رکھتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کو اپنے تمام صحابہ رضؓ سے محبت تھی آج ۱۴ ادیں صدی کے دین فروش مُلّا اُس مقدس جماعت صحابہ رضؓ پر بھی تنقید کرتے ہیں۔

۱۱ حضرت مستورد ابن شدادرضؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اپنے محبُوب آقا صلے اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا تو آپ کا ہاتھ ریشم سے زیادہ نرم برف سے زیادہ ٹھنڈا تھا۔ طبرانی

۱۲ حضرت ابی جحیفہ رضؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ محسن انسانیت صلے اللہ علیہ وسلم دوپہر کے وقت بطحا سنگستان کی طرف چلے۔ وہاں آپ نے وضو کیا پھر آپ نے نماز ظہر ادا کی پھر آپ نے نماز عصر ادا کی وہاں آپکے دست مبارک پر ہاتھ پھیرتے اور اپنے چہروں پر مل لیتے میں نے بھی اپنا ہاتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے لگایا تو آپ کا ہاتھ برف سے ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا۔ حدیث بخاری۔

۱۳ ہجرت مدینہ کی طرف جاتے ہوئے ا رجہ بکری کے تھنوں سے دودھ نکلنا جس کی تفصیل راقم نے اپنی کتاب سیرت محسن انسانیت میں درج کر دی ہے مکہ سے مدینہ جاتے ہوئے ایک غلام جو بکریاں چرا رہا تھا اس سے رسول خدا نے دودھ منگایا اس نے کہا میرے پاس دودھ والی بکری نہیں ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے ایک بکری کی ٹانگ دبائی تو دودھ تھنوں سے جاری ہوگیا۔ حدیث نبوی۔

۱۴ حضرت خباب رضؓ کی بیٹی روایت کرتی ہیں کہ میرے والد ایک غزوہ پر گئے اُن کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم ہمارے گھر کی دیکھ بھال فرماتے تھے ہمارے پاس ایک بکری تھی اُس کا دودھ بھی ایک پیالہ میں رسول اللہ نکال دیتے تھے آپ کی برکت سے پیالہ چھلکنے لگتا ختم نہیں ہوتا تھا پھر حضرت خبابؓ تشریف لائے تو وہ دودھ نکالتے تھے تو اتنا نہ بھرتا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے ہاتھوں کی برکت بہت تھی۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

میرے محبوب آقا صلے اللہ علیہ وسلّم جس راستے سے گزرتے وہاں کے پہاڑ پتھر جانور درخت بھی سلام کرتے جنگل میں تشریف لے جاتے تو جانور ادب واحترام سے بات کرتے۔ کیا شان ہے میرے محبوب آقا صلے اللہ علیہ وسلّم کی۔ لیکن افسوس ہے آج کے مسلمان پر جو اپنے محبوب کی محبّت چھوڑ کر قادیانی دجالوں، کذاب مودودی، دجال غلام پرویز منکر حدیث جیسے بے دین بدبخت لوگوں کے جال میں پھنس کر شانِ محبوب میں گستاخیاں کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان ظالموں کو ہدایت دے۔ محبوبِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی شان بہت اونچی ہے۔

۱۵ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم ایک مرتبہ جنگل میں تشریف لے گئے ایک گوہ سے آپ نے پوچھا کہ میں کون ہوں، گوہ جانور نے عرض کیا آپ اللہ کے آخری خاتم النبی صلے اللہ علیہ وسلّم ہیں۔

ایک اونٹ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم سے شکایت کی کہ میرا مالک چارہ کم ڈالتا ہے کام مجھ سے زیادہ لیتا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کے مالک کو بلا کر کہا کہ یہ اونٹ تمہاری شکایت کر رہا ہے اُونٹ کے مالک نے وعدہ کیا کہ آئندہ میں ایسا نہیں کروں گا۔ حدیث بخاری۔

۱۶ میرے محبوب آقا صلے اللہ علیہ وسلم ایک جنگل سے گزر رہے ہیں دیکھا کہ ایک ہرنی جال میں پھنسی ہوئی ہے اِس جانور نے پکارا کہ آپ تو رحمۃُ اللعالمین ہیں مجھے اس جال سے چھڑا دیجئے، کیوں کہ میرے بچے بھوکے ہیں میں دُودھ پلا کر آجاؤں گی۔ محبوبِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہرنی کی پکار پر جال کھول دیتے

ہیں۔ ہرنی جاکر اپنے بچوں کو دُودھ پلاکر بمع بچے واپس آجاتی ہے۔ شکاری رسولِ خدا سے پوچھتا ہے کہ آپ نے میرا شکار کیوں چھوڑ دیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ گھبراؤ مت ہرنی ابھی آجائے گی۔ شکاری بھی حیران ہے کہ یہ ماجرا کیا ہے کبھی جانور بھی واپس آئے ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد ہرنی کو دیکھ کر رسولِ خدا مُسکرائے ہرنی نے اپنا بدن پھر سے جال میں ڈال دیا۔ رحمتِ دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے شکاری کو مال دینے کے وعدہ پر ہرنی کو چھوڑ دیا۔ ہرنی نے کہا کہ اے رحمۃ اللعالمین آپ خاتم النبی بھی ہیں۔ شکاری بھی ایمان لے آیا۔

آج چودھویں صدی کا ابنِ سبا امریکہ سے حرام مال کھا کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر آپ کی پیاری جماعت پر تنقید کرتا ہے۔ چودھویں صدی کے ان بے دین ملاؤں سے تو وہ ہرنی بہتر تھی جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتی تھی آج دنیا ایسی تباہی کے گڑھے میں گر گئی ہے کہ روس، چین ہنگری، بلغاریہ، یوگوسلاویہ ایسے ممالک ہیں جہاں خداوند عالم کے وجود کو بھی نہیں مانتے کہ خدا کوئی نہیں ہے۔ انسان جانوروں کی طرح بچے پیدا کرتا ہے مرجاتا ہے۔ آج اس دنیا میں خداوندِ عالم کی ذات کا وجود نہ ماننے والے کروڑوں انسان موجود ہیں لیکن خدا کا رحم وکرم دیکھئے ان کو بھی روزی دیتا ہے آج لاکھوں یہودی عیسائی، مرزائی، ہندو سنگھ اس دنیا پر ایسے موجود ہیں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو نہیں مانتے۔ تیسرا نیا فتنہ مودودی دجّال کا ہے جو تمام پیغمبرانِ خدا کو حق پر نہیں مانتا۔ رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ رضؓ کو برحق نہیں مانتا لیکن اس امریکی جال میں لاکھوں مسلمان پھنس گئے ہیں۔ کیوں کہ امریکہ کی طرف سے مودودی اور اخوان مسلم مصر کو اس لیے مالی مدد دی جاتی ہے کہ وہ روس چین کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو اسلامی روایات سے روکنا چاہیے، چاہے اسلامی روایات غلط ہی ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ آج دین اسلام کی عمارت کو مودودی اپنے قلم سے گرا رہا ہے۔ ہم اپنے خدا سے وعدہ کرتے ہیں کہ جب تک بدن میں سانس رہے گا تیرے دینِ حق کی آواز پوری دنیا میں پھیلاتے رہیں گے

ہم فیکٹریوں میں کام کر کے روزی کماتے ہیں دین فروش ملّا اپنے بزرگوں کو گالیاں دے کر غیرِ مُسلم قوموں سے دولت جمع کرتے ہیں ہم اپنے محبوبؐ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزّت ناموس کے لئے تحفظ ناموس صحابہ رضؓ کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے کیوں کہ ہم حضرت ابو بکر صدیق رضؓ کے نام لیوا ہیں جو اپنی ہر چیز محبتِ رسول پر لٹانا جانتے ہیں ہم تو ابو بکر صدّیق رضؓ عمر فاروق رضؓ کے خریدے ہوئے غلام ہیں اُن کی جوتیاں اپنے سروں پر اٹھائے پھرتے ہیں، کتنے پیارے تھے وہ لوگ۔

۱۷۔ غارِ حرا پر مکڑی کا جالا

حضرت ابو بکر صدّیق رضؓ نے فرمایا کہ جب میں نے دیکھا کہ کفار مکّہ ہمارے سر پر آچکے ہیں ہم غار میں موجود ہیں۔ میں نے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ مشرکین مکّہ غار کے مُنہ پر آچکے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے میرے ہم راز ساتھی ابو بکر رضؓ مت گھبراؤ اللہ ہمارے

ساتھ ہے وہ ضرور ہماری مدد کرے گا۔ اللہ جل شان کی رحمتِ کاملہ سے مکڑی کو حکم ملا کہ میرے محبوب کی غار ثور پر جالا تن دے، کبوتر کو حکم ملا کہ وہ انڈے دے دے، جب کفار مکہ غار پر پہنچے تو دیکھا کہ مکڑی کا پرانا جالا اور کبوتر کے انڈے ظاہر کر رہے ہیں کہ اِس راستے سے محبوبِ خدا نہیں گزرے۔ قربان جائیے اللہ کی قدرت پر کہ لوہے فولاد کی مضبوط دیوار سے زیادہ کام مکڑی کے جالے سے لیا گیا پھر کبوتروں کو کیا انعام ملا کہ جس طرح تم نے میرے محبوب سے محبّت کا ثبوت دیا اُس کے بدلہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے رَوضۂ اطہر پر اُن ہی کبوتروں کو قیام کرنے کی اجازت مل گئی آج چودہ سو سال کے بعد ہم آج بھی جن ہزاروں کبوتروں کو روضۂ اطہر صلے اللہ علیہ وسلم کے سایہ میں دیکھتے ہیں یہ اُن ہی دو کبوتروں کی اولاد ہیں جنہوں نے غارِ ثور پر انڈے دیئے تھے۔ آج بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پڑوسی ہیں۔ ادب و احترام کے ساتھ روضۂ اطہر پر گھومتے ہیں لیکن روضۂ اطہر کے اوپر گنبدِ خضرا کی بلندیوں پر سے نہیں گزرتے یہ ایسا معجزہ ہے کہ آج چودہ سو سال کے بعد بھی ہمارے سامنے ہے راقم الحروف نے قیام مدینہ کے دوران ایک کبوتر کو بار بار کہا کہ تم میری طرف سے میرا اسلام میرے آقا تک پہنچا دو لیکن اس کبوتر نے گٹر گوں گٹر گوں کر کے مجھے ٹال دیا اس کی حالت دیکھ کر دل میں خیال آیا کاش یہ حقیر ایک کبوتر ہوتا کہ رسولِ خدا کے قدموں میں پڑا رہتا۔

قیامت کے دن جب میرے محبوب آقا صلے اللہ علیہ وسلم اپنی قبرِ

مُبارک سے اٹھیں گے دونوں ہاتھ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ عمر فاروق رضؓ
کے کندھوں پر ہوں گے اُس وقت یہ حقیر بھی اٹھ کر اپنے آقا کے قدموں کو
لپٹ جاتا اور حضرت ابوبکر صدّیق رضؓ سے عرض کرتا اے صدّیق اکبر یارِ غار میرے
آقا صلے اللہ علیہ وسلم آپ سے محبّت کرتے ہیں میرے لئے بھی بارگاہِ
رسالت میں سفارش کر دیجئے کہ میرا آقا مجھے اپنے قدموں سے جُدا نہ کرے
جب بھی آقا صلے اللہ علیہ وسلم اپنے غلام کو وہاں حاضر ہونے کی اجازت
دیتے ہیں وہاں یہی تمنّا ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھے
مدینہ منورہ میں اپنے قدموں میں رہنے کی اجازت دیجئے تاکہ آپ کا پڑوسی
رہوں اور قیامت کے دن شفاعت کی گارنٹی مجھے مل جائے لیکن میرا محبوب
آقا صلے اللہ علیہ وسلم پھر مجھے لندن یورپ میں جانے کا حکم دے دیتا ہے
غار ثور کے اندر رہنے والے ابوبکر صدّیق رضؓ کو انعام ملا جنّت الفردوس کے
ہر دروازہ سے داخلے کی اجازت ملی رسول خدا کے پہلو میں دفن ہونے کی
اجازت ملی جہاں ستّر ہزار فرشتے روزانہ حاضر ہوکر درود وسلام پڑھتے ہیں
اگلے دن نئے آتے ہیں پہلوں کی باری دوبارہ نہیں آتی جانے والے فرشتوں
کی حسرتوں کو کوئی پوچھے کیا ہوتی ہے۔ جب روضۂ رسول اللہ کو چھوڑتے
ہیں آپکی جُدائی میں ہم دُنیا دار لوگ روضۂ اطہر کو چھوڑتے وقت ڈھاریں مار مار کر
روتے ہیں یہ سیاہ کار انسان آٹھ مرتبہ روضۂ اطہر سے جُدا ہوکر لندن آیا پھر
گیا لیکن آپ کی جُدائی میں تڑپ تڑپ کر روتا ہوا میرا بدن لندن میں رہتا ہے
میری رُوح رات دن روضۂ اطہر کے اردگرد گھومتی ہے اپنی حالت کا ذکر اگر

کتاب میں کروں تو قارئین کتاب تصور کریں گے کہ خواہ مخواہ اپنی کہانی لکھنے بیٹھ گیا ہے، لہٰذا آپ کی توجہ پھر سے معجزاتِ نبوی پر لے چلتا ہوں کہ جن لوگوں نے جن جانوروں نے میرے محبوب آقا صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت کی اُن کو دُنیا میں بھی انعام مل گیا اور آخرت میں بھی بہت بڑا اجر ملے گا۔ مسجد نبویؐ میں کھجور کا درخت تھا کسی نیک عورت نے رسولِ خدا کے لئے نیا منبر بنوا دیا وہ کھجور کا درخت بہت زور سے روتا تھا جدائی رسول اللہ میں کہ اب میرے قریب بیٹھ کر رسولِ خدا خطبہ نہیں دیں گے درخت کے رونے کی آواز کو محبوبِ خدا نے سُنا اور اس کو تسلی دی کہ تم آخرت میں میرے ساتھ ہو گے۔

۱۹ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر میں ایک ہرنی تھی جب آپ باہر تشریف لے جاتے تو وہ ہرنی ادھر اُدھر دوڑتی اور چھلانگیں لگاتی لیکن جب خاتم النبی صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے تو آپکی آمد کی آہٹ محسوس کر کے فوراً ایک گوشہ میں بیٹھ جاتی آواز تک نہ دیتی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ادب کرتی۔ مسند احمد

۲۰ حضرت اسمار رضؓ سے روایت ہے کہ محبوبِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مقامِ صہبا جو مسجد قبا کے دوسری طرف ہے وہاں نماز ظہر پڑھی پھر عصر نماز پڑھی اور فوراً علی مرتضےٰ کو بلایا انہوں نے نماز نہیں پڑھی تھی جب حضرت علی تشریف لائے آپ نے حضرت علی رضؓ کی گود میں سر رکھا اور سو گئے۔ اسی حالت میں سورج غروب ہو گیا۔ حضرت علی مرتضےٰ رضؓ نے عشق رسول اور ادب سے نماز تو قضا کر دی لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جگانا گوارہ نہ کیا۔ سُورج غروب ہونے

پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کھلی تو پتہ چلا کہ علی مرتضےٰ رضہ کی نماز عصر قضا ہوگئی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں دُعا فرمائی اے اللہ یہ تیرا بندہ علی مرتضیٰ رضہ تیرے پیارے رسول کی خدمت میں لگا رہا۔ اس کی نمازِ عصر قضا ہوگئی ہے اے اللہ اب دوبارہ سورج کو نکال دے تاکہ علی رضہ نماز عصر ادا کرے اللہ تعالےٰ نے اپنے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کی دُعا سے سُورج کو دوبارہ نکالا اور پہاڑوں پر سورج کی روشنی نظر آنے لگی اور علی مرتضےٰ رضہ نے نمازِ عصر ادا فرمائی۔ کیا شان ہے محبوبِ خُدا کی جنکی دُعاؤں سے سُورج بھی پلٹ آتا ہے۔ حدیث بخاری۔

چودھویں صدی کا دین فروش ایک طبقہ ایسا بھی آج پیدا ہوگیا ہے جو کہتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا علم ہمارے جیسا تھا۔ ہم ان ظالم لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ ہمارا علم تو اتنا بھی نہیں ہے کہ نماز کی رکعت اور سجدوں کی تعداد کا بھی علم نہیں رہتا کہ کتنی پڑھی ہیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ باتیں بیان فرمائی ہیں جو چودہ سو سال بعد ایک ایک لفظ سچا ہو کر ہمارے سامنے آرہا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وضاحت فرمائی ہے کہ میرے دین میں ٧٣ فرقے ہوں گے ٧٢ جہنّم میں جائیں گے صرف وہ جماعت حق پر ہوگی جو میرا اتباع اور میرے تمام صحابہ رضہ کا اتباع کریگی کیوں کہ میرے تمام صحابی آسمانی ستاروں کی مانند برحق ہیں جس نے میرے صحابہ کا اتباع کیا اُس نے میرا اتباع کیا اور وہ پھر جنّت کا وارث ہوگا۔

حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

۲۱ میری پیاری اماں حضرت عائشہ صدیقہ رض فرماتی ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ پر جنگِ اُحد سے زیادہ بھی کوئی سخت مشکل آئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں جب میں بستی طائف میں تبلیغِ دین کے لیے گیا۔ وہاں کے لوگوں نے بہت تکلیف دی۔ میں بہت غمگین تھا کہ میرے سر پر بادل سایہ کئے ہوئے تھا جب نظر اٹھائی تو جبرئیل علیہ السلام سامنے تھے۔ اور انھوں نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اگر آپ حکم دیں تو پہاڑوں کا فرشتہ میرے ساتھ ہے اِن کو حکم فرمایا جائے کہ دونوں پہاڑوں کو آپس میں ملا کر بستی طائف کو نیست و نابود کر دیا جائے۔ میں نے جبرئیل سے کہا ایسا مت کرو کیوں کہ یہ نہیں تو اِن کی اولاد میرے دین کو قبول کرے گی۔ حدیث بخاری

نوٹ: رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا معجزہ عرصہ دس سال سے بھی پہلے ظاہر ہوا کہ وہی طائف کے سردار مدینہ منورہ حاضر ہو کر لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ پڑھتے ہیں۔

۲۲ حضرت ابو سعید خدری رض روایت کرتے ہیں کہ ایک بھیڑیئے نے کسی بکری پر حملہ کر دیا بکری کے مالک نے اُس کا پیچھا کیا اور اپنی بکری کو چھڑا لیا۔ بھیڑیا بیٹھ گیا اور بولا کہ اے چرواہے اللہ تعالےٰ نے میری یہ روزی مجھے دی تھی تم مجھ سے چھین رہے ہو چرواہا حیران تھا کہ بھیڑیا بھی انسانوں کی طرح باتیں کرتا ہے بھیڑیئے نے کہا کہ میں تم کو ایک عجیب بات سناتا ہوں کہ مدینہ منورہ میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم وہ خبریں بیان کر رہے ہیں جو گزر چکی ہیں۔ بکری والا سیدھا مدینہ آیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے تمام کہانی بیان کی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

تے پہلے نماز پڑھنے کا حکم دیا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس چرواہے سے کہا کہ تمام واقعہ بیان کرو انہوں نے بیان کیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم قیامت اُس وقت قائم نہ ہوگی جب تک بھیڑئیے جانور انسانوں سے باتیں نہ کرنے لگیں گے، وہ بکریوں والا یہودی تھا جو مسلمان ہوگیا تھا۔

مسند احمد

۲۳ حضرت ابوہریرہ رضؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں معراج النبی کے سفر سے واپس آیا تو اہل مکہ نے مجھ سے سوال کیئے خدا نے مجھ پر ہر چیز عیاں کر دی کہ حکم خداوندی سے جبرئیل نے بیت المقدس کو میرے سامنے کر دیا اور میں دیکھ کر سوالات کے جواب دیتا رہا۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

۲۴ حضرت انس بن مالک حضرت ابن مسعود روایت کرتے ہیں کہ کفار مکہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے چاند کے متعلق معجزہ چاہا تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی کا اشارہ کیا تو چاند کے دو ٹکڑے ہوگئے۔ ایک حصہ کوہِ حرا کے ایک طرف دوسرا دوسری طرف ہوگیا۔ غارِ حرا والا پہاڑ درمیان میں آگیا تھا

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

۲۵ میری پیاری اماں جان اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضؓ سے روایت ہے کہ محبوبِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک بار جمعہ مُبارک کے دن خطبہ دے رہے تھے آپؐ نے صحابہ کرام کو فرمایا کہ تم سب بیٹھ جاؤ لیکن حضرت عبداللہ بن رواحہ رضؓ اپنے محلہ بنی غنم میں تھے انہوں نے خاتم النبی صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز اپنے گھر

میں سُنی تو وہاں بھی بیٹھ گئے۔ بیہقی۔

۲۶ حضرت عبدالرحمٰن بن معاذ تیمی رض روایت کرتے ہیں کہ میرے محبوب آقا صلے اللہ علیہ وسلم مقام منیٰ میں خطبہ دے رہے تھے ہمارے کان اللہ تعالےٰ نے کھول دیئے ہم اپنے گھروں میں ہوتے تو ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کی آواز سُن لیتے تھے۔ ابن سعد رض

۲۷ حضرت عائشہ صدیقہ رض سے روایت ہے نجاشی بادشاہ کی موت پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے غائبانہ نماز جنازہ پڑھی اور چار مرتبہ تکبیریں پڑھیں اور ہم نے سُنا کہ نجاشی کی قبر پر ہمیشہ ایک نورانی روشنی نظر آیا کرتی تھی۔

کتابُ الجہاد

نوٹ: نجاشی بادشاہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہیں کی لیکن مسلمانوں پر بہت بڑے بڑے احسانات کیئے۔ ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلّم کا ایک نکاح بھی نجاشی نے پڑھایا۔ حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نکہ میں تھے۔ قربان جائیے میرے آقا صلے اللہ علیہ وسلّم کی شفقت کہ دلی دعاؤں سے نہ جانے کتنے لوگوں پر نور کی بارش نازل کرتے ہیں کاش یہ سیاہ کار تو نجاشی کا ہی غلام ہوتا کیوں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نجاشی سے محبت کرتے تھے کاش ہم رسولِ خدا کے غلاموں کے غلام ہی ہو جاتے۔

۲۸ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا آئندہ زمانے میں فتنے پیدا ہوں گے

لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نکاح کی بابت مزید معلومات میری کتاب سیرت محبوب خدا میں ہے۔

مجھ پر میرے صحابہ رضہ پر تنقید ہو گی میری ختم نبوت سے انکار کرنے والے تیس دجال میری اُمت میں پیدا ہوں گے ایسے حالات میں قرآن مجید میری حدیث کو مضبوطی سے پکڑنے والا سیدھی راہ پر ہو گا۔

۲۹ ایک انصاری صحابیہ رضہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ میں آپ کے لیے ایک خوبصورت لکڑی کا منبر تیار کراتی ہوں جس پر بیٹھ کر آپ خطبہ دیا کریں۔ محبوب خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی جمعہ کے دن اسی منبر پر بیٹھ کر رسولِ خُدا نے خطبہ شروع کیا تو وہ کھجور کا درخت چیخ چیخ کر رونے لگا جس پر آپ بیٹھ کر پہلے خطبہ دیا کرتے تھے اس درخت کی حالت دیکھ کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُس کے پاس گئے اُسے گلے لگایا اور جنت میں ساتھ لے جانے کا وعدہ فرمایا تب وہ درخت رونے سے بند ہوا۔ حدیث بخاری، مسلم

۳۰ حضرت اُمّ سلمہ رضہ کے گھر گوشت کا ٹکڑا کسی نے بھیجا۔ انھوں نے اٹھا کر اپنے شوہر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلّم کے لیے رکھ دیا اتنی دیر میں کوئی فقیر آیا اُس نے آواز دی گھر والو کوئی صدقہ دو اللہ تعالےٰ برکت عطا فرمائے گا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے گھر والوں نے بھی کہہ دیا کہ اللہ تعالےٰ تم کو بھی برکت دے کیوں کہ یہ گوشت کا ٹکڑا کسی نے بطور تحفہ ہدیہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے لئے بھیجا تھا یہ سُن کر فقیر چلا گیا۔ اس کے بعد محبوبِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے اور اپنی محبوب بیوی سے پوچھا کہ گھر میں کچھ کھانے کو کوئی چیز ہے۔ بیوی نے عرض کیا یا رسول اللہ گوشت کا ٹکڑا کسی نے تحفہ بھیجا ہے آپ کے لئے خادمہ کو حکم دیا کہ وہ گوشت کا ٹکڑا لاؤ جب دیکھا تو وہ گوشت پتھر کا ٹکڑا بن چکا تھا۔

۳۱ میرے محبوب آقا صلے اللہ علیہ وسلم کو دست کا گوشت مرغوب تھا اس لئے حضرت ابُو عبیدہ رضؓ نے محبوبِ خُدا کے لئے دست کا گوشت پکایا جب محبوب خدا تشریف لائے تو ہانڈی سے نکال کر دست پیش کی پھر آپ نے دوسرا دست طلب فرمایا پھر آپؐ نے تیسرا دست طلب کیا تو حضرت ابو عبیدہ رضؓ نے عرض کی یا رسول اللہ بکری کے دو دست ہوتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبیدہ رضؓ تم خاموشی سے اگر دست دیتے رہتے تو جب تک میں مانگتا رہتا خدا تم کو اس ہانڈی سے دست دیتا رہتا۔

۳۲ دو عالم کا شہنشاہ انتقال کر گیا لاکھوں درہم خیرات کرنے والے رحمۃ اللعالمین کے گھر کا چراغ تیل کے لئے ترس رہا تھا۔ پڑوسی عورت سے تیل اُدھار لے کر عائشہ صدیقہ رضؓ نے ڈالا۔

سرکار دو عالم کے گھر کا کونہ کونہ چھان مارا کوئی درہم نہ ملا گھر والوں کے لیے کوئی جائداد نہ چھوڑی کسی بنک میں مال جمع نہ کرایا کہ میرے بعد گھر والے آرام کریں گے پتہ چلا کہ اللہ کے محبوب کی زرہ بھی یہودی کے پاس رہن رکھی ہوئی ہے محبوبُ خدا کی پیاری بیوی عائشہ صدیقہ رضؓ کے گھر میں تھوڑے سے جَو ملے صدیقہ رضؓ اُن میں سے کھاتی رہتیں ختم نہ ہوتے تھے مدت کے بعد عائشہ صدیقہ رضؓ نے اُن کو تول لیا بس اسی دن سے برکت ختم ہو گئی اور جَو بھی ختم ہو گئے۔

حدیث بخاری

۳۳ حضرت جابر رضؓ کے والد غزوہ اُحد میں شہید ہو گئے اور قرض چھوڑ گئے۔ کھجور کا موسم آیا تو حضرت جابر رضؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے

کہ آپ کی برکت سے میرے باپ کا قرض ادا ہو جائے گا۔ رسولِ خدا نے کھجوروں کے ڈھیر کے اِرد گرد تین مرتبہ چکر لگائے آپکی برکت سے قرض بھی پورا ہو گیا اور کھجوریں بھی بچ گئیں حضرت جابر رضہ رسولِ خدا کی خدمت میں مسجد نبوی میں تشریف لائے۔ تمام حالات بیان کئے۔ رسولِ خُدا نے فرمایا جاؤ حضرت عمر رضہ کو بھی یہ حالات بتلاؤ۔ جب حضرت فاروق رضہ کو علم ہوا تو عرض کی مجھے پہلے ہی معلوم تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج باغ میں چکر لگا رہے ہیں ضرور ہی حضرت جابر رضہ کی کھجوروں میں برکت ہو گی۔

۳۴ حضرت اُمّ مالک نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گھی بھیجا۔ ایک کُپّی تھی جب کپّی واپس آئی اُس میں گھی موجود تھا عرصہ تک بی بی اُمّ مالک اُس کپّی سے گھی نکالتی رہیں وہ ختم نہ ہوتا تھا ایک دن اُس کپی کو نچوڑ لیا تو تمام برکت ختم ہو گئی پھر وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں کہ یارسول اللہ میں نے ایسا کر دیا ہے محبوب خدا نے فرمایا اگر تم اس کپّی کو نہ نچوڑتی تو برکت رہتی۔ مُسلم حدیث

۳۵ حضرت انس رضہ کی والدہ نے حریرہ پکا کر پتھر کے برتن میں ڈال کر رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انس یہ یہاں رکھ کر تم صحاب صفہ اور فلاں فلاں آدمیوں کو بلا لاؤ حضرت انس رضہ سب کو بلا لائے جن کا حکم رسولِ خدا نے دیا تھا کل تعداد مہمانوں کی تین سو تک ہو گئی تھی دس دس آدمیوں کو بُلا کر کھلاتے پھر دوسرے دس آدمیوں کو بلاتے تین سو آدمیوں کے کھانے کے بعد بھی پیالہ بھرا ہوا تھا۔ حدیث مسلم

۳۶۔ حضرت سمرۃ بن جندب رضہ روایت کرتے ہیں کہ ہم محبوبِ خدا صلے اللہ علیہ

وسلم کی خدمت میں تھے صبح شام ایک ہی پیالہ میں سے کھاتے۔ دس آدمی کھاتے پھر دس آدمی کو بلاتے کھانا ختم نہ ہوتا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ برکت اللہ تعالےٰ نے دی ہے۔

۳۷ حضرت جابر رضؓ روایت کرتے ہیں کہ غزوۂ خندق کے لئے ہم خندق کھود رہے تھے۔ محبوبِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم بھی ہمارے ساتھ تھے میں آپ کو بھوکا دیکھا تو فوراً اپنی بی بی کے پاس آیا کہ تمہارے پاس اگر کوئی چیز کھانے کی ہو تو فوراً دو کیوں کہ محبوبِ خدا پر بھوک کی شدّت ہے اُن کی بیوی نے جَو کا تھیلا نکالا اور اس کو پیسا اور بکری ذبح کی اور کھانا تیار ہوگیا تو حضرت جابر رضؓ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ ہمارے گھر پر آپ کی دعوت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام صحابہ رضؓ کے سامنے اعلان فرمایا کہ تم سب کی دعوت ہے اور حضرت جابر رضؓ سے فرمایا کہ ہانڈی کو چولھے سے نہ اتارنا اور نہ آٹے کی روٹی پکانا یہ حکم نبوی سُن کر جابر رضؓ گھر آئے بیوی کے سامنے تمام حالات بیان کئے۔ بیوی نے کہا جب رسولِ خدا نے فرمایا ہے تو گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے۔ رسول اللہ گھر پر تشریف لائے آٹے اور ہانڈی میں اپنا لعاب دہن ڈال کر برکت کی دُعا فرمائی۔ ایک عورت کو مزید بلا کر روٹی پکانے کے لیے حکم دیا ایک ہزار صحابہ رضؓ نے کھانا کھایا اور ہانڈی اسی طرح گوشت سے بھری ہوئی تھی۔ (الشیخان)

۳۸ میرے محبوب حضرت ابو ہریرہ رضؓ روایت کرتے ہیں کہ جب میں بھوک کی شدّت سے پاگل ہو جاتا تو لوگ مجھے مجنون اور یہ کہتے کہ اِن کو بیماری کا دورہ پڑتا ہے حالانکہ مجھے صرف بھوک کی شدّت سے دورہ پڑتا تھا میں اپنے پیٹ

پر پتھر باندھ لیتا تھا کبھی میں اُس جگہ جا کر بیٹھ جاتا جہاں سے حضرت ابو بکر صدیق رض عمر فاروق رض گزرتے تھے وہ دونوں مجھے وہاں دیکھ کر سمجھ جاتے کہ میں بھوکا ہوں کیوں کہ اکثر صحابی کاروباری تھے۔ لیکن میں صرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پڑا رہتا تھا۔ جو آپ فرماتے یاد کر لیتا۔ پھر یاد کر کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا دیتا۔ جو کچھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھے کھانے کو دیتے کھا لیتا۔ ایک مرتبہ میں وہاں جا کر بیٹھ گیا۔ جہاں سے ابو بکر صدیق رض گزرنے والے تھے۔ ابوبکر صدیق گزرنے لگے تو میں نے ایک آیت کا مطلب اس لیے پوچھا کہ ابوبکر صدیق رض مجھے کھانا کھلا دیں لیکن وہ خاموشی سے گزر گئے۔ پھر خاتم النبی صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے مجھے دیکھ کر مسکرائے اور میرے حالات کو سمجھ گئے میری بھوک کو جان گئے۔ میرے آقا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے ساتھ آجاؤ یہاں تک کہ میں آستانہ نبوی پر آگیا۔ رسولِ خدا نے گھر والوں سے پوچھا کہ گھر میں کھانے کی کوئی چیز ہے۔ گھر والوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کسی نے آپ کے لیے دودھ کا پیالہ ہدیہ بھیجا ہے۔ میرے آقا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوہریرہ رض جاؤ اہلِ صُفہ کو بھی بلا لاؤ کیونکہ وہ میرے مہمان ہیں۔ ابُوہریرہ رض فرماتے ہیں کہ میرے دِل پر ذرا شاق گذرا کہ دودھ کا پیالہ ایک ہے اور بہتر آدمیوں کو حضور اکرم بلا رہے ہیں اگر آپ یہ دودھ کا پیالہ مجھے پلا دیتے تو میری بھوک مر جاتی اور پھر جب حضورِ اکرم کے مہمان آتے تو کھانا بھی مجھ سے ہی کھلانے کا حکم دیتے پھر اُمید کم رہ جاتی کہ میرے لیے بچ بھی جائے گا یا نہیں۔ لیکن اللہ کے محبوب کا حکم تھا فوراً جا کر اصحاب صُفہ کو بلا لایا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ

پڑھ کر پیالہ مجھے دیا کہ سب کو پلاؤ ۲، آدمیوں نے دودھ پیا۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے پلایا کہ اور پیو اور پیو۔ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ اب پیٹ بھر گیا ہے۔ پھر اللہ کے محبوب نے خود پیالہ پیا۔ روایت حضرت ابوھریرہ رض

میرے آقا صلے اللہ علیہ وسلم کی کیا شان ہے، کبھی قطرہ کو سمندر بنا دیا کبھی اپنی ختم نبوت کی چادر میں اُمت کو لپیٹ لیا۔

۳۹ حضرت عبدُالرحمٰن بن ابوبکر صدیق روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم ایکسو تیس صحابی رض خاتم النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ محبوبِ خدا نے فرمایا کہ کسی کے پاس کوئی کھانے کی چیز ہے۔ معلوم ہوا کہ ایک صحابی رض کے پاس ساڑھے تین سیر جَو کا آٹا ہے اُس نے اِس کو گوندھا اور ایک بکریاں چرانے والا آیا اُس سے بکری خرید کر اسے حلال کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کی کلیجی گردہ وغیرہ پکانے کا حکم دیا جب تیار ہو گیا تو اس کو ۱۳۰ آدمیوں نے کھایا اور پھر بھی بچ گیا جو ساتھ اٹھا کر اونٹ پر لادا گیا (بخاری)

۴۰ حضرت انس بن مالک رض روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رض نے اُمّ سلیم کو فرمایا کہ آج میں نے رحمۃُ اللعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز سنی تو کمزور تھی مجھے احساس ہوا کہ بھوک کی شدت تھی۔ اگر تمہارے پاس کھانے کو کچھ ہے انہوں نے کہا جَو کی چند روٹیاں ہیں اُمّ سلیم رض نے اپنی اوڑھنی نکال کر ایک حصہ میں روٹیاں لپیٹ دیں دوسرا حصہ مجھے اوڑھا دیا۔ پھر مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا۔ آپ اُس وقت مسجدِ نبوی میں صحابہ رض کی مجلس میں علم حکمت کے انمول نورانی موتی بکھیر رہے تھے رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھ کر فرمایا کہ تم کو ابوطلحہ رض نے بھیجا ہے میں نے عرض کی ہاں، رسولِ خدا نے

صحابہ کی مجلس کو حکم دیا کہ چلو ساتھ۔ میں بھی رسولِ خدا کے ساتھ چل پڑا۔ میں نے جاکر حضرت ابوطلحہ رضؓ سے کہا کہ رسولِ خدا تو پوری مجلس کے ساتھ تشریف لارہے ہیں۔ ابوطلحہ رضؓ نے اُمّ سلیم رضؓ سے فرمایا کہ محبوبِ خدا مع صحابہ رضؓ کی جماعت کے ساتھ تشریف لارہے ہیں اُمّ سلیم رضؓ نے عرض کی کہ اللہ کے رسول ہماری حالت کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔ میرا محبوب آقا صلے اللہ علیہ وسلم آگے بڑھا، ابوطلحہ رضؓ سے ملے اور اُمّ سلیم رضؓ سے فرمایا کہ لاؤ تمہارے پاس کھانے کا کونسا کھانا ہے، اُمّ سلیم رضؓ کے گھر چند روٹیاں تھیں وہ میرے محبوب آقاؐ کے سامنے لاکر رکھ دیں۔ میرے آقا رحمتِ دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے روٹیوں کو توڑا اُمّ سلیم گھی کی شیشی لے آئیں۔ روٹی کے ٹکڑوں پر گھی لگاکر سید لولاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس دس صحابہ رضؓ کو بلاکر کھلاؤ اسّی صحابہ رضؓ نے کھانا کھایا پھر میرے آقا میرے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت اُبوطلحہ رضؓ، حضرت انس رضؓ، حضرت اُمّ سلیم رضؓ نے کھانا کھایا پھر بھی کھانا بچ گیا، جو پڑوسیوں کو بھیجا۔ کیا شان ہے میرے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کے پیارے صحابہ رضؓ کی جن پر خُدا کی رحمت کے بادل چھائے ہوئے ہیں۔ افسوس آج چودھویں صدی کا کیسا بُرا زمانہ آیا کہ محبوب خُدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پیاری جماعت پر تنقید ہونے لگی غور سے دیکھئے اگر صحابہ کرام رضؓ سے کوئی غلطی ہوگئی ہو تو اللہ تعالےٰ نے مقامِ حدیبیہ میں اعلان فرمایا کہ میں نے تمہارے تمام گناہ معاف کر دیئے اور آئندہ جو گناہ کرو گے وہ بھی آج ہی معاف کر دیتا ہوں یہ ہے شانِ صحابہ رضؓ۔

۱۴۔ حضرت سلمہ رضؓ کہتے ہیں جنگِ خیبر میں رسولِ اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیساتھ

صحابہ رضؓ کی جماعت تھی کھانا کم ہوگیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھ کھانا تمہارے پاس ہے جمع کرو۔ کچھ کھجوریں تھیں ہم نے جمع کیں۔ اس کے بعد محبوبِ خُدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چمڑے کا دستر خوان بچھایا اُس پر وہ کھجوریں ڈال دیں تو اتنا بڑا ڈھیر ہوگیا جتنا بکری کے بیٹھنے کی جگہ ہوتی ہے۔ چودہ سَو "۱۴" صحابہ رضؓ نے کھائی اور پھر بھی ڈھیر اسی طرح تھا۔ حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

۴۲۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ روایت کرتے ہیں کہ ایکمرتبہ میں کچھ کھجوریں لیکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم برکت کی دُعا فرما دیجئے گا۔ میرے محبوب آقا صلے اللہ علیہ وسلم نے خوب ملا ملا کر رکھ لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا فرمائی اور حکم دیا کہ اپنے توشہ دان میں رکھ لیں اور اپنا ہاتھ ڈال ڈال کر نکالتے رہنا لیکن پھیلانا مت۔ حضرت ابوہریرہ اس تھیلی سے کھجوریں نکال نکال کر خیرات بھی کرتے خود بھی کھاتے دوستوں کو تقسیم بھی کرتے اپنے ساتھ رکھتے۔ کئی سال تک وہ تھیلی میرے ساتھ رہی۔ جب حضرت عثمان غنی رضؓ شہید ہوئے تو وہ تھیلی میرے پاس سے کہیں ٹوٹ کر جا پڑی۔

حدیثِ ترمذی

۴۳۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ حضرت ابوسعید رضؓ حضرت سلمہ بن اکوع روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے کھانے کا سامان ختم ہوگیا اونٹوں کو ذبح کرکے کھانا شروع کردیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضؓ کو جمع کرکے فرمایا کہ جو کچھ آپ لوگوں کے پاس کھانا ہو، جمع کرو۔ تمام صحابہؓ کے پاس جو کچھ تھا جمع کرلیا۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ذخیرہ کرکے

برکت کی دعا فرمائی۔ پھر سب نے اپنا اپنا توشہ بھر لیا۔ خوب کھایا بھی پھر رحمۃ اللعالمین صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں اللہ کا آخری برحق رسول ہوں جو مسلمان اس کلمہ کی گواہی لے کر اللہ تعالےٰ سے ملیگا وہ جنّت میں جائے گا۔ ارشادات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم۔

حدیث بخاری، مسلم

۴۴ حضرت رکین ابن سعد مدنی روایت کرتے ہیں ایک مرتبہ ہم چار سو چالیس صحابہ رضؓ رسولِ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کھانے کی چیزیں مانگیں۔ میرے آقا صلے اللہ علیہ وسلّم نے حضرت عمر رضؓ سے فرمایا جاؤ ان کو کھجوریں دے دو۔ حضرت عمر رضؓ نے فرمایا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تھوڑی سی کھجوریں میں نے بچّوں کے لیے رکھی ہیں۔ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جاؤ دس دے دو، حضرت عمر فاروق رضؓ نے حجرے کا درواز کھولا دیکھا کھجوروں کا بڑا ڈھیر لگا ہوا ہے۔ جیسے دودھ پیتے جانور کا بچہ، ہم سب نے جتنا چاہی لیں مگر کم نہ ہوئیں۔ (احمد)

۴۷ حسن و جمال رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ روایت کرتی ہیں ایک دن میں نمازِ عصر کے بعد سوئی لے کر کپڑا سینے لگی، اسی حالت میں اندھیرا ہوتا گیا کہ میرے ہاتھ سے سوئی زمین پر گر پڑی میں نے بہت کوشش کی مگر نہ ملی چراغ جلا کر بھی دیکھا نہ ملی۔ تھوڑی دیر کے بعد میرے مقدس شوہر خاتم النبی صلے اللہ علیہ وسلّم تشریف لائے آپ کے چہرے پر اس

قدر نور تھا کہ آپ کے چہرے کے نور کی روشنی میں مجھے سوئی دکھائی دی۔
میں نے سوئی اٹھالی۔

مصر کی عورتوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن وجمال دیکھ کر اپنی انگلیاں کاٹ ڈالیں خدا کی قسم اگر مصر کی عورتیں میرے یوسفؑ کو دیکھ لیتیں تو اپنی گردنیں کاٹ ڈالتیں۔ میرے شوہر کا حسن جمال اِس قدر تھا کہ ہم دیکھ دیکھ کر نہیں تھکتی تھیں۔

۴۹ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم چودیں کے چاند کو دیکھتے پھر اپنے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کو دیکھتے تو رسول اللہ علیہ وسلم کا چہرہ چودہویں کے چاند سے زیادہ پیارا اور خوبصورت ہوتا ہم کئی کئی گھنٹے رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے نورانی چہرے کو دیکھتے رہتے دِل نہ بھرتا پھر جس گلی کوچے، بازار سے محبوبِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نکل جاتے کئی کئی گھنٹے خوشبو عطر عنبر سے زیادہ آتی رہتی جس وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ رضؓ کی مجلس میں بیٹھتے تو آپ کا قد سب سے زیادہ اُونچا ہوتا تھا جب آپ بات چیت فرماتے چہرۂ انور سے موتیوں کی طرح پیارے الفاظ نکلتے کئی کئی گھنٹے صحابہ کرام رضؓ اپنے آقا صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب رہتے۔ جب محبوب خُدا صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لے جاتے اکثر صحابہ کرام مکان پر کھڑے ہو کر تمام رات پہرہ دیتے تاکہ صبح پھر جمال نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو، صحابہ کرام رضؓ کی خوش نصیبی پر خُدا کے فرشتے رشک کرتے۔ کیا شان ہے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی

۷۷ نوٹ ضروری: جو صاحب میرے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کا پیارا نام لکھے وہ پوری طرح صلے اللہ علیہ وسلم لکھا کرے، کاغذ کے صفحات پڑھتے ہیں تو بڑھنے دیجئے۔ ایک صاحب نے صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے کی بجائے صرف صلعم لکھ دیا تھا کثرت سے صلعم لکھتے تھے اللہ تعالےٰ نے اُس لکھنے والے کا ہاتھ ضائع کر دیا پھر وہ زندگی بھر صلعم نہ لکھ سکا۔ لہٰذا ہر لکھنے والا نوٹ کرے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا پورا نام لکھا کریں۔

۷۸ ایک مرتبہ میرے محبوب آقا صلے اللہ علیہ وسلّم سفر میں تھے پانی ختم ہوگیا آپ نے حکم دیا کسی کے پاس تھوڑا بہت پانی ہو جمع کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے پانی کے برتنوں میں سے چند قطرے جمع کر کے ایک برتن میں ڈالا گیا میرے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا مقدس ہاتھ برتن میں ڈالا، آپکی انگلیوں سے پانی کا چشمہ جاری ہوگیا۔ چودہ سو صحابہ کرام رضؓ نے پانی پیا۔ اور برتن بھر لیے اور میرے آقا صلے اللہ علیہ وسلّم جب کھانا کھاتے تو کھانا بھی تسبیح کرتا۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم۔

۷۹ ایک مرتبہ رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلّم مع صحابہ کرام رضؓ کے ساتھ ساری رات سفر کرتے رہے صُبح کے قریب ٹھہرے تو تمام قافلہ سو گیا یہاں تک کہ سورج نکل آیا سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیق رضؓ جاگے لیکن ابو بکر صدیقؓ نے رسولِ اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ جگایا یہاں تک کہ خود آپؐ نہ جاگے اُس کے بعد حضرت عمر فاروق رضؓ بیدار ہوئے اور اذان دی اذان سُن کر میرے محبوب آقا صلے اللہ علیہ وسلّم بھی جاگ اُٹھے اور فرمایا یہاں سے چل پڑو یہاں تک کے

دُھوپ کی سفیدی نکل آئی پھر محبوبِ خُدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ایک شخص الگ بیٹھا رہا۔ نماز نہ پڑھی۔ صحابہ رضؓ نے اُن سے پوچھا کہ تم نے نماز کیوں نہ پڑھی اُس نے جواب دیا کہ مجھے غسل کرنے کی حاجت تھی رسولُ اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس کو فرمایا کہ تم مٹی سے تیمّم کر لیتے تو نماز ہو جاتی اس آدمی نے مٹی سے تیمم کیا نماز ادا کی۔ تمام لشکر کو پیاس لگی پانی پاس نہ تھا دیکھا ایک عورت پانی کے برتن اونٹ پر لاد کر لے جا رہی ہے اس سے پوچھا پانی کتنی دُور ہے۔ عورت نے کہا کہ ایک دن کے سفر کرنے کے فاصلہ پر پانی ہے اس عورت کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا اُس عورت نے عرض کی کہ میں بیوہ ہوں میرے بچے یتیم ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پانی کے مشکیزہ میں انگلی ڈال کر اپنا دہنِ مبارک ڈال دیا تمام صحابہ رضؓ نے سیر ہو کر پانی پیا اور اپنے برتنوں کو بھر لیا غسل کرنے والے نے غسل کر لیا۔ تمام اونٹوں کو پانی پلایا۔ عورت کا پانی کم نہ ہوا اور پھر محبوبِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضؓ سے فرمایا جس کے پاس کھانے کا کوئی سامان ہو لاؤ۔ صحابہ رضؓ روٹی اور کھجوریں جمع کر کے محبوب خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے تھیلی میں ڈال کر عورت کو عطا فرمائی۔ یہ عورت محبوبِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات دیکھ کر گھر آئی گھر والوں کو بتایا تمام خاندان فوراً مسلمان ہو گیا۔ یہ واقعہ تبوک کے سفر کا ہے۔

تاثراتِ سفرِ تبوک پر

راقم الحروف راؤ شمشیر علی خاں نے یہ تبوک کا سفر چھ مرتبہ گاڑی پر کیا ہے۔

سو سو میل تک کوئی سایہ دار درخت نہیں پانی بھی سو میل کے بعد ہی نظر آتا ہے لیکن ان سیاہ رنگ کے پہاڑوں میں ریگستان کے بڑے بڑے ٹیلوں میں تاریخ اسلام بکھری پڑی ہے قدم قدم پر محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد آنکھوں میں بھاتی ہے دل دھڑکتا ہے آنکھیں آنسو بہاتی ہیں مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے چار سو تیس میل پر بستی تبوک ہے ان سیاہ رنگ کے پہاڑوں میں کسی سیاح کے لئے کوئی تفریح کا سامان نہیں لیکن مسلمانوں سے پوچھیئے کہ ہم لندن، جرمنی، سوئٹزرلینڈ کی خوبصورت باغات کی بجائے تبوک سے مدینہ منورہ جانے والے ریگستان کے ٹیلوں سے محبت کرتے ہیں خدا کی قسم چھ مرتبہ سفر کر چکا لیکن دل نہیں بھرا کاش میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے نشان دیکھ سکتا میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ سے آج یہ پہاڑ یہ ریگستان سعودی حکومت کے لئے سونا اگل رہے ہیں تبوک سے خیبر سے مدینہ منورہ جاتے ہوتے یوں محسوس ہوتا ہے کہ میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم ابھی ابھی اسی طرف سے گزرے ہیں آپ کے ساتھ آسمانی ستاروں کی جماعت بھی تھی جب چودھویں رات کو روشنی چاند کی دیکھتا ہوں پھر خیال آتا ہے کہ یہ چاند کتنا پیارا ہے کہ اس چاند کو میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دیکھا ہے اور یہ چاند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اشاروں سے دو ٹکڑے بھی ہو چکا ہے میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام چاند ستارے بھی کرتے ہیں تاثرات مصنف ایس اے راؤ حضرت زیاد بن حارث رضی

نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ یارسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا کنواں ہے جب سردی کا موسم آتا ہے تو پانی بہت
ہوتا ہے جب گرمی کا موسم آتے تو پانی کم ہوجاتا ہے آپ ہمارے کنوئیں
کے لئے دعا فرمائیں کہ گرمی میں بھی پانی پورا ہو جایا کرے رحمۃ للعالمین
صلی اللہ علیہ وسلم نے سات کنکریاں منگائیں اوران کو اپنے ہاتھ میں
ملایا اور دعا فرمائی اور کہا کہ جاؤ کنوئیں میں ڈال دو پھر ایسی برکت ہوئی
کہ ہم کنوئیں کی تہ تک نہ پہنچ سکتے تھے امام احمد

۵۲

شانِ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

امام رازیؒ نے تفسیر کبیر صفحہ ۴۷۵ پر لکھا ہے کہ جب حضرت ابو بکر صدیقؓ کا انتقال ہوا اور جب تجہیز و تکفین سے فارغ ہوئے تو صحابہ کرامؓ نے چارپائی اٹھائی اور روضہ اطہر صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر رکھ دی اور صحابۂ کرامؓ نے آواز دی کہ اے اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپؐ کے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہٗ آپؐ کے دروازے پر ہیں۔ فوراً روضہ اقدسؐ کا دروازہ کھل گیا۔ اور قبر اطہر صلی اللہ علیہ وسلم سے آواز آئی کہ حبیبؓ کو حبیبؐ کے پاس لاؤ۔ اس بات پر ہزاروں صحابۂ کرام گواہ تھے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی اور حکم کے مطابق گنبد خضرا صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں پہلو میں دفن ہوئے ہیں کیونکہ حضرت ابو بکر صدیقؓ رضی اللہ عنہٗ رسول اللہ علیہ وسلم کو پوری اُمّت سے زیادہ محبوب تھے

۵۳ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک سیاہ رنگ کی عورت جھاڑو دیا کرتی تھی۔ جب اس کا انتقال ہوگیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس کی قبر کے پاس سے گذرے صحابہ سے پوچھا یہ کِس کی قبر ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ اُمِ مجحن کی قبر ہے جو مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صف باندھی، نماز جنازہ پڑھی پھر اس عورت سے پوچھا تمہارا کونسا عمل

اچھا تھا اس عورت نے جواب دیا کہ میں جو مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔ یہ میرا عمل اللہ تعالیٰ نے قبول کیا ہے۔ اس عورت کی پوری آواز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سُنی۔

(الترغیب جلد اوّل صفحہ ۱۹۷)

اس حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہوتا ہے کہ مردہ لوگ زندہ لوگوں کی باتیں سنتے ہیں۔ اور مسجدوں کی صفائی کرنے والا عمل اللہ تعالےٰ کو بہت پسند ہے۔ افسوس کہ آج مسلمانوں نے مسجدوں میں جانا چھوڑ دیا

۵۴ میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روزہ اطہر میں زندہ ہیں نماز پڑھتے ہیں لوگوں کی باتیں سنتے ہیں۔ جواب دیتے ہیں جن کا ثبوت قرآنِ مجید اور حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ معراج نبوی صلی اللہ کے سفر میں آپ نے پہلے پیغمبروں سے باتیں کیں۔ اس لئے کہ وہ پیغمبر زندہ تھے۔ میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم تو تمام پیغمبروں کے سردار امام اعلیٰ ہیں آپ کی حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر کچھ روشنی ڈالی جاتی ہے۔ کاش یہ اندھیر نگری والے میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بلندی کو پہچان سکتے۔

۵۵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس میرے امتی نے مجھے خواب کی حالت

میں دیکھا، قریب ہے کہ وہ مجھے بیداری کی حالت میں بھی دیکھ لے گا۔
(فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت عبداللہ بن سلام رضؓ سے روایت ہے کہ میں حضرت عثمان غنی کے پاس گیا۔ اس وقت آپ کو ظالموں نے گھیرا ہوا تھا حضرت عثمان غنی رضؓ نے مجھے خوش خبری سنائی کہ میں نے اپنے خسر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی کوچہ میں دیکھا ہے۔ میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عثمان رضؓ لوگوں نے تم کو قید کر دیا ہے۔ میں نے عرض کی کہ میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم آپ دیکھ لیں میرے ساتھ کیا سلوک ہو رہا ہے۔ مجھے پیاسا رکھا ہوا ہے۔ کھانے پینے کی ہر چیز بند کر دی ہے۔ پھر میرے خسر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف ڈول بڑھایا کہ پانی پی لو، میں نے حکم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سیر ہو کر پانی پیا۔ میرے دل کو ابھی تک ٹھنڈک ہے۔ اگر عثمان رضؓ تم چاہو تو تمہاری مدد کروں۔ اگر تم یہ چاہو کہ تم آج ہمارے ساتھ افطاری کرو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی میں آپؐ کے ساتھ افطاری کرنا چاہتا ہوں چنانچہ عثمان غنی رضؓ داماد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی دن شہید کر دیا گیا۔ یہ واقعہ حدیث کی کتابوں میں موجود ہے۔

اس کو ابن ابی اسامہ نے اپنی مسند میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عثمان غنی رضؓ نے اصل بیداری کی حالت میں دیکھا تھا

۵۷ - علامہ ابنِ تیمیہ نے اپنی کتاب صراطِ مستقیم میں لکھا ہے کہ حضرت عمر فاروق رض کی خلافت میں ایک آدمی نے رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمر فاروقؓ کو جا کر کہو کہ صلوٰۃ استسقا کے لئے لوگوں کو باہر نکالو

۵۸ - ایک شخص شیخ ابو العباس نے فرمایا کہ میں نے یہ ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملایا ہے اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اگر ایک لمحہ کے لئے بھی میری آنکھ سے اوجھل ہو جائے تو میں اپنے آپ کو مسلمان نہیں مانتا۔

۵۹ - حضرت عارف علی وفا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روبرو دیکھا۔ پھر آپؐ نے میرے ساتھ بات کی پھر فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کی نعمت بیان کرو

۶۰ - امام الہند شاہ ولی اللہ رح کی زبانی سُنیئے

جب میرے دل میں محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت جاگزین ہو گئی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے مراقبہ سے سر اٹھایا اپنے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ اور بیعت کا اشارہ فرمایا۔ یہ فقیر اٹھا، اپنے زانوں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زانوؤں سے ملائے اور اپنے ہاتھ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں کے درمیان رکھے اور بیعت کی بیعت لینے سے فارغ ہوئے تو محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھیں بند فرمالیں۔

۶۱ - میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیزیں میں دیکھتا ہوں تم نہیں دیکھتے جو میں سنتا ہوں، تم نہیں سنتے کیوں کہ میں ملائکہ کو دیکھتا ہوں، جنت، دوزخ اور عذاب کو دیکھتا ہوں۔ برزخ کے حالات اور قبروں میں جن لوگوں کو عذاب دیا جا رہا ہے میں ان کی آوازیں سنتا ہوں۔ اور میں زندگی میں پیغمبروں کو دیکھتا ہوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں نازل ہوں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دین کا علم حاصل کریں گے۔ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نسیم الریاض جلد دوئم صفحہ ۱۳۸

(نوٹ ضروری) آج چودھویں صدی میں ایک ظالم جماعت ایسی بھی ہے جو کہتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم عام لوگوں جیسا ہے وہ عقل کے اندھے یہ نہیں سوچتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو وہ کچھ دیکھتے ہیں جو دوسرے لوگ نہیں دیکھ سکتے۔

آج چودہ سو سال گزر گئے میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ سچا اور پکا ہو کر ہمارے سامنے آرہا ہے ہماری عقل کا تو یہ عالم ہے کہ نماز کی حالت میں رکعت کی تعداد کا علم نہیں ہوتا کئی مرتبہ تین کی جگہ چار پڑھ لیتے ہیں کبھی بھول کر سجدہ نہیں کرتے ہیں۔ خداوند عالم کے بعد پوری انسانیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم کا درجہ سب سے بڑا ہے۔

۶۲ - حضرت پیران پیر عبدالقادر جیلانی رح فرماتے ہیں کہ میں نے نماز ظہر سے پہلے اپنے نانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔

آپؐ نے مجھ سے فرمایا، بٹیا تم بات کیوں نہیں کرتے، میں نے عرض کی کہ ابا جان میں عجمی ہوں بغداد والوں کی زبان خالص عربی ہے پھر میرے نانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنا منہ کھولو۔ میں نے حکم نبوی پر منہ کھولا میرے نانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سات مرتبہ میرے منہ میں لعاب دہن ڈالا۔ اور فرمایا جاؤ لوگوں کو حکمت موعظ حسنہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے دین کی دعوت دو۔ پھر میں نے نماز ظہر پڑھی پھر بیٹھ گیا پھر میں نے حضرت علی مرتضیٰ رضؓ اپنے پڑ دادا کو دیکھا انھوں نے بھی مجھے وہی کچھ فرمایا جو میرے نانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ الحادی للفتادی ۲۳۲

۶۳۔ حضرت شیخ خلیفہ بن موسیٰ کے حالات میں لکھا ہے کہ وہ خواب اور بیداری میں کثرت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کیا کرتے تھے اور کہا جاتا تھا کہ آپ کے کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ہوا کرتے تھے۔ خواب میں یا بیداری کی حالت میں انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات میں سترہ مرتبہ دیکھا۔

۶۴۔ سید نورالدین جب روضہ اطہر صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری دیتے تو عرض کرتے السلام علیک ایھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے جواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز قبر مبارک سے یہ آتی کہ وعلیک السلام یا ولدی

۶۵۔ علامہ سیوطیؒ نے الحادی للفتاویٰ صفحہ ۲۴۴ پر لکھا ہے کہ شیخ عبدالواحد بن عبدالملک نے بیان کیا کہ میں جب روضہ اطہر صلی اللہ علیہ وسلم

پر حاضر ہوا وہاں حضرت ابوبکر یا ربکری آئے مواجہ شریف پر کھڑے ہو کر عرض کی السلام علیک الخ، میں نے روضہ مبارک صلی اللہ علیہ وسلم سے آواز سُنی کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا و علیک السلام الخ

۶۶۔ سید محمد شاذلی کثرت سے میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کیا کرتے تھے اور علم حدیث کی معلومات بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ ابن ابی جمرہ فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیداری میں زیارت کرتا ہوں۔ اور مجلس بھی کرتا ہوں۔

۶۷۔ علامہ سیوطی فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ستّر مرتبہ سے زیادہ بیداری کی حالت میں دیکھا۔ ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں جنتی ہوں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں تم جنّتی ہو بلا کسی عذاب کے۔ میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنی حدیثیں یہاں درج کرنے کا مقصد یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جسد روح کے ساتھ روضہ نبویؐ میں زندہ ہیں آپؐ دنیا کے کسی حصے میں جانا چاہیں جاتے ہیں۔ جیسے زندگی میں جا سکتے تھے۔ اسی طرح آج بھی روضہ اطہر سے جاتے ہیں۔ آپؐ فرشتوں کی طرح زندہ ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کسی اپنے بندے کو اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرا دیتا ہے۔

راقم الحروف نے قادیانی فتنہ دجّال کے خلاف بیس سال تک یورپ میں جہاد کیا۔ اِس مقصد میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی حکم مجھے ملے

اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر کرم میرے ساتھ نہ ہوتی تو چودھویں صدی کے مسیلمہ کذاب مرزا قادیانی امت سے مقابلہ مشکل ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ نے میرے حالات پر رحم کیا اپنے محبوبؐ کی ختم نبوت کا کام مجھ جیسے بے عمل سے لیا۔ کچھ ایسی باتیں بھی ہوئیں جن کا ذکر کرنا مناسب نہیں۔ کیونکہ میرے عمل۔ میرا علم اس مقام پر نہیں ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت تو دیکھئے کہ اپنی رحمت للعالمین کی صفت سے اپنی شفقت کی چادر میں اس ایک بے علم و عمل کو بھی لپیٹ لیا ورنہ کہاں درجات سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو کہاں یہ بے عمل و بے علم راؤ۔ برطانیہ سکاٹ لینڈ میں ایسے مسلمان تاجر بھی موجود ہیں جو خود اپنے ہاتھوں سے خنزیر کا گوشت فروخت کرتے ہیں شراب بھی فروخت کرتے ہیں۔ عورتوں کو نچا کر دولت جمع کرتے ہیں۔ ایسے بدکردار دولت جمع کرنے والوں کی عبرت کے لئے چند احادیث یہاں درج کر رہا ہوں۔ شاید کوئی خدا کا بندہ حرام تجارت سے توبہ کر کے حلال روزی کھانا شروع کر دے۔

۶۸۔ اللہ جل شانہ، نے اپنے پیغمبروں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اے گروہ انبیاء پاکیزہ رزق کھائیے اور نیک عمل کیجئے۔ اور اے اہلِ ایمان زمین کی پاکیزہ اور حلال چیزیں کھاؤ۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پڑھی گئی تو حضرت سعد بن ابی وقاص کھڑے ہو گئے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے حق میں دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے مستجاب الدعوات بنا دے۔ محبوب خدا صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا اے سعیدؓ رزق حلال کھاؤ مستجاب الدعوات بن جاؤ گے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے کہ جب انسان ایک لقمہ حرام کا پیٹ میں ڈالتا ہے تو چالیس دن تک اس کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا جس انسان کا گوشت حرام غذا سے بنا ہو اس کے لئے آگ جہنم بہتر ہے۔

(نوٹ ضروری) جو لوگ برطانیہ میں شراب پیتے ہیں اُن کی دُعا اللہ کیسے قبول کرتا ہے۔ جو لوگ حرام تجارت کر کے مال جمع کرتے ہیں ان کی دعاء کیونکر قبول ہو۔ یہی وجہ ہے کہ آج مسلمانوں کی زبان پر شکایت ہے کہ سکونِ قلب نہیں ملتا۔ دعاء قبول نہیں ہوتی، جب پیٹ میں شراب ہو گی دعاء کیسے قبول ہو گی۔ یورپ میں شراب اور زنا کاری کتوں سے بدتر ہے اِس بدکاری سے اکثر مسلمان بھی نہ بچ سکے۔ خداوند کریم اپنے رحم و کرم سے نیکی کی توفیق عطاء کرے۔

۶۹ - میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ جل شانہٗ حکم دیتا ہے کہ اے ایمان والوں حلال پاکیزہ رزق کھاؤ جو ہم نے تمہارے لئے حلال کیا۔ پھر۔ میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مسافر ہوتا ہے جو طویل سفر کرتا ہے سر کے بال پراگندہ گرد و غبار سے بھرے ہوئے ہیں وہ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالٰے سے دعاء کرتا ہے اس کی دعاء قبول نہیں ہوتی کیونکہ اس کا کھانا حرام، لباس حرام، غذا حرام ہوتا ہے۔ (رواہ مسلم)

۷۰۔ کائنات کے محسن میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے حرام مال پایا اور اس سے قمیض بنوائی جب تک اُس قمیض کو بدن سے جدا نہ کرے گا اس کی نماز قبول نہ ہوگی اعمال کا مدار نیت پر ہے۔

۷۱۔ میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالےٰ کے عرش کے دائیں جانب کچھ لوگ ممبروں پر بیٹھے ہوں گے۔ ممبر نور کے ہوں گے ان کے چہرے منوّر ہوں گے۔ نہ وہ انبیا ہوں گے نہ شہید نہ صدیق وہ اللہ سے باہم محبت کرنے والے اولیا اللہ ہوں گے جو شخص اللہ تعالےٰ کا ہو رہتا ہے اللہ تعالےٰ اُس کی تمام مشکلات کا ذمہ دار بن جاتا ہے۔ اور ایسی جگہ سے حلال رزق دیتا ہے اسے گمان بھی نہیں ہوتا

۷۲۔ جس شخص نے میرے ولی کے ساتھ دشمنی رکھی میری طرف سے اس کے خلاف اعلان جنگ ہے۔ اللہ تعالےٰ بہت غفور رحیم ہیں اپنے نیک ولیوں کی توہین برداشت نہیں کرتے یہاں تک فرمانِ خداوندی ہے کہ یہ بکھرے ہوئے بالوں والے جس چیز کی قسم کھالیں میں پورا کر دیتا ہوں اللہ تعالےٰ کے ہاں ان لوگوں کا یہ مقام ہے

معجزات رحمتہ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ایک لاجواب معجزہ ہے ہم رات دن اُسی نبی اُمّی پر کثرت سے درود وسلام پڑھتے ہیں آپ کی یاد میں تڑپتے ہیں باربار روضۂ اطہر پر جاکر روتے ہیں جس کو زیارت نصیب

ہو جاتی ہے وہ بھی بار بار جانے کی تمنا میں رہتا ہے۔ جس کو زیارت روضۂ اطہر نہیں ہوتی وہ زندگی بھر یادِ رسول میں تڑپتا رہتا ہے۔ کتنا حسین منظر ہے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر کا کہ پوری زندگی بھر بھی اگر دیکھتا رہوں تو دل نہیں بھرتا زندگی میں آٹھ مرتبہ زیارت کر چکا لیکن دل نہیں بھرا دل یوں چاہتا ہے کہ زندگی کا ایک ایک منٹ وہاں ہی گذرے کتنے اچھے تھے صحابہؓ جن کی پوری زندگی آقائے نامدار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گذری۔ اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہ کر وہ منزلیں طے کیں کہ ہم وہم وگمان بھی نہیں کر سکتے کیا شان ہے صحابہؓ کی

حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن جمال کو دیکھ کر مصر کی عورتوں نے اپنی انگلیاں کاٹ لیں۔ میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کو دیکھ کر ہزاروں صحابہؓ نے اپنی گردنیں کٹا ڈالیں غور سے میدان بدر میں ۱۴ صحابہؓ میدانِ احد میں ۷۰ صحابہؓ اور دوسری اسلامی جنگوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ دیکھ کر صحابہؓ نے اپنی جان شہادت پر لگائی یہ تو چودہ سو سال کی بات ہے۔ ہم آپ کو ابھی پچاس سال کی بات ہیں ہندوستان کے نتھو رام ہندو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی علم الدین غازی نے نتھو رام ہندو کو قتل کر دیا۔ مقدمہ عدالت میں گیا بڑے بڑے مسلمان وکیل پیش ہوئے کہ علم دین انکار کر دے کہ میں نے نتھو رام کو قتل نہیں کیا لیکن علم الدین شہید نے فرمایا کہ میں اتنی بڑی نیکی کو اپنی جان بچانے کے لئے ضائع نہیں کرتا اپنے ہاتھ سے پھانسی کا پھندہ اپنے گلے میں ڈالا۔ شہادت سے

پہلے تاریکی رات میں محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم خود جبیل کی کوٹھری میں تشریف لائے جنت کی بشارت دی۔ پہرہ دار ہندو تھے انھوں نے بھی میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر اس قدر نور دیکھا کہ وہ بھی مسلمان ہو گئے۔ یہ تو میرے آقاؐ کا حسین وجمیل چہرہ تھا ہم تو آج اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر کی زیارت کر کے اپنی گردنیں شہادت کو حاضر کر دینے کے لئے تیار رہیں۔ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ چاند سے زیادہ خوب صورت نورانی تھا۔ صحابۂ کرامؓ کبھی چاند کو دیکھتے کبھی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کو دیکھتے لیکن میرے محبوب کا چہرہ چاند سے زیادہ پیارا حسین وجمیل تھا۔ ہم تو اپنی بات کرتے ہیں کہ روضۂ اطہر صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر آج تک دل نہیں بھرا کئی مرتبہ حاضری نصیب ہوئی سینکڑوں نمازیں مسجد نبویؐ میں پڑھنے کی توفیق ہوئی پے آقاؐ کے روضۂ اطہر کو دیکھ کر دل نہیں بھرتا چار ہزار میل جاتا ہوں پھر آجاتا ہوں۔ میری جان تو لندن میں رہتی ہے میری روح رات دن مدینہ منوّرہ کی بستی میں گھومتی ہے۔ میرے آقا کے لطف وکرم عجیب ہیں۔ ایک حبشی غلام پر لطف وکرم فرمایا اس سیاہ رنگ کے موٹے ہونٹوں والے کو پوری اُمت کا آقا بنا ڈالا حضرت بلال حبشیؓ حبشہ کے رہنے والے تھے لیکن محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے منتظم بن گئے۔ مسجدِ نبویؐ کے موذن بنے حضرت عمر فاروقؓ جیسے قریش خاندان والے بھی آقا بلالؓ۔ بلالؓ کرتے تھے۔ کیا شان ہے میرے محبوبؐ کی اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو مسلمان میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھ کر دعا مانگے اور

پھر دعاء کے بعد پھر میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے تو میں درمیان میں مانگی ہوئی دعاء کو بھی قبول کر لیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نیک اعمال کو تھوک حساب سے خریدتے ہیں۔ پرچون مال نہیں تھوک سے خریدتے ہیں پھر اسی مال کی قیمت پر جنت دیتے ہیں۔

۴، ایک مسلمان سچے دل سے میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے پھر لمبی چوڑی دعاء کرے تمناؤں کی فہرست اللہ تعالےٰ کے سامنے پیش کرکے پھر بعد میں محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے پاک درود کے صدقہ میں اللہ تعالیٰ لمبی تمناؤں کو بھی قبول کر لیتا ہے پھر درود پاک کثرت سے پڑھنے والوں کو دلی روحانی سکون ملتا ہے تھوڑی روزی پر صبر نصیب ہوتا ہے۔ اور اگر کثرت سے پانچ سو مرتبہ روزانہ درود پڑھی جائے باوضو اور روزی بھی حلال کھائی جائے تو چالیس دن کے اندر اندر انشاء اللہ تعالےٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نورانی صورت کی زیارت سے بھی نواز دیتے ہیں یہی تو ہے میرے آقا کا لطف و کرم کہ تھوڑی محنت پر مزدوری زیادہ دیتے ہیں۔

۵، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ مکہ مکرمہ سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ جارہے تھے راستہ میں ایک غلام ملا جو بکریاں چرا رہا تھا دونوں مقدس بزرگوں نے دودھ مانگا۔ غلام نے عرض کی میرے پاس نہ دودھ ہے نہ دودھ دینے والی بکری ہے ایک بکری گابھن تھی اس کا بھی حمل گر گیا۔ بچہ بھی ضائع ہو گیا۔ میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا وہی بکری لاؤ جس کا تم نے ذکر کیا ہے۔ غلام بکری لایا آقائے عرب و عجم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مقدس ہاتھ بکری کے تھنوں پر پھیرے تھنوں میں دودھ جاری ہو گیا۔ ابو بکر صدیق رضؓ نے برتن بھر کر دودھ نکالا دونوں حضرات رضؓ نے پیا۔ چرواہے کو بھی پلایا۔ غلام نے حیران ہو کر پوچھا آپ حضرات کون ہیں؟ میں نے زندگی بھر میں ایسا کوئی نیک انسان نہیں دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں خدا کا پیغمبر ہوں۔ غلام فوراً کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتا ہے۔

(مستدرک)

۷۶۔ حضرت ابو بکر صدیق رضؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غارِ ثور میں چھپ گئے تھے۔ کفار مکہ غارِ ثور کے منہ تک آ گئے لیکن خدا کی حکمت دیکھئے مکڑی کے جالے سے فولاد کا کام لیا۔ مکڑی نے جالا تن دیا۔ کبوتروں نے انڈے دیئے۔ اتنی جلدی یہ کام ہو گیا۔ کمالِ قدرت دیکھئے۔ کہ اللہ جل شانہٗ انسان کو اپنی قدرت کے کمال دکھاتے ہیں کہ جب اللہ چاہتا ہے تو مکڑی کے جالے سے فولاد کا کام لیا۔ کبوتروں کے انڈے دیکھ کر کفارِ مکہ نے کہا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس غار میں جاتے تو مکڑی کا جالا ٹوٹ جاتا۔ انڈے بھی ٹوٹ جاتے یہ کہہ کر وہ واپس چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

۷۷۔ نجاشی بادشاہ حبشہ کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کو علم ہو گیا تھا۔ آپؐ نے غائبانہ نمازِ جنازہ ادا فرمائی اور چار مرتبہ تکبیریں پڑھیں۔ اور نجاشی بادشاہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضؓ پر احسان کیا تھا ان کو پناہ دی تھی جس کی پوری تفصیل میری کتاب سیرت محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم میں درج ہے کہ مسلمانوں پر احسانات کرنے کا بدلہ اللہ تعالےٰ نے نجاشی کو دیا کہ اس کی قبر پر ایک نورانی روشنی بھی ہوتی تھی۔ جن کی نمازِ جنازہ اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی۔ کیا شان ہو گی نجاشی کی۔ حدیث بخاری صفحہ ۵۴۲

نوٹ :۔ جو بدبخت لوگ آج یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم عام لوگوں کی طرح تھا وہ کتنے گمراہ ہیں۔ ہمارے علم کی حالت تو یہ ہے کہ نماز کی رکعت اور گھر کے کاموں کی تعداد کا حساب یاد نہیں رہتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال بعد میں آنے والے حالات بیان فرمائے۔ مکہ سے حبشہ ہزاروں میل دور ہے۔ نجاشی کی موت کا پتہ فوراً آپ کو ہو گیا۔ پوری دنیا کے انسانوں کا، فرشتوں کا۔ تمام پیغمبروں کا علم ایک جگہ جمع کر لیا جائے تب بھی میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا علم زیادہ ہو گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ خداوند کریم کا علم زیادہ ہے۔ کیونکہ تمام کائنات کی جان اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ کا علم تمام کائنات پر حاوی ہے۔ اللہ تعالےٰ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم تمام کائنات کے انسانوں۔ جنوں۔ فرشتوں سے زیادہ ہے۔

۸۷۔ ابولہب بدبخت نے اپنے دونوں بیٹوں کو حکم دیا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں صاحبزادیوں کو طلاق دے دو۔ رخصتی سے پہلے طلاق دی گئی تو عتبہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گستاخی کی کہ میں نے آپ کی لڑکی کو طلاق دے دی۔ اور نہ میں آپ کے دین کو مانتا ہوں۔ اس بدبخت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دینے کا قصد کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیرہن مبارک پھاڑ دیا۔ اس پر محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بددعاء فرمائی کہ اے اللہ جل شانہٗ اس پر کوئی کتا مسلط کردے پھر کچھ عرصہ بعد وہی لڑکا کفار کے قافلے کے ساتھ ملک شام بستی زرقا گیا۔ وہاں رات کو قافلہ ٹھہرا وہاں ایک شیر آیا اس نے تمام قافلہ والوں سے چھانٹ کر عتبہ بن ابولہب کو پھاڑ ڈالا

۸۹۔ عمیر بن وہب الجمحی مشرکین مکہ کے پاس آیا کہ اے صفوان اب جنگِ بدر کی شکست کے بعد زندگی کا مزہ نہیں رہا۔ اگر تم میرے قرض اتار دو اور میرے بچوں کی دیکھ بھال کا ذمہ لے لو تو میں مدینہ جاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کردوں گا۔ صفوان نے تمام شرائط مان لیں سواری دی اور تلوار دی جو زہر سے صیقل کرکے دیا۔ عمیر مکہ سے ۲۸۵ میل کا سفر کرکے مدینہ منورہ مسجد نبوی کے باہر اپنا اونٹ بٹھا کر تلوار لیکر آگے بڑھا تو عمر فاروق رضؓ نے اس کو پکڑ لیا۔ اور پکڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا کہ یہ خدا کا دشمن کتا عمیر ہے جس نے جنگِ بدر میں ہمارے خلاف جنگ کی سازش مرتب کی تھی اور

ہمارے خلاف کفار مکہ کو ابھارا تھا۔ حضور اکرم صلے اللہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رض کی بات غور سے سُنی پھر عمیر کی طرف مخاطب ہوئے کہ کیسے آئے؟ اس مکار نے جھوٹ بولا کہ میرا ایک قیدی آپ کے پاس ہے۔ فدیہ لیکر اس کو چھوڑ دیجئے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ تلوار کیسی ہے؟ عمیر بولا اس تلوار کا ستیاناس ہو بدر کی جنگ میں کیا فائدہ دیا۔ اور یہ کہ جنگ بدر میں ہم نے کونسا ان تلواروں سے کچھ کرلیا۔ غلط باتیں بیان کرکے عمیر اپنی جان چھڑانا چاہتا تھا۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی مکاری کا پورا علم ہوچکا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام وہ باتیں خود فرمائیں جو صفوان اور عمیر کے درمیان مکہ میں ہوئی تھیں۔ عمیر حیران تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے معلوم ہوگیا اور عمیر مسلمان ہوگیا۔

نوٹ:۔ علمِ غیب کی بات دو سو پچاسی میل دور سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی سے بتلادی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم تمام کائنات سے زیادہ ہے۔

۔۔۔ عرب کے مشہور پہلوان رکانہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ میرے ساتھ کشتی لڑیں اگر آپ غالب آگئے تو میں ایمان لے آؤں گا کیونکہ پورے عرب میں میرے مقابلہ میں کوئی پہلوان نہیں ٹھہر سکتا۔ اللہ تعالےٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا سوچ کے کہا۔ بسم اللہ میں ابھی تیار ہوں۔ رکانہ پہلوان نے سوچا کہ میرا مقابلہ کرنے کے لئے لوگ کئی کئی ماہ تیاری کرتے ہیں مگر یہ عجیب معاملہ ہے کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں ابھی تیار ہوں دونوں کا مقابلہ ہوا۔ میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکانہ کو اپنے ہاتھ پر اٹھا کر زمین پر پھینک کر اور بیٹھ گئے۔ رکانہ حیران تھا کہ کیا وجہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکانہ تم پھر مقابلہ کرو تاکہ فیصلہ صاف ہو جائے پھر کشتی ہوئی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکانہ کو پچھاڑ دیا پھر تیسری مرتبہ کشتی ہوئی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکانہ کو شکست دی۔ رکانہ تین بار شکست کھا کر ہار مان گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین برحق ہے اور سچے دل سے پڑھتا ہے لا الہ اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم — ایمان لے آئے۔

۱۸۔ معاہدہ حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضؓ کو اہلِ مکہ کے پاس سفیر بنا کر بھیجا کہ ہم صرف حج عمرہ کی غرض سے آئے ہیں۔ لہٰذا ہم عمرہ کے فوراً بعد مدینہ چلے جائیں گے۔ اہلِ مکہ نے عثمان غنی رضؓ دامادِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قید کر لیا یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی کہ حضرت عثمان غنی رضؓ کو شہید کر دیا گیا ہے۔ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ایک ہاتھ بڑھایا کہ یہ ہاتھ میرا ہے اور دوسرا ہاتھ بیعت عثمانؓ کا ہے جو لوگ عثمان غنی رضؓ کی شہادت کا بدلہ لینے کی غرض سے موت کی بیعت کرنا چاہیں تو کریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چودہ سو صحابہ رضؓ تھے تمام نے اپنے ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں میں دے دیئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں خدا کا آخری پیغمبر ہوں میں بھی اپنے خون کا آخری

قطرہ تک بھی عثمانؓ کے لئے بہادوں گا یہ ہے مقامِ عثمانؓ۔ رسول خدا کی نظر میں۔ صحابہ کرامؓ کے سامنے موت کی بیعت کا نقشہ تھا۔ خوشی و مسرت سے موت کی بیعت محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کر رہے تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں آیات نازل فرمائیں کہ اے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم جو لوگ آپ کے ہاتھ پر بیعت کر رہے ہیں میں نے ان کے تمام گناہ معاف کر دیئے۔ جو آج سے پہلے کئے تھے اور جو گناہ آج کے بعد موت آنے تک کریں گے وہ بھی معاف کر دینے کی ضمانت دیتا ہوں یہ تھے صحابہؓ کے درجات اللہ جل شانہٗ کی نظر میں کہ پہلے گناہ بھی معاف اور جو آئندہ کریں گے وہ بھی معاف کرنے کی ضمانت قرآن مجید میں گواہی دیکر بیان فرمائی۔ کتنا بڑا مقام ہے صحابہ کرامؓ کا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیعت کر رہے تھے کہ جبرائیل علیہ السلام قرآنی آیت لے کر نازل ہوئے اور کفار مکہ کو خوف ہوا کہ صحابہ کرام موت سے کھیلنے کی تیاریاں کر رہے ہیں انھوں نے فوراً عثمان غنیؓ کو چھوڑ دیا۔ حضرت عثمان غنیؓ بخیریت اپنے محبوب خسر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تمام حالات بیان کئے اس وقت صحابہؓ کی جماعت کے پاس پانی نہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ پانی کے تھیلے پر ڈالا۔ آپ کی انگلیوں سے چشمے اُبل پڑے۔ چودہ سو صحابہؓ نے پانی پیا۔ وضو کئے۔ پانی بھر لئے۔ پانی ابل رہا تھا۔ چودہ سو سے زیادہ صحابہ نے پانی پیا اس مضمون کی شہادت

قرآن مجید میں حدیث نبویؐ میں آج بھی موجود ہے (حدیث بخاری و مسلم)
۸۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا سب سے بڑا معجزہ قرآن مجید و حدیثِ نبوی ہے۔ عیسیٰؑ کو معجزے دیئے۔ موسیٰؑ کو عصیٰ دیا۔ مگر یہ تمام معجزے ان پیغمبروں کی زندگی تک قائم رہے۔ ساتھ ہی ختم ہو گئے لیکن میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ قرآن مجید و حدیث نبویؐ آج بھی زندہ جاوید ہے۔ ایک ایک نقطہ محفوظ ہے۔ لاکھوں حافظِ قرآن موجود ہیں۔ دنیا کی کوئی مذہبی کتاب آج کسی انسان کو زبانی یاد نہیں ہے لیکن قرآن مجید کے لاکھوں۔ کروڑوں حافظ آج مصر ایک ملک میں موجود ہیں۔ قرآن مجید کے بعد حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم لاکھوں انسانوں کو زبانی یاد ہے۔ پھر میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت آج دنیا کی ہر زبان میں موجود ہے آپؐ کی سیرت لکھنے پڑھنے والوں کو سکون قلب نصیب ہوتا ہے۔ اس فقیر انسان نے پچاس ہزار کی تعداد میں کتابیں دعوت الحق کے عنوان پر محبوب خدا کی سیرتؐ کی لکھ کر چھپائیں۔ لیکن جب نئی لہریں۔ نئی موجیں سیرت کی سامنے آتی ہیں۔ پہلی منزل کی حقیقت کم نظر آتی ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا اتنا گہرا سمندر ہے کہ اس کی گہرائی تک کوئی انسان نہ پہونچ سکا سیرت محبوبؐ خدا کے سمندر میں صحابہؓ کرام ڈوبے مگر گہرائی کا علم پورا خدا کے سوا کسی کو نہ ہوا۔ بڑے بڑے محدث عصر زندگی بھر غوطے کھا کھا کر چلے گئے۔ لیکن گہرائی سمندر تو بہت تھی ایک جانور اپنی چونچ سمندر کے پانی میں ڈوب کر نکال لے اتنا بھی فرق نہ آیا۔ اسی طرح دنیا میں جتنے بھی

پیغمبرِ خدا تشریف لائے تمام ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کی سیرت جمع کرلی جائے تب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر نہیں ہوتی۔ پھر جتنی مرتبہ بار بار ہم اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو پڑھتے ہیں اتنا ہی لُطف آتا ہے۔ کیونکہ ایسے پاکیزہ انسان کی سیرت ہے جن سے اللہ جل شانہٗ بھی محبت کرتے ہیں۔ جن پر خود خداوند عالم خود درود وسلام بھیجتا ہے۔ خدا کے فرشتے درود وسلام بھیجتے ہیں۔ روضۂ اطہر صلی اللہ علیہ وسلم پر روزانہ ستّر ہزار فرشتے حاضر ہوکر درود وسلام پڑھتے ہیں۔ اگلے دن نئے آتے ہیں پہلوں کی باری قیامت تک نہیں آتی۔

۱۸۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روضۂ اطہر میں حیات ہیں، نماز پڑھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے روزی دی جاتی ہے وہاں مسلمانوں کا پڑھا ہوا سلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنتے ہیں۔ دوسرے ممالک سے پڑھنے والوں کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا جاتا ہے۔ پوری امت محمدیہ کے عمال نیک وبد آپؐ پر پیش ہوتے ہیں۔ اتنا مقام کسی دوسرے کو نصیب نہیں ہوسکا۔ خدا کے بعد تمام کائنات سے افضل آپؐ کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ کی لاکھ لاکھ نعمتیں نازل ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر صحابی اپنے دل میں یہ تصوّر رکھتا تھا

کہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انسانوں سے زیادہ مجھ پر شفقت کرتے ہیں۔ ایک نوجوان صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتا ہے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ کے دل میں سب سے زیادہ محبت کس کی ہے۔ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ ابوبکر صدیق رضؓ کی۔ ایک مرتبہ حضرت علی مرتضیٰ رضؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ کی اُمت میں سب سے پہلے کس کا حساب ہوگا۔ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ ان کے بعد پھر عمر فاروق رضؓ کا۔ پھر علی مرتضیٰ رضؓ نے پوچھا کہ اُن کے بعد کن کا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا۔ حضرت علی مرتضیٰؓ حیران ہو کر پوچھتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضؓ کا حساب کب ہوگا۔ محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی رضؓ حضرت عثمان غنی رضؓ کا کوئی حساب کتاب نہیں ہوگا بلا حساب کتاب جنت میں داخل ہوں گے۔ عثمان غنی رضؓ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ حضرت عمر فاروق رضؓ حضرت علی مرتضےٰ رضؓ اتنے بلند پایہ صحابی ہیں ان کا حساب معمولی ہوگا۔ کہ جاؤ جنت الفردوس میں اپنے محلات میں۔

رحمت للعالمین ہونے کی پیاری دلیل دیکھئے جنگِ حنین میں فتح ہوگئی چھ ہزار قیدی سامنے ہیں اِن قیدیوں میں وُہ مقدس خاتون بھی ہے جس نے میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو بچپن میں دودھ پلایا تھا۔ اس کی بیٹی شیما بھی ہے۔ جو محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی بہن ہے۔ میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پلانے والی والدہ سعدیہ حلیمہ کو دیکھا مُسکرائے اور تمام جنگ کے قیدیوں کو رہا کر دیا۔ میرے آقا کی شفقت پر میری جان قربان ہو کہ آج تک

کوئی ایسا رحم دل انسان اس کائنات میں پیدا نہیں ہوا جو آپؐ کے پاؤں کے برابر بھی ہو کتنا افسوس کا مقام ہے آج اُس مقدس آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر اپنے ہی مسلمانوں نے اعتراض کرنا شروع کر دیا۔ ان کے صحابہؓ پر تنقید کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تنقید کرنا ہے

اُمّ المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضؓ
انہوں نے عہدِ جاہلیت میں بھی بُت پرستی نہیں کی

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کی عزّت واحترام کا درس دیا۔ اور ان کے لئے مساوی حقوق کو قائم کیا۔ آپؐ نے "طلب علم فریضۃٌ علیٰ کل مُسلم ومُسلمہ" کا ارشاد فرما کر عورتوں کی تعلیم و ترقی کے دروازے کھولے تھے۔ جس کے نتیجے میں دخترانِ اسلام علم و عمل، بہادری اور اولوالعزمی، زہد وتقویٰ اور خدمتِ دین کے میدان میں بعض اوقات مردوں پر سبقت لے گئیں۔ لیکن مقام افسوس ہے کہ ہماری آج کی دُخترانِ اسلام کی ایک بڑی اکثریت مسلم خواتین کی تاریخ سے بے خبر ہے۔ اور ملی روایات سے ناواقف ہے۔ حضرت خدیجہؓ کا نام ان خواتین میں ایک نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ۵۶۰ء میں مکہ مکرمہ میں عرب کے معزز ترین قبیلہ قریش میں پیدا ہوئیں آپؓ کے پردادا کا نام قصیٰ تھا جو حضور نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم کے بھی جدِ اعلیٰ تھے۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ ہم جد تھے حضرت خدیجہؓ کے والد کا نام خویلد اور والدہ کا نام فاطمہ بنت زائدہ تھا۔ حضرت خدیجہ شروع ہی سے نہایت نیک اور بلند کردار تھیں۔ اس لئے طاہرہ کے لقب سے مشہور ہوئیں۔ آپ کی کنیت ام ہند تھی۔

حضرت خدیجہ عالم جوانی میں بیوہ ہو گئی تھیں۔ اور آپ کے والد بھی فوت ہو چکے تھے۔ والد چونکہ متمول تاجر تھے۔ اس لئے حضرت خدیجہ رضؓ نے ان کی وفات کے بعد اکلوتی بیٹی ہونے کے ناطے خاندانی پیشہ تجارت کو اختیار کر لیا۔ کیونکہ شوہر اور والد کی وفات کے بعد آپ کو اپنا ذریعۂ آمدنی خود پیدا کرنا تھا۔ آپ کا کام اپنے عزیزوں کے ہاتھ میں تھا۔ شام میں مالِ تجارت بھیجتی تھیں۔ عزیزوں کو معقول معاوضہ ادا کرنے کے بعد بھی آپ کو تجارت میں کافی منافع ہوتا تھا۔ گو آپ ذریعہ آمدنی کی طرف سے مطمئن تھیں مگر آپ کو اپنے کسی محافظ اور نگران نہ ہونے کی بنا پر سخت مشکلات کا بھی سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ سچائی۔ دیانت داری اور سلیقہ شعاری کا حال سنکر خود آپؐ سے درخواست کی کہ ان کے روپے سے تجارت کریں۔ آپؐ رضامند ہو گئے۔ اور ان کا مال لیکر تجارت کی غرض سے سفر پہ گئے۔ اِس سفر میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضؓ کا غلام میسرہ بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ انھوں نے سفر سے لوٹ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ان تمام خوبیوں اور بزرگیوں کا

مفصل حال حضرت خدیجہؓ کو سُنایا۔ جن کا مشاہدہ وہ خود دوران سفر کر چکا تھا حضرت خدیجہؓ آپؐ کی خوبیوں سے اس قدر متاثر ہوئیں کہ اپنی خادمہ نیت نفیسہ بنہ کے توسط سے پیغام نکاح بھیجا جسے حضورؐ نے منظور فرمالیا۔ حضرت خدیجہؓ کے والد خویلد انتقال فرما چکے تھے۔ اس لئے آپ کے چچا عمرو ابنِ اسلمہ جو آپؓ کے سرپرست بھی تھے۔ دلی مقرر ہو گئے۔ شادی کی مقررہ تاریخ پر حضرت خدیجہؓ نے اپنے اعزار کو بُلا لیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے اقرباء (جن میں ابو طالب اور حضرت حمزہ بھی شامل تھے) کو لے کر حضرت خدیجہؓ کے گھر تشریف لے گئے۔ حضرت ابو طالب نے خطبۂ نکاح پڑھا۔ اور آپؐ کا حضرت خدیجہؓ سے نکاح ہو گیا۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پندرہ سال قبل کا واقعہ ہے۔ ان ایّام میں حضرت خدیجہؓ چالیس سالہ خاتون تھیں اور حضورؐ پچیس سالہ نوجوان تھے۔ اب حضرت خدیجہ جو اس سے قبل بڑے بڑے سرداروں کی درخواست نکاح کو رد کر چکی تھیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں آگئیں۔

نکاح سے پندرہ برس بعد جب رسول کریمؐ کی عمر چالیس برس تھی تو آپؐ خداوند کریم کی طرف سے خلعتِ نبوّت سے نوازے گئے۔ "صحیح بخاری" اور "زاد المعاد" کے مطابق جب حضورؐ کی عمر کے چالیس سال قمری پر ایک دن اوپر ہوا تو ۹ ربیع الاوّل ۴۱ میلادی مطابق ۱۲ فروری ۶۱۰ء کو بروز دوشنبہ رُوح الامین خدا کا حکم نبوت لیکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اسوقت حضورؐ غارِ حرا میں تھے۔

مولانا محمد سلیمان نے سفر السعادت مشرح صفحہ ۳۵ کے حوالے سے لکھا ہے

کہ "روح الامین" نے کہا۔ محمّد صلی اللہ علیہ وسلم بشارت قبول فرمایئے۔ آپؐ اللہ کے رسول ہیں اور میں "جبریل ہوں"۔

اِس واقعہ کے فوراً بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے اور حضرت خدیجہؓ سے یہ واقعہ بیان فرمایا۔ حضرت خدیجہؓ نے حضورؐ کے اعلیٰ اخلاق پر بشارت دی۔ اور حضورؐ نے بیوی کی حیثیت سے قدرتی طور پر جب سب سے پہلے حضرت خدیجہؓ کو دعوتِ اسلام دی تو حضرت خدیجہؓ نے سب سے پہلے اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل کیا۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ اس قدر فضائل و مناقب کی حامل ہیں کہ ان کا شمار نہیں ہو سکتا۔ حضرت خدیجہؓ ابتدائے اسلام ہی سے آپؐ کی سب سے بڑی مددگار تھیں اور مصائب و مشکلات میں نہایت محبّت اور غم گساری سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امداد کرتی تھیں۔ جب قریش نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کو شعب ابی طالب میں محصور کر لیا تو حضرت خدیجہؓ بھی آپؐ کے ہمراہ تھیں۔ اشاعتِ اسلام کے سلسلہ میں بھی حضرت خدیجہؓ نے حضورؐ کی ہر طرح مدد کی اور مفید مشورے دیئے۔ حضرت خدیجہؓ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ انھوں نے زمانہ جاہلیت میں کبھی بُت پرستی نہیں کی۔

حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہؓ کو یاد فرماتے ہوئے کہا

خدا کی قسم مجھے ان سے اچھی بیوی کوئی نہیں ملی۔ انھوں نے اس وقت اسلام قبول کیا جب سب لوگ کافر تھے۔ جب لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے۔ جب کوئی بھی

میرا دوست و ہمدرد نہ تھا تو انہوں نے مال و دولت سے میری مدد کی۔ اللہ تعالےٰ نے ان ہی سے مجھے اولاد دی"۔ (مفہوم)

حضرت خدیجہؓ کے مقام و مرتبہ کا یہ حال ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریمؐ نے حضرت خدیجہؓ سے فرمایا کہ "حضرت جبریلؑ مجھ کو یہ پیغام دے گئے ہیں کہ میں تمہیں اللہ کا اور جبریل کا سلام پہنچا دوں اور یہ خوشخبری سنا دوں کہ بہشت میں تمہیں موتیوں سے بنا ہوا مکان ملے گا۔ جہاں ہمیشہ کے لئے دلی راحت ملے گی"۔

حضرت خدیجہؓ جب تک حیات رہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری شادی نہیں کی۔ حضرت خدیجہؓ کی وفات کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی گھر سے باہر جاتے تو ان کی تعریف ضرور کرتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہؓ کا ان کی وفات کے بعد بھی بڑی عزّت سے تذکرہ فرماتے تھے ان کی سہیلیوں کو تا دمِ زیست تحائف بھیجتے رہے۔ تو ان کی سہیلیوں کے گھر گوشت پہنچاتے رہے۔ حضرت خدیجہؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکاح سے ۲۵ برس بعد تک زندہ رہیں۔ ان میں پندرہ سال نبوت سے پہلے کے ہیں اور دس سال نبوت کے بعد کے۔ آپؓ نے ہجرت سے تین سال قبل ۱۱ رمضان المبارک کو بعمر ۶۴ سال ۶ ماہ وفات پائی۔ اس وقت تک چونکہ نمازِ جنازہ کے شرعی حکم کا نفاذ نہیں ہوا تھا اس لئے انھیں اسی طرح دفن کیا گیا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود ان کی قبر میں اُترے اور اپنے اس سب سے بڑے ہمدرد کو اللہ تعالیٰ کے سپرد فرمایا۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضؓ کی قبر مُبارک حجون میں زیارت گاہِ عوام و خواص ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خدیجہؓ کے سال وفات کو

"عام الحزن" (غم کا سال) سے تعبیر کیا ہے۔

حضرت خدیجہ رضؓ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چھ بچے پیدا ہوئے۔ ان میں چار صاحبزادیاں اور دو صاحبزادے تھے۔ سب سے بڑے صاحبزادے کا نام حضرت قاسم تھا جن کے نام پر آپؐ کی کنیت ابوالقاسم ہوئی۔ حضرت قاسم اپنے بچپن ہی میں مکہ مکرمہ میں انتقال فرما گئے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری اولاد حضرت زینب رضؓ تھیں۔ تیسرے فرزند حضرت عبداللہ زمانہ نبوت میں پیدا ہوئے۔ اور طیب وطاہر کے لقب سے ملقب ہونے کے بعد بہت کم عمری ہی میں وفات پا گئے۔ حضورؐ کی چوتھی اولاد حضرت رقیہ رضؓ پانچویں اُم کلثوم رضؓ اور چھٹی اور سب سے چھوٹی اولاد حضرت فاطمۃ الزہرا رضؓ تھیں۔ حضرت فاطمہ رضؓ ان گنت فضائل ومناقب کی حامل تھیں۔ حضور کا سلسلۂ نسل بھی حضرت فاطمہ رضؓ سے چلا اور دُنیا بھر میں پھیلا۔

شفق پھولنے کی بھی دیکھو بہار
ہوا میں کھلا ہے عجب لالہ زار

ہوئی شام بادل بدلتے ہیں رنگ
جن کو دیکھ کر عقل ہوتی ہے دنگ

نیا رنگ ہے نیا رُوپ ہے
ہر رُوپ میں وہی دھوپ ہے

اِن رنگ برنگے بادلوں کی دیکھو شان
کبھی لال پیلے، سبز کبھی نیلے کیسے کرتے ہیں دل کو حیران

شفق ختم ہوتے ہی رات ہو جاتی ہے۔ رات کو آرام کرنا چاہیئے تاکہ صبح کو پھر سے اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہو جائیں۔ رات کی تاریکی میں نیک لوگ عبادتِ الٰہی کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے پہلے حصہ میں نماز سے فارغ ہو کر آرام کرتے تھے آدھی رات کے بعد نمازِ تہجد پڑھتے تھے اور صبح کو پھر جلدی جاگ اٹھتے۔ اور نماز مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پڑھتے۔ سورج نکلنے تک مسجد میں قیام کرتے تھے پھر اپنے کام میں مشغول ہو جاتے تھے۔ اسی طرح ایک مرتبہ کی کہانی یہ ہے

مدینہ کے ایک یتیم کی عید

عید مبارک کی صبح محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم مسجدِ نبوی سے تشریف لے جا رہے تھے۔ راستہ میں ایک بچہ بلبلا کر رو رہا تھا۔ آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ بچے۔ تم عید کے دن کیوں رو رہے ہو۔ بچے نے اپنی

کہانی آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان الفاظ میں پیش کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا باپ مر چکا ہے۔ میری ماں نے دوسری شادی کرلی ہے۔ اور اب مجھے گھر سے نکال دیا ہے۔ میرا آج دُنیا میں کوئی گھر نہیں ہے۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بچے تم یہ پسند کرو گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے باپ ہوں اور حضرت عائشہ صدیقہ رضہ تمہاری ماں ہوں اور حضرت حسنؓ حسینؓ تمہارے بھائی ہوں۔ بچے نے یہ پیارے الفاظ سُنتے خوشی مسرت سے گھوم اٹھا اور اپنے مقدس روحانی باپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گھر آگیا۔ وہاں پر اپنے نئے گھر والوں سے ملا۔ اور ایسی خوشی نصیب ہوئی کہ زندگی بھر فخر کرتا رہا اپنے مقدر پر۔

پیارے بچوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتیم بچوں کے متعلق فرماتے ہیں کہ جس انسان نے کسی یتیم بچے کے سر پر محبت سے ہاتھ پھیرا جتنے بال اُس بچے کے سر پر ہوں گے اتنی نیکیاں اس کو ملیں گی کس قدر بڑی نیکی ہے یتیم بچے کی پرورش کرنا

عورت

ایک ماں کے جس مقام پر فائز ہے، کوئی اس کی برابری نہیں کر سکتا

بانیٔ اسلامؐ نے فرمایا تھا کہ دُنیا میں صرف دو چیزیں آپؐ کو زیادہ محبوب ہیں۔ ایک عورت دوسری خوشبو۔ عورت کی یہ کتنی خوش قسمتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مرغوب اور پسندیدہ چیزوں میں شامل کیا ہے۔ آپؐ کی بعثت اور تعلیم کے نتیجے میں عورت کو اس کا صحیح مقام نصیب ہوا۔ اسلامی تعلیم سے پیشتر ہر طبقہ انسانیت اور ہر مذہب میں عورت ذات کے ساتھ نہ صرف انسانیت سے کم درجہ کا سلوک روا رکھا جاتا اور صنف نازک پر انواع و اقسام کے مظالم ڈھائے جاتے۔ عربوں کی تاریخ گواہ ہے کہ عورت کو اتنا حقیر سمجھا جاتا تھا کہ قبائل میں جب باہمی جنگ ہوتی تو فاتح، مفتوح کی عورتوں کو غلام اور لونڈیاں بنا لیتے۔ انہیں منڈیوں میں رکھ کر فروخت کیا جاتا۔ اور مقید رکھ کر طرح طرح کے مصائب کا نشانہ بنایا جاتا۔ اہلِ ہنود میں عورت کی پستی کا یہ عالم تھا کہ جب کسی کا خاوند مر جاتا تو اسے بھی ساتھ ستی ہونا پڑتا تھا۔ اور اگر وہ آگ میں کودنے سے انکار کرتی تو اسے جبراً آگ میں پھینک کر جلا دیا جاتا۔

رومن عورت کو گھر کے اثاثہ کی حیثیت دیتے ہیں اور بعض اُسے

واجب القتل قرار دیتے ہیں۔ یونانی عورت کو تمام مصائب انسانی کا موجب اور شیطانی مجسمہ تصور کرتے تھے۔ توراۃ نے عورت کو گناہ کا سرچشمہ، ابدی لعنت اور مقدس راز کے لئے نااہل قرار دیا۔ کلیسا والوں نے عورت کو نوع انسان میں کانٹے سے تشبیہ دی۔

یہاں تک تو صرف عورت کو قابلِ نفرت سمجھا جاتا تھا۔ بعد میں عورت کے وجود کو کھلونا بنا لیا گیا۔ ان کی عصمتیں لوٹی گئیں۔ ان کے ذریعہ قحبہ خانے تھیٹر اور کلب آباد کئے گئے۔ اس کی ننگی تصویریں اور پوسٹر شائع کئے گئے۔ اور اس طرح عورت کی واجب تعظیم ہستی کو ذلت کا نشانہ بنایا گیا۔ ان حالات اور تصورات میں اسلام کا ظہور عورت ذات کے لئے باعث رحمت و عظمت ثابت ہوا۔ اسلام نے اپنی پیاری تعلیم کے ذریعے اہلِ عالم کے دلوں سے ہزاروں سال کے فاسد خیالات کو یکسر مٹا کر ان کی جگہ یہ حسین تصور نقش کیا۔ کہ بلحاظ پیدائش عورت اور مرد کوئی الگ مخلوق نہیں۔ دونوں نفسِ واحدہ سے پیدا ہوئے۔ دونوں نوع انسانی میں برابر کے شریک اور زندگی کی لطافتوں اور فیوض سے بہرہ اندوز ہونے کا یکساں حق رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید جیسی عظیم اور پیاری کتاب میں عورت کے متعلق درج ذیل ہدایات فرما کر عورت کو عظیم الشان مقام پر لا کر کھڑا کر دیا ہے۔

خدائے واحد فرماتا ہے "عورتوں کے حقوق مردوں پر اسی طرح ہیں جس طرح کہ مردوں کے حقوق عورتوں پر ہیں"۔ مرد کو عورت کے مال پر زبردستی قبضہ کو روکتے ہوئے فرمایا "جو مرد کمائیں ان پر مردوں کا حق ہے اسی طرح جو

عورتیں کمائیں ان پر عورتوں کا حق ہے۔

اسی طرح وراثت میں عورتوں کو بھی مردوں کے شانہ بشانہ حصہ دار قرار دیا اور فرمایا کہ تمہیں اس بات کی قطعی اجازت نہیں کہ تم عورتوں کو جبری طور پر مالک بن جاؤ یا ان سے کچھ رقم وصول کرنے کے لئے انھیں روکے رکھو یا جو کچھ تم نے ان کو دیا ہے وہ ان سے لے لو۔

سورۂ روم میں فرمایا کہ خدا نے تمہاری ہی جنس سے عورت کو پیدا کیا ہے تاکہ وُہ تمہارے لئے سکینت، محبّت اور رحمت کا موجب بنے اور فرمایا کہ اس زندگی میں تم اس کے لئے لباس ہو اور وُہ تمہارے لئے لباس ہیں گویا دونوں زندگی کے خوشگوار اور حسین بنانے کے لئے ایک دوسرے کے محتاج ہیں

پھر سورۂ مائدہ میں شادی کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ زوجیت، شادی اور پاک دامنی کی نیت سے اختیار کرنی چاہیئے۔ نہ کہ عیش پرستی اور یارانے کی حیثیت سے

مذکورۃ السور قرآنی احکام سے بالوضاحت پایا جاتا ہے کہ اسلامی تعلیم کے نفوذ سے عورت کو معاشرے میں صحیح مقام ملا ہے جس سے پہلے وہ محروم تھی۔ اس بلند مقام کے حصول کے بعد عورتوں نے نہ صرف تعلیم کے میدان میں فضیلت حاصل کی بلکہ زندگی کے ہر شعبے میں کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ مسلمان عورتوں نے میدانِ جنگ میں مردوں کے دوش بدوش حصہ لیا۔ اور ایسی قابلیت اور عمدگی سے حکومت کے فرائض بھی سرانجام دیئے کہ غیر اسلامی دُنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ ان تمام کمالات کے باوصف

عورت کا اعلیٰ مقام بحیثیت "ماں" بحیثیت بیوی" اور بحیثیت "بیٹی" بہترین کردار ادا کرنے میں ہے۔

" ماں بحیثیت ماں تمام مذاہبِ عالم کے مقابلے میں اسلام نے عورت کا بلند ترین مرتبہ تسلیم کیا ہے۔ والدہ کی خدمت کے لحاظ سے جہاں جنّت کو ماں کے قدموں میں قرار دیا ہے اس کا دوسرا مفہوم یہ ہے کہ جنّت کا حصول ماں کی طرف سے اولاد کی درست جسمانی پرورش اور صحیح اخلاقی اور روحانی تربیت پر منحصر ہے۔ بچہ جو باتیں ماں کے زیرِ سایہ دیکھتا۔ سُنتا یا سیکھتا ہے وہ اس کے ذہن پر دائمی طور پر اثر انداز رہتی ہیں۔ بچے کی ذہنی کیفیت چھ، سات سال کی عمر تک پختہ صورت اختیار کر لیتی ہے۔ اور یہ سارا زمانہ بچہ اکثر و بیشتر اپنی ماں کے زیرِ تربیت گذارتا ہے۔ پس اگر ماں ابتداء سے بچے کی صحیح خطوط پر تعلیم و تربیت کر دے تو بڑے ہو کر بھی دُنیا اس کے لئے جنّت ثابت ہو سکتی ہے۔ اس کے برعکس بُری تربیت اور غلط نشو و نما زندگی کو جہنم زار بنا دیتی ہے۔

"بیوی" عورت سب سے پہلے روئے زمین پر بیوی کی صورت میں نمودار ہوئی۔ اس کے بعد ماں بیٹی اور دوسرے رشتے اختیار کئے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ بیوی مرد کا ایک حسین ترین خواب ہے۔ اور بیوی کی شکل میں مرد کو زندگی کا بہترین تحفہ عطا کیا گیا ہے۔ اگر کسی کو سلجھی ہوئی۔ خوش اخلاق اور نیک شعار اور سلیقہ شعار بیوی مِل جائے تو یوں سمجھئے کہ اسی دنیا میں اسے جنت مل گئی۔ ان اوصاف سے متصف بیوی خدا کی طرف سے مرد کے لئے ایک نعمت ہے اور وہ ہر درجہ اور ہر حیثیت سے گھر کو خوشیوں کا

گہوارہ بنا سکتی ہے۔ اس کے برعکس اگر خدانخواستہ کسی کے پلّے پھوہڑ۔ بدمزاج اور ضدی قسم کی عورت پڑ جائے تو میاں بیوی دونوں کی زندگیوں میں زہر گھُل جاتا ہے۔ اور دوزخیوں کی طرح زندگی کاٹنی پڑتی ہے۔ بیشک عورت کو پسلی سے مشابہت دی گئی ہے اور اس کی کج روی کو برداشت کرنے کی تلقین بھی کی گئی ہے۔ مگر یہ تعلیم اسی صورت میں مثبت اور موثر ثابت ہو سکتی ہے جہاں عورت کسی قدر فرض شناس اور اصلاح پذیر ہو ورنہ تلخیاں اور منافشات خانگی زندگی کو تباہ کر دیتے ہیں جس کا اثر مرد کی بیرونی زندگی پر بھی پڑتا ہے اگر بیوی خدا کی اس اہم بنیادی تعلیم کو مدنظر رکھے تو اس کی تخلیق کی غرض وغایت مرد کے لئے سکینہ، محبت اور صحت کا باعث بنتا ہے اور اگر بیوی کو اس حقیقت کا احساس اور شعور ہو کہ مرد کو اللہ تعالیٰ نے "قوام" کا مقام دیا ہے۔ اور اس کی ہر جائز ضرورت کا ذمہ دار قرار دیا ہے۔ اور اگر اسے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا احترام ہو کہ مرد عورت کے لئے مجازی خدا کا درجہ رکھتا ہے۔ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہاں تک فرمایا کہ اگر خدا کے علاوہ کسی اور کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو بیوی کو خاوند کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیا جاتا) تو ہر مسلمان گھرانہ امن، صلح، محبت اور خوشیوں کا گہوارہ ہوتا، اسی طرح اسلام نے ہر خاوند کے لئے لازم قرار دیا کہ وہ اپنی بیوی کے احساسات اور جذبات کا ہر طرح خیال رکھے اور اس کی دلجوئی اور دلداری کے لئے ہر ممکن طریقہ اختیار کرے ایک نیک شعار بیوی مرد کی زینت اور عزّت کا باعث ہے۔ میاں بیوی کے لئے لباس التقویٰ ہیں۔ ایک نیک بیوی خاوند کی معاشی، معاشرتی اور اقتصادی

کمزوریوں کی پردہ پوشی اور اس کی پاکیزہ اور متقیانہ زندگی کی ضامن ہے وہ ہر سختی اور مصیبت میں مرد کی غم خوار، مونس اور زمانے کی ہر سردی اور گرمی میں مرد کا لباس ثابت ہوتی ہے۔ مرد جب دن بھر کی محنت اور مشقت سے تھکا ماندہ گھر آتا ہے تو بیوی کی مسکراہٹ، خندہ پیشانی اور خوش اخلاقی سے اس کی ساری کلفتیں دُور ہو جاتی ہیں۔ درحقیقت عورت، مرد، زندگی کی گاڑی کے دُو پہیئے ہیں۔ اگر ان میں سے ایک بھی خراب ہو جائے تو گاڑی اٹک جاتی ہے اس لئے ہر دو کو خاندانی زندگی خوشگوار بنانے اور آئندہ نسل کی عمدہ اسلوب سے تعلیم و تربیت کی خاطر ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنا چاہیئے۔ غیر حقیقانہ امور کے علاوہ عورت کو حتی الوسع مرد سے ہمخیال ہونا چاہیئے۔ اگر مرد اور عورت میں ہم آہنگی نہیں تو دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت اور بلند سے بلند فریقہ بھی انہیں زندگی کی خوشیوں اور کامیابیوں سے ہمکنار نہیں کر سکتے پس صحیح قسم کی فرض شناس بیوی کو درج ذیل اوصاف اپنانے کے لئے مقدور بھر کوشش کرنی چاہیئے۔

خاوند کی اطاعت اس کی عادات اور جذبات کا احترام۔

مرد کو ہر نیکی کی طرف رغبت دلانا رہبری سے بچانے کی کوشش کرنا۔

خاوند کی ضرورت کا احساس اور اپنے مطالبات کو اس کی حیثیت اور استطاعت تک محدود رکھنا۔

مرد کی املاک کی دیانت دارانہ حفاظت اور اس کی اولاد کی صحیح پرورش اور بہترین تعلیم و تربیت۔

اور عام خانگی زندگی کو خوش گوار بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش اور گھر کی پاکیزگی صحت اور صفائی کا پورا اہتمام۔

بیٹی :

اسلام سے پیشتر، زمانہ جاہلیت میں بیٹی کی پیدائش کو باعثِ ننگ وعار سمجھا جاتا تھا۔ اور انھیں پیدا ہوتے ہی زندہ دھنسا دیا جاتا۔ اسلام نے اس ظالمانہ رسم کو نہ صرف سختی سے یکسر مٹا دیا بلکہ بیٹیوں کی تعلیم و تربیت پر زور دیا۔ اور بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک فرمایا کہ جس کی دو لڑکیاں ہوئیں اور وہ ان کی اچھی طرح تعلیم و تربیت کر دے تو وہ قیامت کو اسی طرح میرے قریب ہوگا جس طرح سے ہاتھ کی دو انگلیاں

پس یہ ایک حقیقت ہے کہ عورت گلستانِ زندگی کا ایک دل کش اور دل رُبا پھُول ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس مرغوب نعمت کو اس فانی دنیا تک ہی محدود نہیں رکھا بلکہ قرآن پاک میں نیک اور متقی مردوں کے لئے جنّت میں بھی حوروں کا وعدہ کیا گیا ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

غیر مسلموں کی نظر میں

اسلام کی تعلیم کسی بھی مرحلے میں ناکام ثابت نہیں ہو سکتی، ہم اپنے مختلف نظام زندگی کے باوجود اس کی حدود سے آگے نہ بڑھ سکے۔ (جرمن شاعر گوئٹے)

یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک سو سال کا عرصہ کیا ایسا انقلاب نہیں جیسے ریت کے کسی گمنام ٹیلے پر آسمان سے بجلی کی لہر آگری نوعِ انسانی خشک ریگستان کی طرح ایک شرارے کے انتظار میں تھی۔ بجلی کی وہ لہر اس عظیم رہنما کی صورت میں آسمان سے آئی اور تمام بنی نوع انسان کو شعلہ صفت بنا گئی۔ (مفکر کارلائل)

پیغمبرِ اسلام دنیا میں مساوات، نسلِ انسانی کے پیامبر اور باہمی بھائی چارے کے مبلغ تھے۔ اُن کے لائے ہوئے دین میں ذات پات، برادری، قبیلے اور رنگ و نسل کا کوئی امتیاز

نہیں۔ پیغمبرِ اسلامؐ نے صرف زبانی وعظ پر اکتفا نہیں کیا بلکہ جو تعلیم دی اس پر سب سے پہلے خود عمل کر کے دکھایا۔ اور اس کے لئے آپؐ کی زندگی مسلمانوں کے لئے نمونہ قرار دی گئی۔

(ہندو رہنما سوامی دیانند)

میں اس عالمگیر اخوت کا آپ کے سامنے اعتراف کرتی ہوں جس کے نقش میرے دل پر مرتسم ہیں جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ اور شاندار کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اسلام پہلا مذہب ہے جس نے جمہوریت کی تلقین کی۔ اور اس پر عمل بھی کیا۔ اس لئے کہ جب مسجد میں اذان ہوتی ہے۔ اور توحید کے پرستار آپس میں اکٹھا ہو جاتے ہیں۔ اور جب کسان اور مزدور اور بادشاہ ایک ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر خدا کے دربار میں جھک جاتے ہیں اور "خدا ہی سب سے بڑا اور خدا ہی سب سے برتر ہے۔ تو اس وقت جمہوریت کی روح نظر آتی ہے جو دن میں پانچ مرتبہ ہر روز مشاہدے میں نظر آتی ہے"۔ (مسز سروجنی نائیڈو)

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز جھوٹے مدعی نہیں تھے، اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اسلام میں بڑی خوبیاں اور صفات موجود ہیں۔ اور سچی بات تو یہ ہے کہ اسلام ایک

مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی سوسائٹی
کے بانی تھے جس نے ظلم وسفاکی کا خاتمہ کر دیا۔

(ایچ۔جی ویلز)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک عظیم جرنیل تھے۔آپؐ نے اہلِ عرب کو اتحاد کا سبق دیا اور ان کے آپس کے اختلافات اور تنازعات کو دُور کیا۔ تھوڑی ہی مدت میں آپؐ کے پیروؤں نے نصف دُنیا فتح کرلی۔ پندرہ سال کی مختصر مدت میں لوگوں نے جھوٹے خداؤں کی پرستش سے توبہ کرلی۔ مٹی کی بنی ہوئی مورتیاں مٹی میں ملادی گئیں، یہ ایک حیرت انگیز کارنامہ تھا یہ سب کچھ صِرف پندرہ سال کی مُدت میں ہوگیا۔ جبکہ حضرتِ موسیٰ ؑ اور حضرت عیسیٰ ؑ اپنی قوموں کو راہِ راست پر لانے میں کامیاب نہ ہوسکے۔ حقیقت میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہستی عظیم تھی۔

(نپولین بوناپارٹ)

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا

ظالم پتھر برساتے اور زبانِ نبوتؐ سے دعائیں نکلتیں

یہ اُس عہد کی بات ہے جب دُنیا تاریکی میں ڈوبی ہوئی تھی۔ مُدت سے پیاسی زمین کو "بارانِ رحمت" کی کوئی بوند میسر نہ ہوئی تھی۔ اِنسان کی روح مرجھا گئی تھی۔ اخلاق و محبت اور لطف و عنایت کی جگہ ظلم و جفا اور بے رحمی و سفاکی نے لے لی تھی۔ انسانیت کراہ رہی تھی اور ظلم و چیرہ دستی کے ہولناک سائے ہر طرف چھائے ہوئے تھے۔

یہ سب اِس لئے تھا کہ حضرت عیسیٰؑ کے بعد چھ سو سال تک دُنیا میں نہ کوئی آسمانی کتاب نازل ہوئی اور نہ اللہ کا کوئی پیغمبر مبعوث ہوا تھا غرض ہدایت کے تمام راستے بند تھے اور اس ظلمت کدے میں نور و ضیا کی کوئی ہلکی جھلک بھی نظر نہ آتی تھی۔ رہبروں کی جگہ رہزنوں نے لے لی تھی۔ اور خدائے ذوالجلال کے وجود کا حقیقی تصور روح و دل سے یکسر مٹ گیا تھا۔ کاروانِ انسانیت کا کوئی میر نہ تھا، کوئی راستہ نہ تھا نہ کوئی منزلِ مقصود۔ یہ ہولناک اور کرب انگیز صورت حال مدت سے قائم تھی کہ

اچانک انسانی نگاہ نے دیکھا کہ آسمان پر نورِ رشیدِ نبوت چمکا اور اس کی روشنی نے دنیا کے بھیانک اندھیروں کو مٹانا شروع کیا۔ اب وہ دُنیا مدت دراز سے آسمانی ہدایت سے محروم تھی۔ اسے ایک ہادی مل گیا۔ وہ ہادی نبوت کا آخری تاج پہن کر کرۂ ارض پر نمودار ہوا تھا۔ وہ ہاشمی گھرانے کا فرد تھا۔ نام "محمدؐ" (صلی اللہ علیہ وسلم) رکھا گیا تھا۔ اور وُہ عبداللہ کا بیٹا اور عبدالمطلب کا پوتا تھا۔

جب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دُنیا میں آنکھ کھولی تو ماں کی آغوش تو ملی لیکن باپ کا سایہ اٹھ چکا تھا۔ آمنہ کی گود میں پلنے والا یہ بچہ بڑی حسین فطرت لے کر آیا تھا۔ عمر کے ساتھ ساتھ اس کی اخلاقی صفات بھی فروغ پاتی گئیں۔ وُہ دنیا میں ایک مثالی انسان بن کر اُبھر رہا تھا۔ اس کی نشو ونما میں قدرت کا خاموش ہاتھ کام کر رہا تھا۔ اور فطرت کے ساکت دبستان میں وہ بڑے قیمتی اسباق یاد کر رہا تھا۔ لیکن دُنیا اس سے بے خبر تھی۔

دُنیا کے اس بڑے ٹکڑے میں ہزاروں سال سے اللہ کا گھر قائم تھا۔ لیکن اَب اللہ کے اس مقدّس گھر (بیت اللہ) میں پتھر کے سینکڑوں بُت رکھے ہوئے تھے۔ اور لوگ ان کو اپنا معبود اور چارہ ساز سمجھتے تھے۔ فکرِ انسانی کی اس پستی نے بڑی بھیانک صورت اختیار کر لی تھی۔ وُہ اپنی ظاہری آنکھوں پر اعتبار کرتا تھا اور اس کی بصیرت کی آنکھ بند تھی۔

خوگرِ پیکرِ محسوس تھی انساں کی نظر
مانتا پھر کوئی ان دیکھے خدا کو کیونکر

اب محمدؐ بن عبد اللہ طفلی کے دور سے گذر کر شباب کے دور میں داخل ہو گئے تھے۔ ان کی زندگی سادگی کا مرقع تھی۔ ان کی معاشرت عام لوگوں کی طرح تھی۔ وُہ جنگل میں بکریاں چراتے تھے۔ لیکن کسی کو معلوم نہ تھا کہ یہی نوجوان آئندہ پوری انسانی برادری کی گلہ بانی کرے گا۔ ایک مرتبہ وُہ اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ شام کے سفر میں گئے۔ اِس سفر میں یہ عجیب واقعہ پیش آیا جب پیڑ کے نیچے محمدؐ بن عبد اللہ بیٹھے تھے اُس کی تمام شاخیں جُھک گئی تھیں۔

اس تاریک دور میں جہالت اتنی بڑھ گئی تھی کہ قریش کے دل میں انتقام کی آگ ہر وقت بھڑکتی رہتی تھی۔ اور رقیبانہ کشمکش کا سلسلہ صدیوں تک قائم رہتا تھا۔ ہر وقت تلواریں فضا میں چمکتی رہتی تھیں اور انسان کا مقدس لہو زمین میں جذب ہوتا رہتا تھا۔ اِس قتل وخوں ریزی کے بھیانک واقعات جب زیادہ سنگین ہو گئے تو انتقامی کارروائیوں کو روکنے اور مظلوموں کی دادرسی کے لئے ایک معاہدہ ہوا۔ اِس معاہدے سے قتل وغارت گری کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ اس معاہدہ کو تاریخ میں "حلف الفضول" کا نام دیا گیا ہے۔ اور اس میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبد اللہ نے بڑا اہم کردار ادا کیا تھا۔

بچپن ہی سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو لہو لعب اور کھیل تماشے سے کوئی رغبت نہ تھی۔ اُنؐ کی فطرت حکیم تھی اور سرشت نیک۔ ایک ماہر قصہ خوانوں کی ایک مجلس میں جانے کا ارادہ کیا تو راستے ہی میں شادی

کا ایک مجمع دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور اسی حال میں نیند آ گئی۔

نبوت کا تاج پہننے سے پہلے قدرت نے محمدؐ بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ضروری تربیت دی تھی۔ اور اصلاح نفس اور تزکیۂ اخلاق کی ایک صورت یہ بھی تھی کہ وہ غارِ حرا میں جا کر مراقبہ کرتے تھے پھر اسی حال میں ایک دن اچانک ایک فرشتہ غارِ حرا میں نمودار ہوا اور اس نے کہا

" اقرأ باسم ربك الذی خلق

یہ وحی الٰہی تھی اس سے نبوت کا اعلان مقصود تھا۔ اب محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی نہیں رہے تھے بلکہ " محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بن گئے تھے۔ اب وہ نبوت کے تاجدار کہلاتے تھے۔ اور اب ان کی زندگی کا نقشہ بالکل بدل گیا تھا۔ اب تک وہ صرف خاموش اور سنجیدہ انسان کی طرح مکے میں زندگی بسر کر رہے تھے لیکن اب داعیٔ حق بن کر جلوہ گر ہو گئے تھے، وہ دینِ حق کے مبلغ تھے اور مصلحِ اخلاق تھے۔ چنانچہ آپؐ نے دعوتِ تبلیغ کے کام کا آغاز کیا۔ اور اسی مکے میں جن چار آدمیوں کو پہلے اسلام لانے کی سعادت حاصل ہوئی ان میں حضرت ابوبکرؓ، خدیجہؓ، علیؓ اور زیدؓ تھے۔ یہ چاروں افراد محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی اور بے داغ کردار سے اور سلیم و سنجیدہ فطرت سے پوری طرح واقف تھے

پھر منشائے خداوندی کے مطابق اسی مکہ میں یہ اہم اور حیرت ناک واقعہ بھی پیش آیا کہ" ایک رات کو تاجدارِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمان

پر بُلایا گیا۔ اور وہاں آیات الٰہی کا مشاہدہ کرایا گیا۔

اب تاجدار نبوت صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ کا کام پوری توجہ اور انہماک سے شروع کیا۔ جس سے مکّہ کے مشرکین میں سخت غم و غصّہ کی لہر دوڑ گئی اور انھوں نے ایذا رسانی کے نت نئے طریقے ایجاد کئے۔ طنز و استہزا اور بدگوئی اور دشنام طرازی ان کا معمول بن گیا لیکن یہ تمام طریقے ناکام ہوئے اور تبلیغ حق کا کام برابر جاری رہا۔ پھر عرب کی سرداری پیش کی گئی پھر عرب کی حسین و جمیل خاتون کی پیش کش کی گئی۔ پھر دولت و ثروت کے انبار کا لالچ دیا گیا لیکن یہ تمام تدبیریں بھی اللہ کے سچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پائے حقارت سے ٹھکرا دیں۔ مشرکوں کا یہ خیال تھا کہ ایک عام انسان جو ہمارے ہی درمیان ہے کیسے نبوت اور رسالت کا اہل بن سکتا ہے۔ ان کا یہ پختہ خیال تھا کہ رسالت کسی بشر کو نہیں دی جاسکتی۔ وہ نبوت کے بارے میں یہ تصور رکھتے تھے کہ اگر کسی بشر ہی کو دی جاتی تو مکّے میں اِس منصب جلیل کے مستحق، ابوسفیان تھے۔ عتبہ تھے۔ ولید تھے۔ یہ سب لوگ صاحب اقتدار تھے۔ صاحب ثروت تھے اور بڑے بااثر تھے، ان سب کو چھوڑ کر ایک یتیم اور مسکین کو نبوت کا منصب عطا کرنا کیا معنی رکھتا ہے؟

جب قریشِ مکہ اپنی تمام تدبیروں میں ناکام رہے تو انہوں نے اللہ کے رسولؐ سے معجزات کا مطالبہ کیا اور کہا کہ اے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم، اگر تم سچے رسولؐ ہو تو ذرا مکّے کے پہاڑوں کو دُور دھکیل دو تاکہ کچھ

وسعت پیدا ہو جائے اور اگر تم واقعی نبیؐ ہو تو تمہارے جلو میں فرشتوں کی ایک جماعت کیوں نہیں ہوتی ۔ اور تمہارے پاس دولت و ثروت کیوں نہیں ہے۔ تم مفلس اور نادار ہو اور اکثر فاقے کرتے رہتے ہو۔ کیا یہ علامتیں ایک نبیؐ کی ہو سکتی ہیں ؟ اچھا تم نہیں مانتے اور اپنی بات پر اڑے ہوئے ہو اور ہماری بُت پرستی کے خلاف ہو تو تم اس عذاب کو جلد لے آؤ جس سے تم ہم کو ڈراتے رہتے ہو، ان تمام طنز آمیز باتوں کا جواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان حقیقت ترجمان سے جو ادا ہونا تھا تو وہ یہی تھا کہ " میں تو حق کا داعی ہوں، میرا کام تبلیغ کرنا ہے ، خوشخبری دینا اور خوف دلانا میرا فریضہ ہے ۔ عذاب لانا اور قہر کا نازل کرنا میرا نہیں یہ اللہ کا کام ہے

پھر مکہ کے ان ظالموں اور سفاکوں نے مسلمانوں کا سوشل بائیکاٹ کیا۔ ہاشمی خاندان کے بچے اور بوڑھے مسلمان بھوک سے تڑپتے، چیختے اور روتے تھے ۔ اور یہ بے رحم لوگ ان کی اس حالت کو دیکھ کر خوش ہوتے تھے قہقہے لگاتے تھے ۔

مکے کے یہی وُہ ظالم اور سفاک لوگ تھے جو مسلمانوں کو وحشیانہ سزائیں دیتے تھے۔ کئی صحابہ ایسے تھے کہ جنہیں تپتی ہوئی ریت پر لٹایا جاتا اور ان کے سینے پر گرم گرم پتھر رکھا جاتا۔ کسی کو جانوروں کی طرح مکے کی گلیوں میں گھسیٹا جاتا۔ کسی کو دہکتی ہوئی آگ میں جھونک دیا جاتا۔ کسی کو گرم لوہے

کی سلاخوں سے داغا جاتا مگر یہ تمام بہیمانہ سزائیں ان پاک وسعید روحوں کو جادۂ حق سے نہ ہٹا سکیں۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکّے کی زمین تنگ پا کر طائف کا رُخ کیا۔ اور وہاں کے لوگوں کو پیغامِ حق سنایا، وہاں کے امیروں اور دولت مندوں نے آپ کا بڑا مذاق اڑایا۔ اور ایک مشہور امیر عبدیالیل نے تو اتنا بڑا ظلم کیا کہ طائف کے اوباش لڑکوں کو آپؐ کے پیچھے لگا دیا۔ جو حضور کے جسمِ اطہر پر پتھر برساتے، آپؐ کو گالیاں دیتے آپؐ کا مذاق اڑاتے، ظلم وستم کا یہ ایسا ہولناک نشتر تھا کہ چشمِ فلک نے اتنا دلفگار منظر بہت کم دیکھا ہوگا، ادھر ظالموں کی طرف سے پتھر برسائے جاتے تھے اور اِدھر زبانِ نبوتؐ سے ان کے حق میں دُعائیں نکلتی تھیں۔ اِدھر سے کانٹے پھینکے جاتے۔ اور اُدھر سے پھولوں کی بارش ہوتی۔ اِدھر شقاوت تھی اور اُدھر رحمت تھی۔

جب حالات بہت سنگین ہو گئے اور قریش کے مظالم بڑھنے گئے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کا انتظام فرمایا۔ ادھر مُشرکینِ مکّہ اپنی ناکامی پر سخت بد دل اور غمگین تھے اور اب ان کے خیال میں اسلام سے نجات پانے کا واحد ذریعہ صرف یہ رہ گیا تھا کہ وہ داعئ حق صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا خاتمہ کر دیں۔ اس مذموم مقصد کے حصُول کے لئے انھوں نے بڑی حکمت سے یہ اسکیم تیار کی تھی کہ رات کی تاریکی میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر قبائلِ قریش کے ایک

ایک سردار وار کریں تاکہ ہاشمی خاندان کے لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خون کا بدلہ تمام قبائل سے لینے کی ہمت نہ کر سکیں۔

اِدھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعہ اس سازش کا علم کرا دیا تھا اور ہجرت کا بھی حکم دے دیا تھا۔ آپؐ نے اپنے رفیق خاص حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو حکمِ الٰہی سے آگاہ کیا اور حضرت علیؓ کو بلا کر یہ ہدایت کی کہ "تم آج میرے بستر پر سونا، میرے پاس قریش کی جو امانتیں ہیں، میرے چلے جانے کے بعد تم انھیں واپس کر دینا۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بڑی خاموشی کے ساتھ بحفاظتِ تمام روانہ ہو کر حضرت ابوبکر کے پاس آئے اور پھر ان ہی کے ساتھ غارِ ثور میں روپوش ہو گئے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا یہ انتہائی درخشاں پہلو ہے کہ ایک طرف تو کفارِ قریش آپؐ کا مذاق اڑاتے، نبوّت کی تکذیب کرتے اور آپؐ کو ایذا پہنچاتے، اور دوسری طرف وہ اس پر کامل یقین رکھتے تھے کہ مکّہ کی سوسائٹی میں اگر کوئی شخص امین اور متدیّن ہو سکتا ہے تو وہ صرف محمدؐ بن عبداللہ کی ذات ہے۔

غرض جب مرکبِ نبویؐ نے مدینے کی زمین پر قدم رکھا تو فضائے آسمانی "اللہ اکبر"۔ اور "مرحبا سیّدی و مولائیؐ" کی صدا سے گونج اٹھی

مدینے کی زمین اسلام کے لئے بڑی زرخیز تھی۔ یہاں کے لوگوں میں قبولِ حق کی بڑی صلاحیت تھی۔ اور واقعی بڑی تیزی سے اسلام وہاں پھیلتا

چلا گیا اور تھوڑی ہی مدت میں کرۂ ارض پر ایک اسلامی ریاست پوری شان کے ساتھ جلوہ گر ہو گئی۔ انصارِ مدینہ نے مہاجرین کے ساتھ وہ سلوک کیا کہ تاریخِ عالم میں اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔ اخوت۔ محبت۔ مساوات یک رنگی کے ایسے روح پرور نظارے دیکھے گئے کہ اُن سے اسلام کی حقیقت اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا یقین دلوں میں ہونے لگا۔ مدینہ پہونچ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد بنانے کا ارادہ کیا۔ آپؐ نے ایک قطعۂ زمین جو دو یتیموں کی ملکیت میں تھی قیمت ادا کر کے حاصل کی اور اس پر مسجد تعمیر کی جو مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کہلاتی ہے مکّے کی زندگی مسلمانوں کی تربیتی زندگی تھی۔ اس زندگی میں اذیتیں تھیں صعوبتیں تھیں اور انتہائی مظلومیت تھی۔ لیکن مدنی زندگی میں راحتیں میسّر آئیں۔ اور طاقت و نصرت واپس ہوئی۔ یہاں کفّار کے مقابلے میں غزوات ہوئے اور حق و باطل کی معرکہ آرائیاں ہوئیں۔ پھر ایک مبارک دن وہ آیا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دس ہزار صحابہؓ کی ایک طاقت ور جمعیۃ کے ساتھ مکہ مکرمہ میں فاتح بن کر داخل ہوئے۔ یہ کفّار مکہ کی ایسی شکست تھی کہ وہ پھر سر اٹھانے کی ہمّت نہ کر سکے۔ وہ مغلوب و مفلوج بن کر تاجدارِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سر جھکائے کھڑے تھے۔ اور انھیں یقین تھا کہ فاتح مکّہ کے ایک جنبش ابرو پر ان کے سر قلم کرائے جائیں گے۔ اور مکّے کی زمین ان کے لہو سے رنگین ہو جائے گی۔ لیکن چشم فلک نے دیکھا کہ رحمتِ دو عالم

صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے یہ کلمات ادا ہوئے :
"آج کے دن تم سے کوئی مواخذہ نہیں ۔ جاؤ تم سب آزاد ہو"۔
یہ تھا اس ذاتِ اقدس کے اخلاقِ حمیدہ کا کرشمہ جس نے دنیا کو زندگی کا ایسا پاکیزہ اور تابناک نمونہ پیش کیا جو رحمت و رافت میں ڈوبا ہوا ہے۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کی
حیات مقدسہ کے ماہ و سال

ولادت باسعادت	۲۲ اپریل ۵۷۱ء
دائی حلیمہ سعدیہ کی آغوش	ایک ہفتہ بعد
آغوشِ والدہ میں واپسی	۵ سال کی عمر میں
والدہ ماجدہ کا وصال	۶ سال کی عمر میں
دادا عبدالمطلب کا انتقال	۸ سال کی عمر میں
شام کی جانب پہلا سفر	۱۲ سال کی عمر میں
حضرت خدیجہ کبریٰ رض سے عقد	۲۵ سال کی عمر میں
غارِ حرا میں عبادت و مراقبہ	۳۷ سال کی عمر میں

وحی کا نزول اور خلعت نبوت	۴۰ سال کی عمر میں
چچا ابو طالب کا انتقال	۵۰ سال کی عمر میں
حضرت خدیجہ کا انتقال	۵۰ سال کی عمر میں
حضرت عائشہ رضہ سے عقد	۵۰ سال کی عمر میں
واقعہ معراج بنویؐ	۵۰ سال کی عمر میں
مدینہ کی جانب ہجرت	۵۳ سال کی عمر میں
غزوہ بدر	۵۵ سال کی عمر میں
صلح حدیبیہ	۵۹ سال کی عمر میں
فتح مکہ	۶۰ سال کی عمر میں
خطبۂ حجتہ الوداع	۶۳ سال کی عمر میں
علالت اور وفات	۶۳ سال کی عمر میں

چشمۂ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

مکّہ سے تبوک سات سو بیس میل تبوک سے خیبر تین سو بیس میل۔ مکّہ سے مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم دو سو پچاسی میل مدینہ سے تبوک چار سو تیس میل ہے۔ جہاں سو سو میل تک کوئی سایہ دار درخت نہیں۔ ہزاروں میل لمبائی چوڑائی میں پھیلا ہوا ریگستان کا چٹیل میدان خالی پڑا جہاں گرم گرم بادِ صبا کے جھونکے آنے والوں کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ ریت کے بگولے اڑتے ہیں چہرے کو ریت سے لت پت کر دیتے ہیں۔ بالوں میں ریت اڑ کر جم جاتا ہے ہونٹوں پر سکڑی آجاتی ہے۔ چاروں طرف نظر دوڑاتے ہیں لیکن پانی کا ایک قطرہ نظر نہیں آتا۔ ننھی ننھی بلبلیں پرندے پانی کے لئے در بدر پھرتے ہیں۔ کسی سیاح کے لئے تفریح کا کوئی سامان نہیں ایسی زمین پر سیاہ رنگ کے بڑے بڑے پہاڑوں کی بلندیاں آسمانوں سے باتیں کرتی ہیں خدا کی مخلوق بے چینی کے سمندر میں تڑپ رہی تھی کہ خداوند عالم کو اپنی پیاری مخلوق پر ترس آیا۔ کہ سیاہ رنگ کے لمبے لمبے پہاڑوں میں ہزاروں میل تک پھیلے ہوئے ریگستانوں میں چشمۂ رحمۃ للعالمین جاری فرما کر مخلوق پر رحم احسان فرمایا پھر وہ ننھے ننھے پرندے، بلبلیں اس چشمے کو دیکھ کر ایک جگہ جمع ہوئی خوب پانی پیا اور اپنے پیروں کو چشمے سے سیراب کر کے خوش ہو کر صلی اللہ علیہ وسلم کے نغمے گاتی ہیں آج اُس آبِ حلیمیہ سے پوری مخلوق سیراب ہو رہی ہے

مقام حدیبیہ میں خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے چشمہ جاری ہوا۔ اور چودہ سو صحابہ رضؓ نے پانی پیا اور برتن بھر لیے۔

زم زم کا پانی بہت مقدس با برکت ہے لیکن میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے نکلنے والا پانی آب زم زم سے بھی زیادہ مقدم اور لاکھ درجہ بہتر ہے۔ قربان جایئے ان مقدس صحابہ رضؓ پر جنہوں نے نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے جاری ہونے والے پانی کو پیا۔ ان مقدس صحابہ کرام رضؓ کا جنگل کے جانور بھی احترام کرتے تھے کہ یہ مقدس جماعت صحابۂ رسول اللہ ہے جن صحابہ کی پوری زندگی صحبت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں گذری ہو بھلا ان کے مقام و درجات کا ہم لوگ اندازہ بھی کر سکتے ہیں؟ آج چشمۂ رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے پانی سے پوری دنیا کے مسلمان سیراب ہو رہے ہیں۔

اس ریگستان کے ذروں کو پہاڑوں پر پڑے ہوئے گرد و غبار کو آج ہم اپنی آنکھوں کا سرمہ بناتے ہیں۔ ان پہاڑوں میں میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بکھری پڑی میدان بدر جہاں ایک سو بیس درجہ کی گرمی پڑتی ہے دل بے چین ہوتا ہے شدت گرمی سے لیکن میدان بدر میں میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے چودہ صحابہ رضؓ آرام فرما ہیں۔

اس بدر میں میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے نشانات ہیں۔ جہاں جنگ بدر کے دن محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

قیام فرمایا اس میدانِ بدر کو آٹھ مرتبہ راقم الحروف کی سیاہ کار آنکھوں نے دیکھا۔ اِن پہاڑوں کو دیکھ کر عشقِ رسول اللہ کی محبت آنکھوں میں آنسو بہاتی ہے۔ دل تڑپ کر رُکنے کا نام نہیں لیتا۔ آنکھیں آنسو بہانے پر مجبور ہیں۔ بستیٔ بدر میں ننھے ننھے پرندے چاروں طرف سے صبح کے وقت صلی اللہ صلی اللہ پڑھتے ہیں۔ اس مقدس بستی میں چودہ صحابہ کرام رضؓ کی مقدس روحوں پر خداوند عالم کی طرف سے رحمت کی بارش نازل ہو رہی ہے۔ یہ شہید ہیں جن کو اللہ تعالےٰ روزی دیتا ہے۔ زندہ رکھتا ہے مسلمانوں کی گردن ان چودہ صحابہ کے احسانات سے دبی ہوئی ہے جنہوں نے اپنے خون کے قطرے بہا کر اسلام کو حیات بخشی تھی۔

اللہ جل شانۂ نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے ایک لاکھ ۲۴ ہزار پیغمبر دُنیا میں نازل فرمائے۔ تاکہ اپنی مخلوق کو صحیح راہ پر چلایا جائے پھر اپنے تمام پیغمبروں کی مدد بھی کی۔ کسی سے معجزات ظاہر کرائے۔ لیکن جتنے بھی معجزات ظاہر ہوئے اُن کا تعلق ان پیغمبروں کی حیات تک رہا۔ جب وہ دنیا سے تشریف لے گئے تو معجزات بھی ساتھ ہی ختم ہو گئے۔ کسی بھی پیغمبر کا معجزہ آج دُنیا میں موجود نہیں ہے۔ لیکن کمال ہے میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا آج چودہ سو سال گزر گئے۔ آج بھی اسی طرح آپ اپنی قبر میں حیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے روزی دی جاتی ہے۔ اور اپنی شفقت سے نوازتے ہیں چودہ سو سال سے آج تک قرآن مجید کا ایک ایک لفظ اسی حالت

میں موجود ہے جس حالت میں اللہ تعالےٰ نے بھیجا تھا پوری دنیا میں پڑھی جاتی ہے پھر حدیث نبوی سیرت النبیؐ اتنی تعداد میں چھپ رہی ہے کہ دوسرے کسی بھی پیغمبر کی اتنی جامع سیرت آج موجود نہیں ہے کمالِ شفقت ہے میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی آج بھی اپنے غلاموں کی خواب کی حالت میں اپنی زیارت کرا کر حکم بھی صادر فرما دیتے ہیں کسی پر اتنی شفقت کرتے ہیں کہ بیداری کی حالت میں اپنا نورانی چہرہ دکھا دیتے ہیں۔ جیسے حضرت پیران پیر عبدالقادر جیلانی نوراللہ مرقدہٗ نے روضۂ اطہر صلی اللہ علیہ وسلم پر کھڑا ہو کر کہا اسلام علیکم یا میرے نانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پھر اس کا جواب روضۂ اطہر صلی اللہ علیہ وسلم سے آیا اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک نکالا اپنے نواسے سے ملایا۔ اُسی طرح ترکی کے خلیفہ نورالدین زنگی کو محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم تین مرتبہ خواب میں نظر آئے اور فرمایا کہ نورالدین تم سو رہے ہو حالانکہ میرے بدن کو دو یہودی کتے نکال لینا چاہتے ہیں۔ تیسری مرتبہ یہودیوں کے چہرے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نورالدین زنگی کو دکھائے وہ مدینہ منورہ گئے۔ تمام اہلِ مدینہ کی دعوت کی تاکہ وہ چہرے سامنے آجائیں تمام اہلِ مدینہ آئے۔ لیکن وہ دونوں یہودی نہ آئے۔ خلیفہ نے پوچھا کہ کوئی اور بھی رہ گیا ہے اہلِ مدینہ نے بتایا کہ دو بڑے درویش رہ گئے ہیں وہ کسی سے خیرات نہیں لیتے۔ نورالدین خود چل کر ان کے مکان پر گئے۔ جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن کو نکالنے کے لئے زمین میں سرنگ کھودی ہوئی تھی۔

رات بھر زمین کھودتے، مٹی اٹھا کر جنت البقیع میں ڈال دیتے۔ دن کو سو جاتے، ایک جگہ مُصلّٰی ڈال رکھا تھا تاکہ کسی کو نظر نہ آئے۔ خلیفہ نے جب مُصلّٰی اٹھا کر دیکھا تو اندر سرنگ تھی۔ نورالدین اندر جاتا رہا یہاں تک کہ رسول اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک نظر آئے بوسہ دیا اور پھر واپس آئے۔ یہودی کتوں کو پھانسی دی گئی اور آپؐ کے بدن اطہر کے چاروں طرف رانگ کی فولادی دیوار بنادی گئی۔ یہ ابھی دو سو سال کا ذکر ہے میرے محبوب کے لطف و کرم دیکھیے۔ لندن سے ایک مسلمان زیارتِ روضۂ اطہر کرنے گیا وہاں حج کے دوران رہائش کی جگہ نہ ملی۔ روضۂ اطہر کی جالی پکڑ کر رونے لگا کہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے مدینہ میں رہائش نہیں ملی۔ اس کے بیوی بچے ساتھ میں تھے کہ کسی نے آکر مونڈھے پر ہاتھ رکھا کہ میرے ساتھ آؤ گھر لے گئے۔ کھانا کھلایا۔ رہائش دی۔ لندن والے مسافر نے میزبان سے پوچھا آپ کو کیسے پتہ چلا کہ میرا یہاں رہنے کا ٹھکانہ نہ تھا۔ میزبان مدنی نے فرمایا، تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رو رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میرے مہمان کو ساتھ لے جاؤ۔ اس کو کھانا کھلاؤ، دیکھ بھال کرو۔

لندن سے ایک مسافر غریب مدینہ منورہ حاضر ہوا ان کے ساتھ ایک ڈرائیور تھا۔ اس نے مدینہ جاکر جواب دے دیا کہ میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گا۔ وہ حضرات حکومت کے پاس گئے تو حکومت کے مدیر نے ڈرائیور کو جیل میں ڈال دیا۔ اور گاڑی والے سے کہا کہ تم جا سکتے ہو لیکن گاڑی کے مالک

کو گاڑی چلانی نہیں آتی تھی۔ اُس نے روضۂ اطہر صلی اللہ علیہ وسلم پر جا کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گاڑی چلانی نہیں آتی، ڈرائیور نے ساتھ چھوڑ دیا۔ وہاں دعا ایسی قبول ہوئی کہ ناتجربہ کار ہی نے گاڑی چلانی شروع کر دی چار ہزار میل کا سفر کر کے بخیریت لندن پہنچ گیا۔

قادیانی مرزا غلام احمق دجال نے نوے سال تک مسلمانوں کو ستایا جھوٹا دعوئے نبوت کر دیا۔ دنیا بھر کے مسلمانوں کے بدن پر سانپ کی طرح ڈنک مارتا رہا۔ اللہ تعالےٰ کے خاص فضل و کرم سے لندن میں بھی ایک رسولِ خدا کا غلام تحفظِ ختمِ نبوت کی حفاظت کے لئے کھڑا ہو گیا۔ کیونکہ قادیانی فتنہ لندن میں کھڑا ہوا تھا۔ اس کی مکاریاں ہندوستان تک پھیلی ہوئی تھیں۔

قادیانی دجّال کے خلاف جہاد کرنے والے کی مدد خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے رہے۔ اپنے اشاروں پر اس تنظیم کو چلایا نوے سال بعد پاکستانی حکومت نے اس کو غیر مسلم قرار دیا تو اسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے غلام کو آگاہ کر دیا تھا کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے آج پاکستان کی حکومت نے قادیانی امت کو غیر مسلم قرار دیدیا گیا پھر کسی نے لندن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت لکھی۔ چھپوانے کے لئے رقم نہ تھی بے چین تھا کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں نظر آئے۔ فرمایا کہ دعویٰ کرتے ہو میری محبت کا گھبرا جاتے ہو چھوٹی چھوٹی باتوں سے جب کتاب لکھی گئی ہے۔ چھپ بھی جائے گی۔ یہ فرما کر تشریف لے گئے، ایک ہفتہ کے اندر کتاب طبع ہو گئی۔ رقم کا بند و بست بھی خود ہی کر گئے۔ کہ کسی انسان کو

حکم مل گیا ہے کہ سیرتِ محبوبِ خدا کی اشاعت میں مالی تعاون کرو۔ کتاب چھپ گئی۔ پچاس ہزار روپیہ خرچ ہوا۔ آج پورے برطانیہ میں سب سے زیادہ مقبول کتاب اردو زبان میں سیرتِ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جو بار بار چھپ رہی ہے۔ فروخت ہو رہی ہے۔ چودہ سو سال میں یورپ کے بُت کدوں میں یہ پہلی اردو میں چھپنے والی کتاب ہے جو آرٹ کاغذ پر سُنہری الفاظ میں طبع ہوئی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تک دُنیا میں رہے اپنے گھر سے کسی سائل کو خالی نہ بھیجا۔ جب دنیا سے تبدیل ہو کر روضہ اطہر صلی اللہ علیہ وسلم میں تشریف لے گئے وہاں سے بھی کسی سائل کو خالی نہیں بھیجتے۔ لاکھوں مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔

فقط تاثرات مؤلف

آپؐ کا خلقِ عظیم ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خلقِ عظیم وخصائل پاکیزہ ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے اور ہماری روزمرہ کی زندگی کے لئے کارآمد اور مفید آپؐ سے پہلے جتنے انبیاء گذرے اُن سب میں کسی کی شخصیت ایسی نہیں جو علمی حیثیت سے اتنی کامل ہو کہ اس کی تعلیم کی عملی مثال دنیا کے سامنے موجود ہو۔ اور وہ مثال ایسی کہ ہر انسان کے لئے قابلِ عمل ہو آپ سے پہلے کے روحانی پیشواؤں میں کوئی ہستی ایسی نہیں ہے جس کی تعلیمات اور عملی زندگی کے نمونے ہر دور میں اور ہر طبقہ کے انسان کے لئے کارآمد اور عام انسانوں کے لئے قابلِ عمل ہوں۔ بلکہ اکثر رہنماؤں کی زندگیوں کے عام قصے انسانوں کی قوتّ اختیار سے باہر اور مافوق الفطرت نظر آتے ہیں۔ اِن کی پیدائش، زندگی اور موت کے بیشتر واقعات، معجزات وخوارق کے رنگ میں اس طرح ڈوبے ہوئے ہیں کہ عام انسانوں سے ان واقعات کا ظاہر ہونا محال اور خلاف فطرت معلوم ہوتا ہے۔ اسی بنا پر قدیم عہد میں جب کہیں برگزیدہ بندے پیدا

ہوئے۔ اورانھوں نے سرکش انسان کو مطیع کرنے کے لئے معجزنمائی سے کام لیا تو انسانی دماغ نے ان کو اپنا جب ایک انسان ماننے میں پس وپیش کیا لیکن بہ ظاہر شکل وصورت آدمی کی تھی۔ اس لئے انھوں نے اس عقیدے پر اکتفا کیا کہ خدا خود ان شخصیتوں کی صورت میں زمین پر اترا تھا

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں قریش کے سامنے اعلانِ نبوت کیا اور فرمایا کہ وہ انھیں جیسے ایک انسان ہیں لیکن اللہ نے انہیں اپنی رسالت کے لئے منتخب کیا ہے۔ تو آپؐ کی قوم نے کہا کہ یہ کیسا رسولؐ ہے کہ جو بازاروں میں چلتا پھرتا ہے اور کھاتا پیتا ہے۔ یہ بھی کہتا ہے کہ میں تمہیں میں سے ہوں۔

اسلام سے قبل یہ ہوا کہ ان مقدس معلمین کی عملی زندگی پر روحانی قصوں اور افسانوں کا پردہ پڑ گیا۔ اور انہیں اوتار کا درجہ دے دیا گیا۔ خدا کے پیدا کئے ہوئے بندوں کی شان میں غلو وافراط کرنا خدا کی شانِ حقیقی میں فرق لانا ہے۔ اور یہ بہ منزلہ شرک کے ہے۔ اسلامی تعلیمات میں شرک کو سب سے بڑا جرم وگناہ قرار دیا ہے۔

آنحضرت صلعم کے سوا اور کونسی ہستی ایسی نظر آتی ہے جس نے مذہبی عقیدے کے اس بنیادی نقص کا استیصال اس طرح کیا ہو کہ قدم قدم پر خدائے واحد کی وحدانیت ویکتائی کا اعلان کیا ہو۔ آپ ہمیشہ اپنی تعلیم وتلقین میں اعلان کرتے رہے۔ کہ میری شان میں مبالغہ نہ کرو" یہ

شان تکمیل اخلاق آنحضرت کے سوا اور کون بڑی ہستی ہماری رہ نمائی کے لئے دنیا میں لے کر آئی۔ آپؐ کی حیثیت ایک انسان۔ ایک دوست۔ ایک باپ ایک بیٹے۔ ایک شوہر۔ ایک استاد۔ ایک حاکم۔ ایک مجاہد۔ ایک عابد وزاہد۔ ایک دُنیا دار۔ ایک صاحب معجزات وکرامات کی نظر آتی ہے۔ اور کہیں ایک نکتہ احکام خداوندی سے باہر نہیں ہے۔ یہی آپؐ کی سیرت ہے جس کا مجسم عملی نمونہ بن کر آپؐ نے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اگر غریبوں اور مسکینوں کی مدد کا دوسروں کو حکم دیا تو پہلے خود ان کی مدد کی۔ بھوکوں کو کھانا کھلانے اور مہمانوں کو خاطر کرنے کی نصیحت کی تو پہلے خود اس فرض کو انجام دیا۔ آپؐ اور آپؐ کا گھرانا فاقہ سے سویا لیکن جو بستر تھا وہ مہمان کو کھلا دیا جسم مبارک پر صرف ایک پیوند لگا کرتا ہوتا۔ اگر سائل سوال کرتا تو آپؐ کرتا اتار کر دے دیتے اور جسم کو چادر سے ڈھانک لیتے۔ آپؐ نے معافی و درگذر کی تعلیم دی تو خود پہلے دشمنوں کو معاف کیا اپنی ذات کے لئے کبھی کسی سے بدلہ نہیں لیا۔

غور طلب امر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی ایک مثال کسی خاص موقع پر قائم نہیں کی بلکہ تمام عمر آپؐ اپنے عمل پر شدت سے قائم رہے۔ آپؐ نے جو نصیحت دوسروں کو کی اس پہ آخر دم تک خود عمل کرتے رہے۔ آپ نے اس خیال کی نہایت خوب صورتی سے تردید کر کے دکھلادی کہ بھلائی کا کوئی کام انسان سے زندگی میں کبھی کبھی ہی ہو سکتا ہے بلکہ آپؐ نے اپنے طرزِ عمل سے یہ ثابت کر کے دکھلا دیا کہ اگر آدمی استقلال کے ساتھ اعمال

صالح پر قائم رہے تو وہ اس کی فطرتِ ثانیہ بن جاتے ہیں

ایک آدمی کے اخلاق کا حال اس کی بیوی سے زیادہ کون جان سکتا ہے حضرت خدیجۃ الکبری رض جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ۲۵ سال کی عمر سے ۵۰ سال تک رفیقۂ حیات رہیں۔ جب آپؐ پہلی وحی کی نزول پر لرزتے ہوئے گھر آتے ہیں تو آپ کو ان الفاظ میں تسلی دیتی ہیں۔ "آپؐ پریشان نہ ہوں خدا آپؐ کا ساتھ نہ چھوڑے گا۔ آپؐ تو اس کے بندے ہیں حق کی حمایت کرتے ہیں۔ غریبوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ بھوکوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ مصیبت میں لوگوں کے کام آتے ہیں"

حضرت عائشہ صدیقہ رض فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کو برا نہیں کہا نہ بد دعا دی۔ اور نہ کسی پر لعنت کا لفظ استعمال کیا۔ آپؐ نے کسی انسان یا جانور کو کبھی اپنے ہاتھ سے ہتھیار استعمال نہیں کیا۔ آپؐ کا چہرۂ مبارک ہمیشہ شگفتہ رہتا تھا۔۔۔۔ مجلس میں کبھی ہاتھ پیر پھیلا کر نہیں بیٹھتے تھے ادب کو اٹھنے بیٹھنے میں ملحوظ رکھتے تھے۔ گفتگو ٹھہر ٹھہر کر اس طرح صاف الفاظ میں فرماتے کہ ایک ایک لفظ ذہن نشین ہو جاتا۔ جب آپؐ صحابہ رض کے جھرمٹ میں بیٹھے ہوتے تو آپؐ کے زانو کبھی برابر بیٹھنے والے کے آگے نہ نکلتے تھے۔ جب آپؐ وعظ کہتے تو صحابہ رض پر ایسا اثر ہوتا کہ وہ انتہائی غور و سکون سے پوری توجہ کے ساتھ آپ کی باتیں سنتے۔ آپ خود کسی کی بات درمیان سے کاٹ کر کبھی نہ بولتے۔ دوسرا جب تک باتیں کرتا رہتا آپؐ نہ اس کی بات کاٹتے، نہ سننے سے اکتاتے۔ آپ قہقہہ مار کر کبھی نہ ہنستے تھے۔ ہنسی کی

بات پر صرف تبسم کرتے۔ آپؐ اپنی تعریف سُننا بھی گوارا نہ کرتے تھے۔ کہتے کہ تعریف صرف اللہ کے لئے ہے۔ رُعب رسالت آپؐ کے چہرۂ مبارک سے ظاہر تھا۔ جب پہلے پہل کوئی آپؐ کو دیکھتا تو مرعوب ہو جاتا لیکن تھوڑی دیر میں آپؐ سے محبت کرنے لگتا۔ آپؐ اپنے دشمنوں کی بھی توہین گوارا نہ کرتے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر خدا تعالےٰ کا شکر ادا کرتے۔ کسی چیز کو بُرا نہ کہتے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ کسی سے ملتے وقت ہمیشہ خود پہلے سلام کی پہل کرتے۔ راہ چلتے اگر بچے آپؐ کا ہاتھ پکڑ لیتے تو آپؐ خود نہ چھوڑتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ نہ چھڑاتے۔ مدینہ میں ایک پاگل عورت رہتی تھی۔ یہ اکثر راہ چلتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ لیتی اور چاہتی کہ آپؐ اُس کے پیچھے چلتے رہیں۔ کبھی لکڑیوں کا گٹھہ پیٹھ پر لاد دیتی آپؐ یہ بوجھ اٹھا کر چلتے رہتے۔

ایک دفعہ حبش کے بادشاہ نجاشی نے سفارت بھیجی۔ سفارت کے رکن سب غیر مسلم تھے۔ آپؐ نے اُنھیں مسجدِ نبوی میں ٹھہرایا اور خود اُن کے تمام کام انجام دیئے۔ صحابہؓ نے کہا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو کرنے دیجئے"۔ آپؐ نے جواب دیا " ان لوگوں نے میرے دوستوں کی خدمت کی ہے اس لئے مجھے بھی ان کی خدمت کرنی چاہیئے"۔ ہجرت کے شروع زمانے میں آپؐ مہاجرین کی ایک جماعت کے ساتھ ایک انصاری کے گھر مہمان تھے، میزبان کے گھر میں سوائے بکریوں کے دودھ کے اور کچھ نہ تھا آپؐ نے رات کے وقت پہلے سب جماعت کو دودھ پلوادیا میزبان اور اس کے خاندان کو بھی پلوادیا جو بچ رہا وہ خود پی لیا اور دعا فرمائی، اے اللہ جس نے آج کھلایا اس کو تو بھی کھلا دینا

اسلام کی نامور خواتین حضرت فاطمہؓ

ہمشیرہ حضرت عمرؓ

تیرہ سو سال قبل ساری دنیا کے لوگ بھٹکے ہوئے تھے عرب کے باشندے بتوں کی پوجا کرتے تھے، شراب پیتے اور جوا کھیلتے تھے۔ لڑکیوں کو پیدائش کے بعد زندہ زمین میں گاڑ دیتے تھے۔ پھر اپنی ان برائیوں پر فخر محسوس کرتے اور بھری محفلوں میں اپنے گناہوں کی داستانیں سُناتے، لوٹ مار اور قتل و غارت گری کو کوئی عیب نہ سمجھتے۔ ان حالات میں پوری دنیا ایک ایسے ہادی کی منتظر تھی جو بھٹکے ہوؤں کو راہ راست پر لائے اور باطل کی تاریکی میں صداقت کا نور پھیلائے۔

مکہ جو حضرت اسماعیلؑ کے بابرکت ہاتھوں سے آباد ہوا تھا، نور کا ایک سیلاب امڈا جس نے مشرق سے مغرب تک اجالا ہی اجالا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنا رسول بنایا اور لوگوں کی ہدایت کا کام آپؐ کے سپرد ہوا۔ آپؐ نے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی کفار میں تہلکہ مچ گیا۔ مخالفت کا ایک طوفان اٹھا، گنے چنے مسلمانوں پر آفات کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ مگر سزا کے باوجود اسلام رسول اور خدائے رب

العزت کی محبت مسلمانوں کے دلوں سے نہیں نکلی۔ مسلمان مردوں اور عورتوں نے نہایت پامردی اور استقلال سے ان مصائب کا مقابلہ کیا۔ ان کے جذبۂ جہاد، شوقِ شہادت اور اسلام کی راہ پر مضبوطی سے جمے رہنے کی وجہ سے اسلام کی روشنی ساری دنیا میں پھیل گئی۔ ان عورتوں اور مردوں نے چمن اسلام کی آبیاری اپنے خون سے کی اور اسلام کے خاکہ میں اپنے خون سے رنگ بھرا۔ گو تاریخ اسلام کے اوراق ایسے مردوں اور عورتوں کے کارناموں سے بھرے پڑے ہیں جن پر شجاعت اور بہادری ہمیشہ فخر کرتی رہے گی تاہم بطور نمونہ ایک خاتون حضرت فاطمہؓ ہمشیرہ حضرت عمرؓ کا واقعہ پیش کیا جا رہا ہے۔

یہ حضرت عمرؓ کے اسلام لانے سے قبل کا واقعہ ہے۔ آپ قبیلہ کے ایک ایسے فرد تھے جو صاحب اثر ورسوخ بھی تھے، شجاع اور بہادر بھی تھے۔ اور مسلمانوں کو اسلام کی راہ سے بہکانے کے لئے ان پر ظلم وستم کرنے میں بھی نام پیدا کر چکے تھے۔ انہوں نے لاکھ چاہا کہ اسلام کے فروغ کی کوششوں کو ناکام بنا دیں اور ان چند لوگوں کو جو اسلام لا چکے ہیں مار پیٹ کے بعد مرتد ہونے پر مجبور کر دیں۔ لیکن آپ کی سختیاں کسی ایک مسلمان کو بھی اسلام سے بیوفائی پر آمادہ نہ کر سکیں۔ اپنے مقصد میں ناکامی نے آپ کے غصے کو بھڑکا دیا اور ایک روز آپ ہاتھ میں ننگی تلوار لئے گھر سے نکلے اور تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے آستانۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلے۔ راہ میں ایک دوست ملے تو ان کی یہ کیفیت دیکھ کر پوچھا۔

عمر! کیا بات ہے، ہاتھ میں ننگی تلوار لئے کہاں جا رہے ہو؟
بھئی کیا پوچھتے ہو، محمدؐ کے ہاتھوں پوری قوم کا ناک میں دم آگیا ہے، گھر گھر میں فساد کی آگ پھیلی ہوئی ہے باپ بیٹے کا دشمن بنا ہوا ہے۔ ماں بیٹی کی مخالفت کر رہی ہے، بھائی بھائی آپس میں جھگڑا فساد کر رہے ہیں، لات و عزیٰ میں کیڑے ڈالے جا رہے ہیں، اور ہُبل کی بے حرمتی ہو رہی ہے۔ ایسے خدا کے وجود پر زور دیا جا رہا ہے جو کسی کو نظر نہیں آ رہا آخر صبر کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔ آج میں گھر سے یہ عہد کر کے چلا ہوں کہ نبوت کے اس دعویدار کو ختم کر کے ہی دم لوں گا۔ دیکھو اب کیا ہوتا ہے۔ عمر کو کامیابی ہوتی ہے یا دکھائی نہ دینے والا خدا اپنے نبی کی جان سلامت رکھتا ہے۔

یہ سن کر حضرت عمرؓ کے دوست نے قہقہہ لگایا اور بولا۔
تمہیں محمدؐ کی فکر کرنے سے پہلے اپنے گھر کی خبر لینی چاہیئے۔ تمہاری بہن اور بہنوئی دونوں مسلمان ہو چکے ہیں۔

حضرت عمرؓ غصہ میں پیچ و تاب کھاتے ہوئے پلٹے، اور اپنی بہن کے گھر پہنچے۔ ان کی بہن حضرت فاطمہؓ قرآن پاک پڑھ رہی تھیں۔ انہوں نے جوں ہی کسی کی آہٹ سنی خاموش ہو گئیں اور قرآن پاک کے اجزا چھپا کر اطمینان سے بیٹھ گئیں۔

حضرت عمرؓ کے کانوں میں قرآن پاک پڑھنے کی آواز پڑ چکی تھی۔ انہوں نے بہن سے پوچھا کہ یہ کیا تھا جو تم پڑھ رہی تھیں؟ بہن نے ٹالنا چاہا

لیکن عمرؓ نہیں مانے اور بولے۔ کیا یہ درست ہے کہ تم دونوں نے اپنے آباؤ اجداد کا مذہب چھوڑ کر اسلام قبول کر لیا ہے۔ ابھی بہن یا بہنوئی نے کوئی جواب نہ دیا تھا کہ عمرؓ نے بہنوئی کو مارنا پیٹنا شروع کر دیا۔ بہن اپنے شوہر کو بچانے کے لئے آگے بڑھی تو بھائی نے بہن کو بھی اس قدر زدو کوب کیا کہ بہن شدید زخمی ہو گئی اور ان کے جسم سے خون ٹپکنے لگا۔ اس مار پیٹ سے میاں بیوی اسلام لانے سے منحرف تو کیا ہوتے اپنے عقیدہ میں اور بھی راسخ ہو گئے۔ بہن نے بھائی کو صاف صاف بتا دیا کہ وہ چاہے تو دونوں کو قتل کر سکتا ہے لیکن یہ ناممکن ہے کہ اب ان کے دل سے اسلام کی محبت نکال سکے۔

ان الفاظ سے عمرؓ بے حد متاثر ہوئے اور اپنی بہن کو محبت بھری نظروں سے دیکھنے لگے۔ گو فاطمہؓ کے جسم سے خون کے قطرے ٹپک رہے تھے وہ شدید زخمی ہو چکی تھیں لیکن اسلام کی محبت پر قائم تھیں۔ بہن کو اس حال میں دیکھ کر عمر پر رقت طاری ہو گئی اور وہ بولے۔ "تم جو کچھ بھی پڑھ رہی تھیں، مجھے بھی سناؤ۔"

حضرت فاطمہؓ نے جو سورت سنائی اس کا مفہوم یہ تھا۔

زمین و آسمان میں جو کچھ ہے سب خدا تعالیٰ کی تسبیح پڑھتے ہیں۔ وہ غالب حکمت والا ہے۔

عمر ایک ایک لفظ سے متاثر ہوئے۔ یہاں تک کہ جب یہ آیت آئی خدا پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔

تو عمرؓ سے برداشت نہ ہو سکا بیساختہ زبان سے نکل گیا۔

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و اشھد ان محمد رسول اللہ

اب ان کی کیفیت میں زبردست تبدیلی واقع ہو چکی تھی وہ نہایت اطمینان و سکون سے اٹھے اور آستانۂ نبوی پر پہنچ کر دستک دی۔ ان کے ہاتھ میں چونکہ اب بھی تلوار تھی اس لئے صحابہؓ قدرے فکر مند ہو گئے۔ اس پر حضرت حمزہ نے فرمایا کہ آنے دو اگر نیک نیت ہے تو بہتر ورنہ اسی کی تلوار سے اس کا سر قلم کیا جائے گا۔

حضرت عمرؓ نے قدم بڑھایا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود آگے آئے اور ان کا دامن پکڑ کر فرمایا: "عمر کیا ارادے ہیں کیوں آئے ہو۔" (مفہوم)

پیغمبر خدا تعالیٰ کی پر جلال آواز نے ان کے جسم پر کپکپی طاری کر دی تھی۔ انہوں نے نہایت انکساری کے ساتھ کہا۔

"ایمان لانے کے لئے"

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر اس قدر بلند آواز میں اللہ اکبر کا نعرہ لگایا کہ اس کی گونج سارے مکہ میں سنی گئی۔

یہ تھا جسمانی لحاظ سے کمزور ایک عورت کا جذبہ صادق اور خلوص جس نے حضرت عمرؓ جیسے جری مرد کو اسلام لانے اور آستانہ نبوی پر حاضر ہونے پر مجبور کر دیا۔ یقیناً خواتین نے بھی چمنِ اسلام کی آبیاری اپنے خون سے کی ہے اور تاریخ اسلام کے اوراق ایسی بہادر اور ثابت قدم خواتین کے کارناموں سے بھرے پڑے ہیں۔

امام مالکؒ کا یہ حال تھا کہ جب حدیث روایت کرتے تھے تو خوف زدہ ہو جاتے اور کہتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا یا یوں فرمایا تھا۔ امام شعبی کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی خدمت میں سال بھر حاضر رہا لیکن میں نے ان کو کبھی حدیث روایت کرتے نہیں دیکھا حضرت زیدؓ کہتے ہیں کہ میں نے سعد بن مالک کے ساتھ مکہ مبارکہ سے مدینہ طیبہ تک سفر کیا لیکن اس تمام راہ میں نے ایک حدیث بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نہیں کی (حالانکہ وہ صحابی تھے) حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے اپنے والد سے پوچھا کہ میں نے آپ کو اور صحابہؓ کی طرح حدیث روایت کرتے نہیں دیکھا۔ انہوں نے کہا کہ میں جب سے اسلام لایا میں نے کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نہیں چھوڑا لیکن میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص میری نسبت کوئی جھوٹی روایت بیان کرے تو چاہئے کہ اپنا گھر آگ میں بنائے۔

خواتین میں اسلام کی عظیم مُبلّغہ!

حضرت خُولہ بنت حکیم

مشہور تاریخ "اسد الغابہ" میں درج ہے۔

"کانت امراتہ صالحہ" ترجمہ: وہ ایک صالح خاتون تھیں۔

"مسند امام احمد" میں یہ الفاظ درج ہیں:

"تصوم النہار وتقوم اللیل" ترجمہ: دن کو روزہ رکھتیں اور رات کو اللہ کی عبادت کرتی تھیں۔

استیعاب" میں یہ الفاظ لکھے گئے ہیں۔

"کانت امراۃ صالحہ فاضلۃ" ترجمہ: وہ نہایت نیک اور واجب الاحترام خاتون تھیں۔

اس خاتون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تقریباً پندرہ احادیث روایت کیں۔ حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت سعید بن مسیّب۔ حضرت ربیع بن مالک، حضرت عروہ اور بشیر بن سعید سے جلیل المرتبت حضرات کو ان سے سلسلۂ تلمذ حاصل تھا

حالاتِ زندگی

اس خاتون کا نام خولہؓ بنت حکیم تھا

آپ کا تعلق قبیلہ سلیم سے تھا۔ اور آپ کی کنیت ام شریک تھی لیکن آپ

نے کنیت کے بجائے اپنے اصلی نام خولہ سے شہرت پائی۔آپ رشتہ میں رسُولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خالہ تھیں۔آپ کا نکاح بلند مرتبت صحابی حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہٗ سے ہوا۔آپ اپنے نکاح کے بعد اسلام لائی تھیں۔اور آپ نے مدینہ ہجرت بھی فرمائی تھی۔آپ کو اسلام لانے کے باعث جس قدر تکالیف پہنچائی گئیں آپ نے ان سب کا مقابلہ نہایت جُرات واستقلال سے کیا اور کسی نازک سے نازک موقعہ پر بھی ذرا نہ گھبرائیں۔

آپ کو اسلام اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر عقیدت اور محبت تھی کہ آپ نے نبی کریمؐ اور اسلام کے خلاف کبھی چھوٹی سے چھوٹی بات سُننا بھی پسند نہ کیا۔آپ خواتین میں اسلام کی عظیم مُبلّغہ تھیں آپ کی زبان کی شیرینی اور اثر کا یہ عالم تھا کہ جو عورت کبھی آپ سے بات چیت کر لیتی ہمیشہ آپ کو عزت و احترام کی نظروں سے دیکھتی۔آپ نے اسلام کے کسی بھی معاملہ میں کسی بھی قسم کی مداہنت اور رعایت پسند نہ کی۔آپ عورتوں کو بچّوں کی ذہنی تربیت پر ابھارتیں۔اور ان میں دینی رُوح پیدا کرنے کی کوشش فرماتی رہتیں۔آپ نے ایک بار خواتین کے ایک مجمع عام میں خطاب کرتے ہوئے کہا:

" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خداتعالےٰ کے پیارے پیغمبر ہیں۔اور اسلام اللہ تعالےٰ کا سچّا دین ہے اُن کو سچے دل سے تسلیم کرنا اور ان کے ہر حکم کی تعمیل کرنا ضروری ہے۔عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ خواتین غیر اسلامی رسم و رواج کو اہمیت دینے والی عادی بن چکی ہیں اُنھیں یاد رکھنا چاہیئے کہ اُنھوں نے احکام اسلام کی بجاآوری میں کوتاہی کی تو اللہ تعالیٰ اُن سے باز پُرس کرے گا۔اور انھیں نافرمانی کی

سخت سزا ملے گی۔ اللہ کی گرفت بڑی مضبوط اور اس کی پکڑ بڑی سخت ہے۔ ہر وقت اللہ سے ڈرنا اور اس کے احکام خلوصِ دل سے ماننا ضروری ہے۔

شوہر کا انتقال

حضرت خولہ بنت حکیم اور ان کے شوہر حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ دونوں میں دلی محبت تھی۔ اسلام کے رشتے نے ان کی محبت کو مزید مضبوط کر دیا تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ط (پ ۲۲ ع ۳)

ترجمہ:۔ بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں اُن محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اے ایمان والو تم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو (بیان القرآن)

مقامِ درودِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم

میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ پر دل کی گہرائیوں سے درود وسلام پڑھنے پر جو انعامات اللہ جل شانہٗ کی طرف سے ملتے ہیں ان کا ذکر اور جو بے چین دلوں کو سکون قلب درود پاک کے پڑھنے پر مسلمان کو نصیب ہوتا ہے وہی تاثرات قارئین کے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں۔

تحریر تاثرات راؤ شمشیر علی خاں صدر انٹرنیشنل تبلیغی اسلامی مشن برطانیہ۔

طباعت اشاعت ادارہ انٹرنیشنل تبلیغی اسلامی مشن برطانیہ۔

پیش لفظ

اللہ جل شانہٗ کی رحمت کاملہ پر میری جان قربان ہو رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت نظر کرم پر میری جان قربان ہو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے رسول اللہ صلی اللہ کی خاص رہنمائی سے اس عاجز وسیاہ کار کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس سیرت پر درجنوں کتابیں لکھنے کی توفیق اسی خدا کی رحمت سے ملی جو پوری کائنات کا مالک وخالق ہے اسی کے قبضۂ قدرت میں پوری کائنات کا نظام ہے ورنہ میرے جیسا کم عمل، کم علم والا انسان اتنی پیاری محبت وعقیدت بھری کتابیں لکھنے کا اہل نہ تھا کہ آج پورے یورپ میں میری کتابوں کو پڑھ کر انسان آنسو بہانے پر مجبور ہوتا ہے یہ خدا کی رحمت ہے جس نے میری کتابوں کو مقبول بنایا، میرے لکھے ہوئے ٹوٹے پھوٹے الفاظ کو اتنا مقبول فرمایا کہ آج برطانیہ کے اکثر گھروں میں میری کتابیں پڑھی جاتی ہیں۔ سیرت محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم، سیرت صحابہ رضی اللہ عنہ، سیرت محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے کے بعد دل میں خیال آیا کہ اپنے محسن صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کا بدلہ اتارنے کی غرض سے درود پاک کے درجات پر کچھ عرض کروں تاکہ خداوند عالم کے محبوب

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی عقیدت و محبت سے مسلمانوں کے دل سکون حاصل کر سکیں۔ کیونکہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے نام میں اتنی تاثیر ہے کہ دل کو راحت ملتی ہے۔ درود پاک اتنا بڑا وظیفہ ہے کہ جس کا اندازہ بھی ہم نہیں کر سکتے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے جن اور انسانو! تم میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کرو کیونکہ میں خود اور میرے فرشتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ (بیان القرآن۔)

جو کام خود اللہ تعالیٰ کرے وہ اپنے بندوں کو کرنے کا حکم دے وہ کام کتنا بڑا بلند ہو گا۔ اس کتاب میں فضائل درود آسان زبان میں پیش کرنے کا مقصد بھی یہی ہے کہ قارئین کی سمجھ میں آسانی سے فضائل درود کا مقام آجائے۔ راقم الحروف نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر دس ہزار صفحات لکھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے طبع کرا کر پوری دنیا میں پھیلائے یہ اللہ تعالیٰ کا رحم و کرم مجھ پر تھا۔

مقام درود پڑھنے والوں کی خدمت میں ضرور اپیل کی جاتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ مرتبہ رسول اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کریں۔ مجھ سیاہ کار شمشیر علی خاں راؤ کے لئے دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے کہ میں پوری دنیا میں سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھیلا سکوں اور مرنے کے بعد مجھے اپنے تخت کے سایہ میں جگہ عطا کرے آمین صد آمین۔

تحریر تاثرات :۔ راؤ شمشیر علی خاں ۳۱ مارچ ۱۹۷۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ جل شانہٗ نے قرآن مجید میں اپنے بندوں کے لئے حکم فرمایا کہ نماز پڑھو، روزے رکھو، حج بیت اللہ کرو، زکوٰۃ دو. لیکن قرآن مجید میں کسی جگہ بھی یہ نہیں فرمایا کہ میں خود بھی نماز پڑھتا ہوں، روزے رکھتا ہوں لیکن مقام درود پر فرمایا۔ اے جن اور انسانو! تم میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کرو کیونکہ میں خود اور میرے فرشتے رسول خدا پر درود بھیجتے ہیں۔ کتنا بلند مقام ہے درود پاک پڑھنے کا۔ حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں سے سجدہ کرایا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر خود اللہ تعالیٰ درود بھیجتا ہے۔

(۱) رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہٗ اس مسلمان پر دس مرتبہ صلوٰۃ بھیجتا ہے۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی دس رحمتیں اپنے پر نازل کرا لینا کتنی بڑی دولت ہے، کتنے خوش نصیب تھے وہ صحابہ کرام رضؓ جو لاکھوں کی تعداد میں روزانہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج کر اللہ تعالیٰ کے خزانے سے کئی لاکھ کی تعداد میں ہر روز نیکیاں رحمتیں حاصل کرتے تھے۔ میرے مرشد حضرت شاہ عبدالقادر رائپوری نور اللہ مرقدہٗ ہر روز کئی ہزار مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کرتے تھے اپنے خدام کو بار بار تاکید فرماتے کہ

ہر روز پابندی سے درود بھیجا کرو۔

(۲) میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ فرمایا کہ اگر کوئی محبت وعقیدت کے ساتھ مجھ پر درود ایک مرتبہ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی فرشتے ستر مرتبہ اس پر رحمت بھیجتے ہیں۔ بروز جمعہ مبارک کو درود پڑھنے کا ثواب اور بھی بڑھایا جاتا ہے جہاں میرا نام آئے مجھ پر درود پڑھنا چاہیئے۔ یعنی کم از کم صلی اللہ علیہ وسلم ضرور پڑھا جائے۔ کثرت سے درود پڑھنے والے پر خدا کی رحمت بارش کی طرح ہوتی ہے۔

(۳) میرے محبوب محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس کی پیشانی پر لکھ دیتے ہیں کہ یہ شخص نفاق سے جہنم کی آگ سے بری ہو گیا ہے اور قیامت کے دن اس کو شہیدوں کے ساتھ اٹھائیں گے۔ جتنی کثرت زیادہ ہو گی اتنی رحمتِ خدا اس کے ساتھ ہو گی۔ ایک مرتبہ درود پڑھنے پر دس گناہ اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے۔

(۴) میرے محبوب آقا رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن میرے زیادہ قریب وہ مسلمان ہو گا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجتا ہو گا۔ مجھ پر کثرت سے درود پڑھنے والے کو پل صراط پر گزرنے میں نور کا کام دے گا، درود کی کثرت قبر میں بھی کام دے گی۔ کیونکہ میرے متعلق قبر میں سوال ہو گا اے مرنے والے تم ان کو جانتے ہو میرا چہرہ مبارک مرنے والے کے سامنے آئے گا۔ جو لوگ مجھ پر کثرت سے

درود پڑھتے ہوں گے ان کو فوراً میرا نام یاد آجائے گا کہ یہ تو ہمارے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جو لوگ مجھ پر درود نہیں پڑھتے برے اعمال کرتے ہوں گے، نماز نہ پڑھتے ہوں گے ان کی زبان پر تینوں سوالات کا جواب نہیں آئے گا۔ قبر میں ہر مردے سے تین سوال ہونگے (۱) تمہارا خدا کون ہے (۲) تمہارا دین کیا ہے (۳) تمہارے پیغمبر کا کیا نام ہے۔ بداعمال انسان ان تینوں سوالات کا جواب نہیں دے سکے گا۔ کثرت سے درود پڑھنے والا تینوں سوالات کا جواب آسانی سے دیگا۔ مجھ پر کثرت سے درود پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ اپنے تخت کے سایہ میں جگہ دے گا۔ جبکہ میدانِ حشر میں پچاس ہزار سال کا ایک دن ہوگا وہاں کوئی سایہ نہ ہوگا۔

(۵) میرے محبوب رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کتاب میں میرا نام صلی اللہ علیہ وسلم لکھ دے یا پورا درود لکھ دے جب تک کتاب میں وہ میرا نام رہے گا اس وقت تک فرشتے اس لکھنے والے پر درود بھیجتے رہیں گے۔ اس حدیث کی روشنی میں راقم الحروف نے سیرت محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر دس بارہ کتابیں لکھیں کم از کم پچاس ہزار مرتبہ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بہ مع درود کے لکھا ہے اور پچیس لاکھ صفحات میرے ہاتھوں سے نکلے جن میں وہ ہر صفحہ پر کئی کئی مرتبہ صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ لکھا ہے۔

جو مسلمان مجھ پر صبح و شام سو مرتبہ درود بھیجتا ہے اس کی سو حاجتیں اللہ پوری کرتا ہے تیس دنیا میں ستر آخرت میں پوری کرے گا مقامِ درود کے متعلق کس قدر اللہ کی رحمت عام ہے

(۶) میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے اس فرشتے کو اللہ تعالیٰ نے اتنی قوت عطا فرمائی کہ ساری مخلوق کی باتیں سن لیتا ہے جو شخص بھی قیامت تک مجھ پر درود بھیجتا رہے گا وہ فرشتہ تمام دنیا میں پڑھا جانیوالا درود مجھ پر پہنچاتا رہے گا۔ پڑھنے والے کا نام اس کے باپ کا نام لے کر مجھ پر پیش کرتا ہے۔ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجتا ہے اسی دن مجھ پر وہ فرشتہ پہنچا دیتا ہے۔ پڑھنے والے کی سو حاجتیں اللہ تعالیٰ پوری کرتا ہے۔

(۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل شانہٗ نے پوری زمین میں فرشتے پھیلائے ہوئے ہیں جس قدر مجھ پر پوری دنیا میں درود پڑھا جاتا ہے وہ فرشتے مجھ پر پہنچاتے ہیں۔ اور جو مسلمان میری قبر اطہر پر آکر درود پڑھتا ہے اس کو میں سنتا ہوں اور سلام کا جواب بھی دیتا ہوں، میری قبر اطہر کے قریب جاکر درود پڑھنا زیادہ افضل ہے اس حدیث کی روشنی میں کئی بزرگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ سے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درود پاک کی بابت کیا حکم ہے۔ میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا جو مسلمان زیادہ کثرت سے مجھ پر درود پڑھتا ہے وہ میرے زیادہ قریب ہوگا۔

نوٹ :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر میں زندہ ہیں نماز بھی پڑھتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر رحمت خاص نازل ہوتی ہے کیونکہ پیغمبروں کے بدن کو مٹی نہیں کھاتی۔ جیسے معراج النبی کے سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موسیٰ عیسیٰ ابراہیم علیہم السلام کو نماز پڑھتے دیکھا۔ بیت المقدس میں ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی حالانکہ وہ پیغمبر تو ہزاروں سال پہلے انتقال کر چکے تھے۔

پوری امت کے علماء کا پختہ عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر میں بالکل حیات ہیں۔ ہماری باتیں سنتے ہیں۔ پوری امت کے اعمال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش ہوتے ہیں۔

جن خوش نصیب دوستوں کو بستی محبوب صلی اللہ علیہ وسلم میں جانے کی اجازت مل جائے مدینہ منورہ سے بیس پچیس میل دور سے درود پاک کی کثرت کر دیں کیونکہ مدینہ وہ پاک بستی ہے جہاں خدا کی رحمت برستی ہے جہاں جبرائیل میکائیل فرشتے آتے رہے جہاں ستر ہزار فرشتے ہر روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام آکر پڑھتے ہیں۔

مدینہ منورہ کی مٹی سے سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم کا خمیر بنایا گیا۔

اسی مقدس بستی میں محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام ہے اسی بستی میں حضرت ابوبکر صدیق رضؓ عمر فاروق رضؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن سے بدن ملا کر آرام کر رہے ہیں۔ مدینہ منورہ کا درجہ مکہ مکرمہ و عرش سے بھی افضل ہے، جنت کا ٹکڑا ہے۔ قیامِ مدینہ میں اگر کوئی مسلمان ایک لاکھ مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے پوری امید ہے کہ وہ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب مین کرا دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی شفقت فرما دیتے ہیں

(۸) گنبد خضریٰ کی جالی کے سامنے کھڑے ہو کر دل کی گہرائیوں سے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ سلام پڑھیئے:۔

السلام علیکم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السلام علیکم یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السلام علیکم آپ پر اے اللہ تعالیٰ کی برگزیدہ ہستی سلام آپ پر اے اللہ کی تمام مخلوق سے افضل بزرگ صلی اللہ علیہ وسلم۔

سلام علیکم اے اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم۔

سلام علیکم اے تمام رسولوں کے امام اعلیٰ سردار صلی اللہ علیہ وسلم

سلام علیکم اے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم۔

سلام آپ پر اے اللہ تعالیٰ کے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم

سلام علیکم اے پوری کائنات کے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سلام آپ پر اے جنت کی بشارت دینے والے صلی اللہ علیہ وسلم۔

سلام آپ پر اے آقا صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے امت کو سیدھی راہ پر چلنے کی ہدایت فرمائی، دوزخ سے بچانے کی تدبیریں بتائیں۔

سلام ہو آپ کے گھر والے کو اہل بیت پر۔

سلام ہو آپ کے بائیں پہلو میں قیام کرنے والے ابوبکر صدیق رضؓ پر سلام ہو آپ کے دائیں پہلو میں آرام کرنے والے عمر فاروق رضؓ پر۔

(۹) رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک صحابی حضرت ابی بن کعب رضؓ سے فرمایا کہ اگر تم ہر وقت کثرت سے مجھ پر درود پڑھتے رہو تو اللہ تعالیٰ تمہاری تمام مشکلات آسان کر دے گا۔ دنیا اور آخرت کی۔

قیامت کا دن ہو گا پچاس ہزار سال سے زیادہ بڑا ہر انسان مشکل میں ہو گا ہمارے جیسے بدکرداروں کی نیکیاں کم ہوں گی گناہ زیادہ ہوں گے وہاں پھر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم اپنی طرف سے ایک کاغذ کا پرچہ نکال کر نیکیوں والے پلڑے میں رکھ دیں گے ہم جیسے سیاہ کاروں کی جب یہ مدد محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کریں گے دل سے عرض کریں گے کہ آپ کون ہیں؟

میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے کہ میں تمہارا

پیغمبر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہوں یہ کاغذ کا پرچہ وہ درود شریف ہے جو تم نے مجھ پر پڑھا تھا تیری ضرورت کے وقت میں نے ادا کر دیا ہے۔

درود پاک کی اہمیت کا ہم دنیادار اندازہ بھی نہیں کر سکتے اسی درود پاک کی کثرت سے کبھی کبھی مسلمان اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت بھی کر لیتے ہیں۔ جو مسلمان بھائی اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کرنا چاہیں ان کے لئے تجربہ شدہ نسخہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں اگر کسی بھائی کی قسمت جاگ اٹھے وہ خدا کا شکر ادا کرے کہ اس کے فضل و کرم سے ایسا پیارا محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو نصیب ہوا ورنہ نہ جانے ہم کہاں ہوتے اور کس قوم میں ہوتے۔

خواب میں زیارتِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم

اگر کوئی مسلمان یہ تمنا رکھتا ہو کہ اس کو خواب کی حالت میں میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو جائے اور نورانی چہرۂ انور دیکھ لینے کی تمنا ہو تو ہم ایک لاجواب نسخہ تعویذ درج کرتے ہیں انشاء اللہ یہ کورس چالیس دن کا ہو گا۔ زیارت کی تمنا رکھنے والے حضرات اس تحریر پر عمل کریں۔

(۱) چالیس دن تک نماز پابندی سے باجماعت ادا کریں کوئی نماز بھی قضا نہ کریں چالیس دن کی کل نمازوں کی تعداد دو صد ہو گی۔ باجماعت ادا کریں نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، جنت کی چابی ہے، سکونِ قلب کی دوا ہے۔

(۲) روزی حلال کھائیے حرام مال کھانے سے دل کو راحت نصیب نہیں ہوتی۔ حلال روزی آج کل کھانا بہت مشکل ہو گئی ہے۔ پوری کوشش سے حلال روزی کھایئے حلال روزی کھانے سے ہی مسلمان کی دعائیں اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے دل کو سکون بھی ملتا ہے۔

(۳) اپنے گھر میں ٹیلی ویژن، گندہ لٹریچر فوٹو وغیرہ نہ رکھیں، غلط عقیدہ کا لٹریچر بھی گھر میں نہ رکھیں۔ غلط عقیدہ میں یہودی، عیسائی، مرزائی

مودودی، منکرِ حدیث غلام پرویز، شیعہ بھی شامل ہیں۔ عقیدہ اہل سنت والجماعت پر رکھیں یہی جماعت برحق ہے۔

(۴) ہر روز پابندی کے ساتھ پانچ سو مرتبہ درود پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھیں۔ رات دن کی کوئی پابندی نہیں ہے جب موقع لگے تعداد پانچ سو پوری کرنی ضروری ہے۔ چالیس دن میں کل تعداد درود شریف پڑھنے کی پوری بیس ہزار ہونی چاہیئے۔ رات کو سونے سے پہلے سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تصور دل میں رکھیں آپ کا حلیہ مبارک پڑھ لیں۔ ان چالیس دنوں میں رات کو اگر غسل کرنے کی حاجت ہو جائے تو رات ہی کو غسل کر لیں ناپاک بدن ہرگز نہ رکھیں درود شریف وہی ہے جو ہم ہر نماز میں پڑھتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

ترجمہ:۔

اے پروردگار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل محمد صلی اللہ علیہ

وسلم پر درود بھیج جیسا کہ درود بھیجا تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر بے شبہ تو بہت سراہا ہوا ہے۔ اے اللہ برکت دے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جیسا کہ تو نے برکت دی ابراہیم اور آل ابراہیم کو بے شبہ تو بہت سراہا ہوا ہے۔

(۵) اگر چالیس دن کے بعد آپ کو خواب کی حالت میں محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب نہ ہوئی تو پھر نئے سر سے چالیس دن کا دوسرا کورس شروع کریں۔ کیونکہ آپ نے نماز کی پابندی میں کوتاہی کی ہوگی، یا حلال روزی نہیں کھائی ہوگی ورنہ کوئی وجہ نہ تھی کہ زیارت نبوی نصیب نہ ہوتی۔ دوسرے کورس میں مندرجہ بالا باتوں کی پابندی رکھیں انشاء اللہ دوسرے کورس میں آپ کو ضرور ہی محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی۔ اگر دوسرے کورس میں بھی آپ فیل ہو گئے تو پھر غور و فکر سے اپنی زندگی پر نظر ماریں کہ کیا غلطی ہو رہی ہے مجھے کیوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب نہیں ہو رہی ہے۔ پھر تیسرا کورس شروع کریں۔ یہ تیسرا کورس بھی پانچ سو مرتبہ روزانہ پابندی سے درود پڑھنے کا ہونا چاہئے۔ تین کورس کی تعداد ایک سو بیس دن ہے اس عرصہ میں ساٹھ ہزار مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا ضروری ہے مجھے اللہ تعالیٰ کی رحمت کاملہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ سے پوری امید ہے کہ پہلے کورس میں ورنہ

دوسرے میں آپ کو میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی ورنہ تیسرے کورس میں ضرور ہی ہوگی۔ اگر قسمت نے ساتھ دیا تو محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنا یہ سیاہ چہرہ بھی آجائے گا۔ پھر جو حکم محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیں اس پر عمل کریں۔ دوسری عرض یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری جماعت صحابۂ کرام رضؓ ہے اور قرآن مجید، حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے ان چیزوں پر تنقید نہ کریں۔ ابوبکر صدیق رضؓ عمر فاروق رضؓ امیر معاویہ رضؓ حضرت عثمان غنی رضؓ اسی درخت کے پھل ہیں جس درخت کا پھل حضرت علی مرتضیٰ رضؓ امام حسین رضؓ تھے وہ تمام آسمانی ستارے ہیں، ان کی روشنی میں ہم کو منزل تلاش کرنی چاہیئے۔ حدیث نبوی کی ہر بات پکی اور سچی ہے کسی کو حق نہیں ہے کہ حدیث نبوی ﷺ یا صحابہ کرام رضؓ پر تنقید کرے۔

آپ کی دعاؤں کا محتاج شمشیر علی خاں راؤ عفی عنہ۔

اگر کسی خوش نصیب مسلمان کو چالیس دن کا قیام مدینہ منورہ میں کرنے کی توفیق خدا کی طرف سے مل جائے تو اس خوش نصیب کو چالیس دن کی تمام نمازیں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں باجماعت ادا کرنی چاہیئے۔ درود پاک کی کثرت پانچسو بڑھا کر گیارہ سو مرتبہ روزانہ کر دینا چاہیئے۔ قیام مدینہ میں صرف کھانا پینا اور قضاء حاجت

کے علاوہ جو وقت نصیب ہو وہ پورا وقت میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کے قریب روضہ من ریاض الجنت میں گزاریں نماز باجماعت پڑھیں، سنت نفل سے فارغ ہوکر گنبد خضری کی جالی پر کھڑا ہو اور دل کی گہرائیوں سے درود پڑھیئے کہ اے اللہ جل شانہٗ اپنی رحمت کاملہ سے اپنی محبت کی اصل حقیقت سے ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اس قدر رحمت نازل فرما آسمانی ستاروں سے زیادہ، پوری دنیا کے ریگستانوں کے ذروں سے زیادہ، سمندروں کی لہروں سے زیادہ، اتنی کثرت سے رحمت نازل فرما کہ جس کی کوئی تعداد نہ ہو۔

آج پوری کائنات بے چین ہے کسی کو راحت وسکون نصیب نہیں ہے لیکن میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر کے قریب جاکر جو سکون ہم جیسے سیاہ کاروں کو نصیب ہوتا ہے وہ سکون قلب دوسری جگہ نہیں ہوتا۔ اگر انسان پیٹ سے خالی ہو ہر طرف سے مشکلات نے گھیرا ہو وہ بھی جب جالی اطہر کو دیکھتا ہے تمام مشکلات کو بھول جاتا ہے لیکن روضۂ اطہر صلی اللہ علیہ وسلم پر اسی مسلمان کو سکون ملتا ہے جس کی محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پوری ہو آپ کی ہر سنت کو مانتا ہو، آپ کی ہر حدیث نبوی کو مانتا ہو، صحابۂ کرام رضؓ سے محبت رکھتا ہو۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر یا آپ کے صحابہ رضؓ پر تنقید کرنے والا مودودی جیسا انسان وہاں چلا بھی جائے

تو اس کو سکون قلب نصیب نہیں ہوتا۔ محبت نبوی رکھنے والوں کو ہی سکون قلب ملتا ہے ان ہی لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوتی ہے۔

حدیثِ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم

ماں کی رضا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی کہ ایک نوجوان علقمہ عالم نزاع میں ہے اور سخت تکلیف میں مبتلا ہے۔ حد یہ ہے کہ کلمہ بھی ادا نہیں کر سکتا۔ سرکارؐ نے فرمایا کہ اس کے والدین زندہ ہیں لوگوں نے کہا باپ مرگیا ماں موجود ہے حضورؐ نے بوڑھی ماں کو طلب کیا اور بیٹے کے عادات و کردار کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ ضعیفہ نے کہا میرا لڑکا پابند صوم و صلوٰۃ ہے، سخی ہے اور اچھا مسلمان ہے۔

حکیم انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور تجھ سے اس کا سلوک کیسا ہے؟ ضعیفہ نے کہا میں اس سے سخت ناراض ہوں۔ کیونکہ یہ اپنی بیوی کی طرفداری میری بہ نسبت زیادہ کرتا ہے اور عام طور پر اس کا کہنا مانتا ہے۔ مخبر صادقؐ نے فرمایا کہ ماں کی ناراضگی اس کی اس مصیبت کا سبب ہے۔ آپ نے حضرت بلالؓ کو حکم دیا کہ لکڑیاں سلگا کر علقمہ کو جلا ڈالو۔ خاتم الانبیاءؐ کا حکم سن کر ماں کی مامتا جوش میں آئی اور کہا کہ اے

اللہ کے رسول یہ میں اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتی۔
رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو اپنے بیٹے کی دین و دنیا کی آگ سے نجات چاہتی ہے تو اس کی خطائیں معاف کر دے اور اس سے خوش ہو جا! بوڑھی ماں نے ہاتھ اٹھائے میں محبوب کبریا کی موجودگی میں صدق دل سے اعلان کرتی ہوں کہ میں اپنے بیٹے سے راضی ہوں۔ بڑھیا کے یہ کلمات سن کر آپؐ نے حضرت بلالؓ کو حکم دیا کہ اب جا کر دیکھو مریض کا کیا حال ہے چنانچہ حضرت بلالؓ تشریف لے گئے دیکھا تو علقمہ کلمہ پڑھ رہا ہے۔ چنانچہ واپس آ کر دربار نبوی میں عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول اب وہ کلمہ شہادت پڑھ رہا ہے اور اس کی زبان کھل گئی ہے۔

بدی کی قوت پر غلبہ

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ بد خلق، بدخو، اور سخت گو آدمی جنت میں داخل نہیں ہو گا۔ اور نیکی سے عمر بڑھتی ہے۔ اور جو وعدہ کا پابند نہیں اس کا کوئی ایمان نہیں۔ برائی کے جواب میں برائی کا رویہ مت اختیار کرو اور نیکی کی قوت سے بدی کی قوت پر غلبہ حاصل کرو۔

رحمت و ہدایت سے دور

خیر البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ لوگوں کو نیکی کا لازماً حکم دو اور برائیوں سے روکو۔ ظالم کا ہاتھ پکڑو اور اُسے حق کے آگے

جھکنے پر مجبور کرو۔ اگر ایسا نہیں کرو گے تو تم سب کے دل بھی ظالموں اور برائیوں کے عَلَم برداروں کی طرح) ایک جیسے ہو جائیں گے۔ اللہ تمھیں اپنی رحمت و ہدایت سے اس طرح دور پھینک دے گا جس طرح اس نے بنی اسرائیل کو پھینکا تھا۔

دولت سے بربادی کا اندیشہ

حضرت عمر بن عوف رضؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر فقر و فاقہ سے میں نہیں ڈرتا لیکن مجھے تمہارے بارے میں یہ ڈر ہے کہ دنیا تم پر وسیع کر دی جائے جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر کی گئی تھی پھر تم اس کو چاہنے لگو جیسا کہ انھوں نے اس کو بہت زیادہ چاہا تھا اور پھر وہ تم کو برباد کر دے جیسا کہ اس نے تم سے اگلے لوگوں کو برباد کیا۔

جو شخص محض دنیا کو محبوب و مطلوب بنائے گا وہ اپنی آخرت کا ضرور نقصان کرے گا اور جو محض آخرت کو محبوب بنائے گا اس کو بھی کسی نہ کسی حد تک دنیا کا نقصان ضرور ہو گا۔ بس عقل و دانش کا تقاضا ہے کہ دنیا میں ایسے رہو جیسے کہ پردیسی! یا راستہ چلتا ہوا مسافر۔ اور فانی کے مقابلہ میں باقی کو اختیار کرو۔

فرزندانِ توحید ایک ہی برادری ہیں

حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سن لو اور خوب سمجھ لو! مسلمانوں کی جماعت ایک برادری ہے

ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ اپنے نفسوں پر ظلم کرنے سے باز رہو! میں تمہارے لئے دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں۔ اگر تم نے انہیں مضبوطی سے تھامے رکھا تو کبھی گمراہ نہ ہو گے (۱) اللہ کی کتاب (۲) اس کے رسول کی سنت۔ دوسروں سے متعلق بدگوئی سے بچو کہ یہ سب سے جھوٹی بات ہے۔ کسی کی کمزوریوں کی ٹوہ میں نہ رہو۔ جاسوسوں کی طرح کسی کے عیب نہ ڈھونڈو۔

اور (دنیا کے معاملات میں) ایک دوسرے سے بڑھنے کی ہوس نہ کرو، آپس میں حسد نہ کرو، بغض اور کینہ نہ رکھو، ایک دوسرے سے اعراض مت کرو اور اللہ کے حکم کے مطابق بھائی بن کر رہو۔

حسد نیکی کا دشمن ہے

حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ لوگ بڑے ہی خردمند اور دوراندیش ہیں جو موت کو ہر وقت یاد رکھتے اور اس کے لئے زیادہ سے زیادہ تیاری کرتے ہیں۔ ایسے لوگ دنیا میں بھی عزت و احترام سے بہرہ ور ہوتے ہیں اور آخرت میں بھی اعزاز و اکرام سے نوازے جاتے ہیں۔ حسد کے مرض سے بچو۔ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد منقول ہے کہ حسد (بمعنی رشک) دو اشخاص کے علاوہ کسی پر جائز نہیں۔

(مناسب نہیں) ایک وہ جس کو حق تعالیٰ شانہ نے قرآن حکیم کی تلاوت کی توفیق عطا فرمائی اور وہ اس کی تلاوت میں نہ دن دیکھتا ہے نہ رات دوسرے وہ جس کو پروردگار عالم نے کثرت سے دولت عطا فرمائی اور وہ اسے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہوئے نہ دن دیکھتا ہے نہ رات۔

فسادِ عام کی پیش گوئی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ دنیا ختم نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ لوگوں پر ایسا دور آئے گا جس میں نہ قاتل کو یہ بحث ہوگی کہ اس نے کیوں قتل کیا اور نہ مقتول کو یہ خبر ہوگی کہ وہ کس جرم میں قتل کیا گیا۔ عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کیوں ہوگا؟ فرمایا۔ مخلوق خدا میں فساد عام ہوگا۔

ذمہ داریوں سے پہلوتہی اور ناجائز مطالبات

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (سنو) جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ اور ان کی حکم عدولی اور حق تلفی کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے اور یہ بھی حرام کر دیا ہے کہ اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی سے پہلوتہی کرو۔ اور ساتھ ہی ناجائز مطالبات پیش کرو اور (خبردار) یہ بھی حرام کیا ہے کہ لڑکیوں کو زندہ درگور کرو۔

ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں سے سلوک

حضرت ابوسعید خدری

روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں اور وہ ان سے نیک سلوک کرے تو خدا اس کو ضرور (اپنے فضل سے) بہشت میں داخل کرے گا۔ حضرت کلیب بن منفعہ سے روایت ہے کہ میرے دادا نے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا حضور! یہ ارشاد فرمائیں کہ میں کس کس سے حسن سلوک کروں؟ آپ نے ارشاد فرمایا اپنی ماں سے اپنے باپ سے اپنی بہن سے، اپنے بھائی سے۔

نوافل کے ذریعے

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ مسلمان نوافل کے ذریعے خدا کا قرب حاصل کر لیتا ہے، یہاں تک کہ میں اس کی سماعت بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی بصارت بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ کام کرتا ہے۔

جاں نثاران خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ معرکہ بدر سے پہلے جباران قریش کے ناپاک عزائم کی خبر پہنچنے پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے مشورہ کیا۔ حضرت ابوبکر رضؓ نے بات کی، آپؐ نے توجہ نہ فرمائی۔ پھر حضرت عمر نے بات کی آپؐ نے توجہ نہ فرمائی۔ اس پر سرداران انصار مدینہ حضرت سعد بن عبادہ رضؓ بولے اور عرض کیا شاید حضور کا اشارہ میری ہی جانب ہے۔ تو میری عرض یہ ہے کہ آپؐ ہمیں حکم دیں کہ سمندر میں کود جاؤ۔

ہم سمندر میں کود جائیں گے، حکم ہو تو ہم سینے سے جگر کے ٹکڑے نکال کر دور پھینک دیں، ایک اور روایت ہے کہ اسی موقعہ پر حضورؐ کے اصحابؓ نے یہ بھی عرض کیا تھا کہ ہم وہ لوگ نہیں جنھوں نے اپنے پیغمبر سے کہا تھا تم اور تمہارا خدا جا کے لڑیں ہم تو یہ بیٹھے ہیں۔

آدابِ زندگی

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف روانہ کیا تو بہت سی نصیحتوں کے علاوہ یہ نصیحت بھی فرمائی کہ معاذ خبردار عیش پسندانہ اور تن آسانی کی زندگی سے بچنا اس لئے کہ اللہ کے نیک بندے عیش پسندانہ زندگی نہیں گذارتے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

آدمی کا اپنی زندگی میں ایک درہم خیرات دے دینا مرتے وقت سو درہم خیرات کر دینے سے بہتر ہے۔ جس شخص کا کھانا حرام کا لباس حرام کا، غذا حرام کی ہو اس کی دعا کیسے قبول ہو سکتی ہے۔ سعد ابن ابی وقاص صحابیؓ نے آپؐ سے عرض کیا کہ آپؐ دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے مستجاب الدعوات کر دے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ لقمۂ حلال کا التزام کر لو خود بخود مستجاب الدعوات ہو جاؤ گے۔

بلائیں نازل ہونے کے اسباب

مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا

کہ جب میری امت یہ پندرہ کام کرنے لگے تو اس پر بلائیں نازل ہونے لگیں گی (۱) جب بیت المال کا مال ذاتی دولت بن جائے (۲) امانت کو مال غنیمت سمجھا جائے (۳) زکوٰۃ ادا کرنا تاوان سمجھا جائے (۴) بیویوں کی تو فرماں برداری کی جائے اور (۵) ماؤں کی نافرمانی کیجائے (۶) غیروں کے ساتھ حسن سلوک اور والدین کے ساتھ ظلم کا برتاؤ کیا جائے۔

(۷) مسجد میں شور و شغف ہونے لگے (۸) رذیل قسم کے لوگ قوم کے ذمہ دار سمجھے جائیں (۹) آدمی کا اکرام اس وجہ سے کیا جائے کہ اس کے شر سے محفوظ رہیں (۱۰) شراب علی الاعلان پی جائے (۱۱) مرد ریشمی لباس پہنیں (۱۲) گانے والی مہیا کی جائیں۔ (۱۳) علم کو دین کے واسطے نہ سیکھا جائے (۱۴) باجے بجائے جائیں (۱۵) امت کے پہلے نیک لوگوں کو برا کہا جائے ان حالات میں صورتیں مسخ ہونے کا انتظار کریں۔ (ترمذی)

خوبی سے محرومی

ہادی اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان والا تو محبت والفت کا مرکز ہے اور اس آدمی میں کوئی بھلائی نہیں جو دوسروں سے محبت نہیں کرتا۔ اور دوسرے اس سے محبت نہیں کرتے۔ حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے بھائی کی مصیبت پر اظہار خوشنودی نہ کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ

اس پر اپنا رحم فرمائے اور تم کو اس مصیبت میں مبتلا کرے۔
میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا صدقہ سے بھی افضل ہے کیونکہ یہ وہ کام ہے جو خود اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے کرتے ہیں۔ درود پاک اس لئے ضروری عمل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ایک لاکھ صحابہ کرام رض کے ہم مسلمانوں پر بڑے بڑے احسانات ہیں کیونکہ اگر وہ لوگ تکلیف اٹھا کر صحیح دین ہم تک نہ پہنچاتے تو ہم کو ایمان کیسے نصیب ہوتا۔ اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمت نازل کرے صحابہ کرام رض پر۔ ان کے قبروں کو نور سے بھر دے ان کی محنت ہے کہ آج دین پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ ان کے احسانات کا بدلہ ادا کرنے کا بہترین طریقہ کثرت سے درود پاک پڑھنا ہے ان کے ناموس کے لئے میدانِ جہاد میں لگے رہنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایک زمانہ آئے گا کہ میرے صحابہ رض پر تنقید کرنے والے لوگ پیدا ہوں گے ایسے لوگوں پر خدا کی طرف سے فرشتوں کی طرف سے لعنت پڑتی ہے۔ میرے صحابہ رض پر تنقید کرنے والے کا ایک عمل بھی خدا کے ہاں مقبول نہیں۔ میرے صحابہ آسمانی ستارے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رض اور حضرت عمر فاروق رض میرے ساتھی اور خسر بھی ہیں ان کے مجھ پر بہت احسان ہیں۔
حضرت عثمان غنی رض علی مرتضیٰ رض میرے داماد ہیں۔ حضرت امیر معاویہ رض کاتب وحی اور میرے سالے ہیں ان پر تنقید نہ کرنا۔ آج دور ایسا آگیا

ہے کہ منکر ختم نبوت، منکر حدیث، منکر صحابہؓ ایسے ایسے گندے الفاظ میں صحابہ کرام رضؓ پر تنقید کرتے ہیں کہ ان کو اپنی آخرت کا بھی خیال نہیں ہے پاکستان میں ایک شیعہ عالم کو موت کے وقت سختی ہوئی آواز آئی کہ جب تک تم سچے دل سے حضرت ابو بکر صدیق رضؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کو حق پر تصور نہیں کرتے تمہاری جان اسی طرح تکلیف میں رہے گی یہ شیعہ عالم نے مجبور ہو کر موت کی سختی کے وقت ابو بکر صدیق رضؓ اور عمر فاروق رضؓ کو برحق تصور کیا۔ مرنے سے پہلے شیعہ عالم نے اپنے لڑکے کو بلا کر فرمایا کہ میں نے زندگی برباد کی تم شیعہ مذہب سے توبہ کرو اور ابو بکر صدیق رضؓ و عمر فاروق رضؓ کو حق پر مانو۔ لڑکے نے بھی توبہ کی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلام زندہ باد

خلافت راشدہ حق چاریار

میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جسکی بھی پیروی کروگے ہدایت پاؤگے

(الحدیث)

مقام حدیث و مقام صحابہؓ

جلد اوّل

★

تحریر: از شمشیر علی خان ایڈیٹر ماہنامہ دعوت الحق برطانیہ

★

مقدمہ و پیش لفظ: مفتی بشیر احمد رشید چک ضلع جہلم پاکستان ایڈیٹر ماہنامہ دعوۃ الحق

شائع کردہ: انٹرنیشنل اسلامک مشن برطانیہ

95, Newsome Road, Huddersfield

West Yorkshire, U.K.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مقامِ حدیث و مقامِ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اس کتاب میں

- ناموس صحابہؓ کی ترجمانی
- مقامِ حدیث کی اصل حقیقت
- منکرینِ حدیث و منکرینِ صحابہؓ کا محاسبہ
- دشمنِ اسلام عبداللہ بن سبا یہودی اور اس کی جماعت کا بے لاگ محاسبہ
- مرزا قادیانی، غلام احمد پرویز کے دجل۔
- مودودی جماعت کے مکر و فریب۔
- مسلک حقہ اہل سنت والجماعت کے امیر اعلیٰ حضرت صدیق اکبرؓ کی سیرت

جیسے اہم عنوانات آپ کے سامنے آئیں گے

تحریر و ترتیب: نوابزادہ شمس علی خان صاحب صدر انٹرنیشنل اسلامی مشن کرٹر بیا

کتاب ملنے کا پتہ: مدرسہ علوم شرعیہ باب جبرائیل مدینہ منورہ

مقدمہ وپیشِ لفظ

"مقام حدیث ومقام صحابہؓ"

از:- مفتی رشید احمد ارشد جکر ضلع جہلم

مدیر معاون ماہنامہ دعوت الحق برطانیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

راقم الحروف یہ چند سطور اپنے محترم بزرگ دوست جناب راؤ شمشیر علی خاں صدر انٹرنیشنل اسلامک مشن و ایڈیٹر ماہنامہ "دعوت الحق برطانیہ" کے رسالہ مقام حدیث ومقام صحابہؓ کے رول میں تقدمہ وتمہید کے طور پر سپرد قلم کر رہا ہے۔ خدائے لم یزل نے راؤ صاحب کو تبکدۂ افرنگ میں دینِ اسلام کی سربلندی کے لیے چن لیا جو بلاشبہ ایک عظیم سعادت اور قابلِ رشک ہے۔ جب مستقبل کا مؤرخ "برطانیہ میں اشاعتِ اسلام" کا باب مرتب کرے گا تو یقیناً علمائے حقہ علمائے اہلِ سنت والجماعت کی ناقابلِ فراموش خدمات کا سنہری عنوان اور ان

کے خوشہ چین راؤ شمشیر علی خان اپنے اسلامی مشن اور دعوۃ الحق سمیت سرفہرست نظر آئیں گے۔

ظالم کدۂ افرنگ میں راؤ صاحب اپنے چند جاں نثار ساتھیوں کو لے کر ماہتاب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی کی کرنوں کے سہارے اور نجوم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام علیہم الرضوان کی آسمانِ رسالت میں جگ مگ کرتی چمک دمک سے خود کو بھی اور فرزندانِ ملتِ اسلامیہ کو بھی "صراطِ مستقیم" کی نشانِ منزل پہ چلانے کا عظیم بیڑا اٹھائے ہوئے ہیں۔ اور ہر باطل کے مقابلِ صفِ آرا ہیں۔ جیسا کہ اس رسالہ میں انہوں نے واضح کیا ہے کہ حب فی اللہ اور بغض فی اللہ کے تحت لکھ رہا ہوں فرماتے ہیں "میری کسی سے ذاتی دشمنی نہیں ختمِ نبوت، خلافت راشدہ رضؓ اور صحابہ کرام رضؓ کا دشمن میرا دشمن اور ان کا دوست میرا دوست ہے۔

راؤ صاحب کو ان الفاظ پر جو انہوں نے اپنے دل اور اسلامی مشن کی ترجمانی کے طور پر سپردِ قلم فرماتے ہیں۔ میں دل کی گہرائیوں سے خراجِ تحسین اور مبارک باد کا نظرانہ پیش کرتا ہوں برٹش مملکت میں (جو مسلمانوں کے ازلی دشمن یہود ونہود کے گٹھ جوڑ اور ملی بھگت کا دوسرا نام ہے)، دینِ اسلام کی اشاعت، زبان، قلم اور زر کثیر خرچ کر کے اسلام کے نظام

عدل کی دعوت دینے اور پھر ختمِ نبوت کے غداروں، کتاب زنوں اور لیڈروں کا جانگن محاسبہ خود ان کے "آقاولی نعمت برطانیہ" میں نہایت بے باکی سے کرنے کے ساتھ خلافتِ راشدہؓ اور نجومِ ہدایت صحابہ کرامؓ کی ہدایت کی روشنی گھر گھر پہنچا رہے ہیں بلکہ ان کے ساتھ غداری، بغاوت اور ان کی عیب جوئی و نکتہ چینی کرنے والے شیعہ اور مودودیت کے ان پاک ہستیوں پر ناپاک حملوں کی جسارت کا دفاع کرتے ہوئے ان باطل فرقوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر حق کا پرچم سربلند کرنے کا تاج قدرت نے راؤ شمشیر علی خاں اور اسلامی مشن کو پہنا دیا ہے۔

بیسیوں کتابوں کے ذریعہ انہوں نے یہ سعادت حاصل کی اور یہ کتاب بھی ان کے اسی سلسلہ کی کڑی اور اسی گلستان کا ایک مہکتا ہوا پھول ہے جس کی خوشبو یقیناً حبِ نبیؐ اور حبِ صحابہؓ میں زیادتی کا سبب ہوگی ۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست   تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

خدا تعالےٰ اس کو عام نافع بنائیں

ع   ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

ضرورت ہے گذارش احوال واقعی

حدیث پاک کی عظمت و حجیت ہمیں قرآن نے سمجھائی۔ اس وقت میں پہلے بتلا دوں کہ مودودی صاحب ہر نازک مسئلہ میں بڑی بے باکی سے الجھتے اور آخر کار اس کو بازیچۂ اطفال بنا کر خود بے خبری کے عالم میں کوئی سا نظریہ متعین کرنے کی بجائے گول مول رہتے ہیں۔ مودودی صاحب کے نظریہ و مسلک کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے۔ مودودی صاحب کو ان ہی کی عبارتوں میں پڑھ لیں اور فیصلہ سے آگاہ کر دیں۔

کامیابی کا مدار دُنیا پر ایمان و آخرت پر نہیں

فرق رتے ہیں آدمی

خدا اور وحی اور رسول اور آخرت کو مانتا ہے یا نہیں طہارت نفسی اور نیت خیر اور عمل صالحہ سے آراستہ ہے یا نہیں اچھے مقصد کے لیے کام کر رہا ہے یا برے مقصد کے لیے قطع نظر سے اس سے کہ کسی میں ایمان ہو یا نہ ہو، اور اس کی زندگی پاک ہو یا ناپاک، اس کی سعی کا مقصد اچھا ہو یا

بڑا، جو شخص اور جو گروہ بھی اپنے اندر وہ اوصاف رکھتا ہو گا جو دنیا میں کامیابی کے لیے ناگزیر ہیں وہ یقیناً کامیاب ہو گا۔

(اسلامی نظامِ زندگی صفحہ نمبر ۲۶۵ بعنوان تحریک اسلامی کی اخلاقی بنیادیں)

مقامِ افسوس ہے کہ تحریک اسلامی کی عظیم دعوت لے کر میدان میں آنے والے ایمان تک نہ رکھنے والے شخص کو بشرطیکہ وہ دنیا میں کامیاب ہو کامیاب قرار دے رہے ہیں حالانکہ اس سے بڑا ناکام اور بد انجام اور کوئی نہیں۔ اس جسارت پر بھی کہا جا سکتا ہے

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

مودودی صاحب کا گول مول مسلک ''میں نہ مسلکِ اہلحدیث کو اس کی تمام تفصیلات کے ساتھ صحیح سمجھتا ہوں اور نہ حقیقت یا شافعیت ہی کا پابند ہوں''

(رسائل و مسائل صفحہ نمبر ۱۸۹ بعنوان تقلید و عدمِ تقلید)

بزرگانِ سلف پر برتری کا دعوےٰ ''میرا یہ طریقہ ہے کہ میں بزرگانِ سلف کے خیالات اور کاموں پر بے لاگ تحقیقی اور تنقیدی نگاہ ڈالتا ہوں۔ جو کچھ ان میں حق پاتا ہوں اسے حق کہتا ہوں اور جس

چیز کو کتاب و سنت یا حکمت عملی کے اعتبار سے درست نہیں پاتا اس کو صاف صاف نادرست کہہ دیتا ہوں۔"

(رسائل و مسائل حصہ اوّل صفحہ نمبر ۱۸۹)

ضرورش گذارش آپ بنظر غایئر تحریر کا مطالعہ پھر غور فرمایئں کہ گول مول مسلک کے اظہار کے بعد واضح ہو جاتا ہے کہ سراج الائمہ امام اعظم ابو حنیفہ رح اور امام شافع رح کے تو پابند نہیں مگر حکمت عملی کے نام سے اپنے ذہن کے تابع ذرا یہ تو بتلایئں حکمت عملی کس بلا کا نام، اس کی وجہ فضیلت کیا، اور اس موجد بانی شارع ہیں۔ یا حضرت مودودی صاحب۔ آپ ؟؟

قرآنی سزاؤں کو ظلم کہنے کی جسارت مودودی صاحب قرآن کی مقررہ کردہ سزاؤں زنا اور قذف کو بے باکی سے ظلم کہتے ہیں پڑھ لیں "جہاں ہر طرف بے شمار صنفی محرکات پھیلے ہوئے ہیں اور ازدواجی رشتے کے بغیر خواہشات کی تسکین کے لیے ہر قسم کی سہولتیں بھی موجود ہوں، جہاں معیار اخلاق بھی اتنا پست ہو کہ ناجائز تعلقات کو کچھ معیوب نہ سمجھا جاتا ہو ایسی جگہ زنا اور قذف کی شرعی حد جاری کرنا بلاشبہ ظلم ہو گا۔ اس لیے کہ وہاں ایک معمولی قسم کے معتدل مزاج اور سلیم الفطرت

آدمی کا بھی زنا سے بچنا مشکل ہے اور ایسے حالات میں کسی شخص کا مبتلائے گناہ ہونا یہ نتیجہ نکالنے کے لیے کافی نہیں ہے کہ وہ غیر معمولی قسم کا اخلاقی مجرم ہے۔ رجم اور کوڑوں کی سزا درحقیقت ایسے گندے حالات کے لیے اللہ نے مقرر ہی نہیں کی ہے۔"

(تفہیمات جلد دوم صفحہ نمبر ۲۸۱)

ع این راہ کہ تو میروی بترکستان است

ملاحظہ فرمالیا کیا یہ قیدیں خدا نے لگائیں یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائیں اگر نہیں تو ظلم کہنا کتنا بڑا ظلم ہے۔ جب مودودی صاحب نے اللہ تعالٰے کے قرآن کی جاری کردہ سزاؤں کو ظلم کہہ دیا تو وہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کو کیوں کر یقین محکم سے تسلیم کرتے پڑھیں اور فیصلہ دیں۔

حدیث دجال کی تکذیب "کیا ساڑھے تیرہ سو برس تک بھی اس شخص کا ظاہر نہ ہونا جسے حضرت نے جزیرے میں محبوس دیکھا تھا یہ ثابت کرنے کے لیے کافی نہیں ہے کہ اس نے اپنے دجال ہونے کی جو خبر حضرت کو دی تھی وہ صحیح نہ تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے زمانے میں یہ اندیشہ تھا کہ شاید دجال آپ کے عہد ہی

ظاہر ہو جائے یا آپ کے بعد کسی قریبی زمانے میں ظاہر ہو۔
لیکن کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ ساڑھے تیرہ سو برس گزر چکے ہیں
اور ابھی تک دجال نہیں آیا ہے۔

(رسائل و مسائل صفحہ نمبر ۴۹ اول)

مودودی صاحب بتلائیں کہ آپ نے یہ کہاں سے معلوم کر لیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کو اپنے زمانہ میں ظہور دجال کا اندیشہ تھا۔ پھر اگر اب تک
دجال نہیں آیا تو آپ کو بے چینی کیوں۔ تقریباً تیس روایتوں
سے دجال کا پتہ چلتا ہے قیامت سے پہلے آکر رہے گا
گھبرائیے نہیں اور میرے آقا کے فرمان میں شک نہ کریں
یقین فرمائیے ورنہ میں کہوں گا

ع بدیں عقل و ہمت بباید گریست

داڑھی کو سنت کہنا خطرناک تحریف دین ہے "میں اسوہ اور سنت
اور بدعت وغیرہ اصطلاحات کے ان مفہومات کو غلط بلکہ دین
میں تحریف کا موجب سمجھتا ہوں جو بالعموم آپ حضرات کے ہاں
رائج ہیں آپ کا یہ خیال کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جتنی بڑی داڑھی رکھتے
تھے اتنی ہی بڑی داڑھی رکھنا سنت رسول یا اسوۂ رسول ہے
یہ معنیٰ رکھتا ہے کہ آپ عادات رسول کو بعینہٖ وہ سنت سمجھتے ہیں

جس کے جاری اور قائم کرنے کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیاء علیہم اسلام مبعوث کیے جاتے رہے ہیں مگر میرے نزدیک صرف یہاں نہیں کہ یہ سنت کی صحیح تعریف نہیں ہے بلکہ میں یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ اس قسم کی چیزوں کو سنت قرار دینا اور پھر ان کے اتباع پر اصرار کرنا ایک سخت قسم کی بدعت اور ایک خطرناک تحریف دین ہے۔ جس سے نہایت برے نتائج پہلے بھی ظاہر ہوتے رہے ہیں اور آئندہ بھی ظاہر ہونے کا خطرہ ہے۔''

(رسائل و مسائل صفحہ اول نمبر ۲۴۷، ۲۴۸)

یہ عقیدہ تمہیں مبارک ہو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جتنی داڑھی رکھنے کو سنت سمجھنا خطرناک تحریف دین اور سخت قسم کی بدعت کا عقیدہ تمہیں مبارک ہو۔ سنت کے لفظی معنیٰ بھی شاید تمہیں نہیں آتے سنت کے معنیٰ تو طریقہ و عادت کے ہیں۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساری زندگی کے عمل سے داڑھی آپ کی سنت نہ بن سکی تو بتلائیے کیسے بننے گی بہر داڑھی کو سنت سمجھنے سے کون سے بڑے نتائج پہلے ظاہر ہوئے اور آئندہ کون سے ظاہر ہوں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو "داڑھیاں بڑھانے اور مونچھیں کٹانے کا حکم دیا ہے۔"

(مشکوٰۃ)

کیا داڑھی کے سنت سمجھنے کو تحریف دین قرار دینے سے مودودی صاحب آپ نے آپ نے اس حدیث کی توہین نہیں کی۔

ارشادِ ربانی | وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ٥ پ ع

ترجمہ :- جب اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کسی امر کا فیصلہ دے دیں تو پھر کسی مومن مرد یا عورت کے لیے اپنا اختیار نہیں رہتا۔

تشریح :- اس آیت سے واضح طور پر معلوم ہوگیا کہ نبی کا فیصلہ اسی طرح قطعی جس طرح اللہ کا نبی نے ربانی بھی اور ساری زندگی داڑھی رکھ کر عملی فیصلہ بھی دے دیا مگر افسوس کہ مودودی صاحب پھر بھی خطرناک تحریف دین اور اسے سخت قسم کی بدعت ہی کہہ رہے ہیں۔

پہلے شرعی سزاؤں کو مودودی صاحب کے ظلم کہنے کی تحریر میں آپ نے دیکھا اللہ کے فیصلہ کی توہین تو داڑھی کے عقیدۂ سنت رکھنے کو بدعت یا خطرناک تحریف دین کہہ کر حدیث رسول اور فیصلہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بے دردی سے توہین کی گئی ہے۔

دوسری حدیث :- مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ
پ .ع .

جو رسول کا مطیع وہ اللہ کا مطیع ہے۔ اللہ نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا۔ پرمودودی صاحب حضور کی ساری زندگی کے عمل کو بھی سنتِ رسول کہنے کی اجازت نہیں دیتے۔ کیا تحریفِ دین اور سنت بدعت کہنے سے اطاعت ہو گی۔ خدارا غور فرمائیں یہ وار اللہ کی اطاعت پر بھی چل سکتا ہے۔ ؎

اتنی نہ بڑھا پاکیِ داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بندِ قبا دیکھ

آخری گذارش

میں جمیع مسلمانوں اور خصوصًا علمی حلقوں سے پُرزور درخواست کرتا ہوں کہ راؤ شمشیر علی خاں صاحب کی اس علمی کاوش کو گھر گھر پہنچا دیں۔ برطانیہ کے مسلمان خصوصیت سے خود پڑھیں دوسروں کو پڑھائیں۔ بیوی بچوں کو سمجھائیں کہ اسلام کے محسنانِ اُمت دین کے اولین گواہ، کلامِ خدا اور فرمانِ نبوی کے پہلے راویانِ کرام، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ الغرض عبادات احکامات اور غزوات کے عینی شاہدوں کی عدالت مسلمہ اور

عقل و نقل قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ عدالت صحابہ رض کے
مسلمہ اصول کو مجروح کرنے سازشی چہرے دین کو کمزور اور ناقابل
اعتماد بنانا چاہتے ہیں۔ اس کتاب سے بخوبی عدالت صحابہ رض
کا عنوان نکھر نکھر کر سامنے آ رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ مولف کتاب
کی محنت شاقہ و گراں مایہ جذبہ کو قبول فرما کر امت مسلمہ کے لیے
رشد و ہدایت اور مولف، معاونین کرام، اور راقم الحروف کے
لیے دارین میں سرخروئی کا سبب بنا دے۔ آمین

ع ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

حدیثِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ اِنَّمَا الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ

تونگری کثرتِ مال و اسباب کا نام نہیں ہے، تونگری دل کی تونگری کو کہتے ہیں۔

Richness is not abundance of goods and wealth; Richness is contentment of the heart.

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْقَنَاعَةُ مَالٌ لَا يَنْفَدُ

قناعت ایک ایسا مال ہے جو ختم نہیں ہوتا۔

CONTENTMENT IS A WEALTH WHICH IS NEVER EXHAUSTED

حدیث کا اصل مقام

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اُن الفاظ کو کہا جاتا ہے جو الفاظ میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلے ہوں آپ کے قول و فعل تقریر کو حدیث کا درجہ دیا گیا ہے۔ جیسے علمِ قرآن مجید اسلامی علوم میں دل کی حیثیت رکھتا ہے اُسی طرح علم حدیث شہ رگ کی حیثیت رکھتا ہے۔ شہ رگ جس طرح بدن میں خون سپلائی کرتی ہے۔ اُسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مردہ دلوں میں سکونِ قلب پیدا کرتی ہے۔ حدیث نبوی ہی سے مسلمان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصل مقام کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ اگر حدیث نبوی پر ایمان ہو گا تو ہمارا دینِ ایمان کامل ہو گا ورنہ ایمان کی قوت بھی ضائع ہو جائے گی کیونکہ حدیث نبوی پر قرآن مجید بھی گواہی دیتا ہے۔ صحابہ رض کی شان میں مکہ مدینہ کے در و دیوار گواہی دیتے ہیں۔

غور و فکر سے جنگ بدر، اُحد، خیبر، خندق، احزاب، حنین کے

میدان دیکھو آفتاب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے چاروں طرف آسمانی ستارے صحابہ ہی نظر آتے ہیں عرب کا ذرہ ذرہ اُن کی عقیدت نبوی پر گواہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدس ذات سے صحابہ کرام کی محبت عشق کا نظارہ پوری کائنات میں ہے جس طرح ستاروں کے بغیر چاند کا حسن خوبصورت نہیں ہوتا اسی طرح صحابہ رضہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے بغیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مکمل نہیں ہوتی حضرت ابو ذر رضہ اگر کبھی کوئی حدیث نبوی بیان کرنا چاہتے تو جوش میں چیخ مار کر فرماتے کہ میرے محبوب میرے حبیب ابوالقاسم نے مجھے یہ وصیت فرمائی۔ حضرت عمروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اسلام لانے سے پہلے اپنی قوم کو خطاب کیا اے لوگو خدا کی قسم مجھے قیصر و کسریٰ جیسے بادشاہوں کے دربار میں بھی جانے کا اتفاق ہوا لیکن میں نے دنیا کے کسی بادشاہ کا مرتبہ اتنا نہیں دیکھا جتنا مرتبہ و مقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ کا ان کے صحابہ رضہ کی نظر میں ہے اگر آپ تھوکتے ہیں تو زمین پر نہیں گرنے دیتے آپ کے صحابی اپنے چہروں پر مل لیتے ہیں جب وضو کرتے ہیں تو وضو کا پانی زمین پر نہیں گرنے دیتے۔ بدن پر ملتے ہیں جب آپ کلام کرتے ہیں تو وہ اپنی آواز کو پست کر لیتے ہیں۔ (حدیث بخاری صفحہ نمبر ۳۷۹)

یہ تقریر اُس وقت کی جب یہ حضرت مسلمان نہ تھے بلکہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف تھے محبت نبوی کا اصل نظارہ تو صحابہؓ کرام کی زندگی میں نظر آتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں قرآن مجید کی سورۃ احزاب میں یہ فرمایا گیا

"کہ تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔"

پھر دوسری جگہ فرمان خداوندی ان الفاظ میں درج ہے۔

"اور اگر میرے رسول کی پیروی کرو گے ہدایت یافتہ بن جاؤ گے (سورۃ النور)

میدان عرفات میں ایک لاکھ سے زیادہ شمع نبوت کے پروانوں کے سامنے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"کہ اللہ جل شان اس بندے کو تروتازہ رکھیں گے جس نے میری بات سنی تو اسے خوب یاد رکھا اور دوسروں تک پہنچایا۔ (ترمذی ابن ماجہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دین کے باب میں جو کچھ فرماتے ہیں ارشاد الٰہی ہوتا ہے جس کی تصدیق قرآن مجید میں ان الفاظ میں درج ہے۔

"اور نہیں بولتے آپ اپنی خواہش سے آپ کا ارشاد تو وحی الٰہی ہوتا ہے۔ (النجم)

" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پر تنقید کرنا اللہ تعالیٰ پر تنقید کرنا ہے اللہ تعالیٰ پر تنقید کرنے والا سب سے بڑا مجرم ہے۔ اور اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہو گا جو اللہ پر جھوٹ افترا کرے۔" (العنکبوت)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"جو قصداً مجھ پر جھوٹ باندھے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے" (حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم جو بات صحابہ رض کو سناتے اُس بات کی پھر تصدیق بھی کرتے کہ کہاں تک صحابہ رض کو میری بات یاد ہے۔ یہاں تک ایک صحابی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سونے سے پہلے یہ دعا پڑھا کرو پھر اس صحابی رض سے وہ دعا دوبارہ سُنی اور اس میں جو غلطی نظر آئی اُس کو درست فرمایا۔ ایک مرتبہ ایک شخص نے نماز پڑھی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم دوبارہ نماز پڑھو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو حدیث فرماتے تین مرتبہ بار بار اس کو دھرلتے تاکہ آپ کا فرمان پوری طرح سمجھ میں آجائے حضرت عبیدۃ تابعی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

بال حضرت انسؓ سے مل گیا وہ فرماتے ہیں کہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ایک بال میرے لیے پوری کائنات سے افضل ہے قربان جائیے عشقِ رسول کے متوالوں پر۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو حدیث فرماتے ہم اس کو سنتے پھر ہم اس کو ایک دوسرے کو سناتے ایک حدیث کو ساٹھ ساٹھ آدمی دھراتے تھے۔ جب مجلس ختم ہوتی وہ حدیث ہم سب کو زبانی یاد ہوتی تھی۔

حضرت امیر معاویہؓ فرماتے ہیں کہ عہد نبوی میں فرض نماز کے بعد صحابہ کرامؓ کی جماعت مسجد نبوی میں بیٹھ جاتی اور حدیث یاد کرتے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ہم حدیثیں یاد کرتے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان میری چالیس حدیثیں زبانی یاد کرے ایسے مسلمان کو جنت کی بشارت میں دیتا ہوں۔

حضرت علی مرتضیٰؓ فرماتے ہیں مسلمانوں ایک دوسرے سے محبت سے ملتے رہو آپس میں حدیث نبوی کا درس جاری رکھو، ایک حدیث کو بھی چھوڑ دو گے تو ٹوٹ جاؤ گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے نکلا ہوا ہر الفاظ

حدیث ہے۔

ان حدیثوں میں سے حضرت امام حنبلؒ کے پاس سات لاکھ حدیثیں تھیں۔ امام بخاری کے پاس تین لاکھ تھیں، امام ابوزرعہؒ کے پاس سات لاکھ امام مسلم کے پاس تین لاکھ تھیں۔

عہد نبوی میں کتابت حدیث

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص نے فرمان نبوی کے مطابق حدیث کو لکھنا شروع کیا تھا۔ حضرت ابوہریرہ کو سب سے زیادہ حدیث نبوی یاد تھی۔ حضرت ابوہریرہؓ کو پانچ ہزار تین سو چوہتر ۵۳۷۴ حدیث نبوی زبانی یاد تھیں۔

اور آپ سے زیادہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کے پاس لکھی ہوئی جمع تھیں۔

حضرت رافع بن خدیجؓ نے بھی فرمان نبوی کے مطابق حدیث لکھی ہے۔

میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی صحابہؓ کو حدیث نبوی لکھنے کا حکم فرمایا تھا۔ فتح مکہ کے دن جو خطبہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا وہ خطبہ حکم نبوی سے لکھا گیا اور ابو شاہ یمنی کے حوالے کیا گیا تھا۔ ہم چند صحابہ کرامؓ کا نام درج کرتے

ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو روایت کیا ہے۔

نام	تعداد حدیث		سال وفات
۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص	۵۳۷۴ سے زیادہ	ھجری	۶۳
۲ حضرت ابو ہریرہؓ	۵۳۷۴ کل	"	۵۹
۳ حضرت عبداللہ بن عباسؓ	۲۶۶۰	"	۶۸
۴ حضرت عبداللہ عمرؓ	۱۶۳۰	"	۷۳
۵ جابر بن عبداللہؓ	۱۵۶۰	"	۷۸
۶ حضرت انس بن مالکؓ	۱۲۸۶	"	۹۲
۷ حضرت عائشہ صدیقہؓ	۲۲۱۰		

اس کے علاوہ دیگر لاتعداد صحابہؓ نے حدیث نبوی کو روایت کیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر میں نے قرآن مجید حدیث نبوی ارشادات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں چند ثبوت پیش کیے۔ صحابہ کرامؓ کی مقدس جماعت نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام حدیثوں کو سچا جانا اور ان پر عمل کیا۔ اس لیے وہ خداوند عالم کے نیک بندوں میں شمار ہوتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تمام صحابہؓ سے محبت کرتے تھے محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر قرآن مجید نے جو دلائل

دیئے ان کی روشنی سے صحابہ کرامؓ نے اپنے محبوب آقا کی حدیثوں کو جمع کر کے اُمت محمدیہ پر ایک بہت بڑا احسان فرمایا ہے قرآن مجید سے بھی صحابہ کرامؓ کی سیرت پر لاجواب سیرت مرتب کی جاسکتی ہے محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام کی محنت سے دین پوری دنیا میں پھیلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے کردار کو دیکھ کر غیر مسلم ایمان لے آتے تھے۔ آج اس مقدس جماعت صحابہؓ پر چودھویں صدی کا عبداللہ بن سبا حملے کرتا ہے غیر ممالک کے ٹکڑوں پر پرورش پلنے والے لوگ آج اپنے آپ کو مجدد کہلانے لگے۔

محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت رسالت ختم نبوت پر قرآن مجید نے جو ثبوت دیا اس ثبوت کی روشنی میں صحابہ کرام کی مقدس سیرت کو خاص مقام دیا گیا یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں صحابہؓ کی تعریف کی گئی اگر کوئی چاہے تو قرآن مجید سے بھی صحابہ کرامؓ کی سیرت مرتب ہو سکتی ہے۔ جو بدبخت لوگ صحابہ پر تنقید کرتے ہیں وہ خود جہنم میں جانے کا انتظام کرتے ہیں۔

رحمت للعٰلمین کی ختم نبوت کے بعد پوری اُمت میں جو سب سے زیادہ مقبول جماعت ہے وہ صحابہ کرام کی جماعت ہے آج پوری دنیا میں جو دین پھیلا ہوا ہے یہ صحابہ کرامؓ کی محنت کا پھل ہے اگر کوئی انسان صحابہؓ کا دامن چھوڑ دیتا ہے اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن بھی خود بخود چھوٹ جاتا ہے۔ اگر کوئی

مسلمان ہو کر صحابہ کرام پر تنقید کرتا ہے تو اس کی تنقید سے ناموس رسول پر بھی حملہ ہوتا ہے ناموس رسول پر حملہ ایمان کی لذت کھو دیتا ہے نام نہاد جماعت اسلامی کا مودودی اپنی کتاب خلافت و ملوکیت میں تمام عبادت صحابہ کرامؓ پر تنقید کر کے پوری کرتا ہے اس دجال کی عبارت پڑھ کر ہزاروں نادان مسلمان بھی گمراہی کے گڑھے میں جا پڑے اس بے سُری جماعت میں مقام صحابہ کی کوئی اہمیت نہیں ہے اس کتاب سے راقم کا مدعا عظمت حدیث، جلالت صحابہؓ پیش کرنا ہے تاکہ برطانیہ میں مقیم مسلمان بھی اس پُر فریب جال سے بچ جائیں فتنہ ابن سبا کا اصل چہرہ قوم کے سامنے پیش ہو جائے۔ میری ذاتی دشمنی نہ مرزا قادیانی سے تھی نہ منکر حدیث پرویز سے ہے نہ مودودی سے دشمنی ہے تو اس لیے کہ مرزا قادیانی ختم نبوت پر حملے کرتا تھا۔ منکر حدیث پرویز مقام حدیث کو گراتا ہے اور مودودی بہادر مقام حدیث مقام صحابہؓ کو گراتا ہے جو کوئی حضرات ناموسِ صحابہؓ پر حملے کرے گا ناموس ختم نبوت پر حملہ کرے گا وہ ہمارا دشمن ہے زندگی کے آخری سانس تک دجالوں کذابوں کا محاسبہ ہم کریں گے اور قوم کے سامنے اصل اہلسنت والی جماعت کے عقیدہ کی ترجمانی کی جائے گی۔

سیاست دین سے جُدا نہیں مگر آج کل سیاست مکر و فریب جھوٹ پر مبنی ہے اور ایسی سیاست جس میں دین کے اصول،

مجروح ہوں۔ دین نہیں صرف حکومت کی کرسی حاصل کرنے کے لیے لوگوں کو دھوکا دینے کی غرض سے اسلام کا لبادہ پہن کر نام نہاد جماعت اسلامی سیاست کا نام دین رکھ کر اپنا الو سیدھا کرنا چاہتی ہے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت عمر فاروقؓ عثمان غنی علی مرتضیٰ نے دین اور سیاست کو ایک جگہ قائم رکھا کیونکہ وہ لوگ رسول خدا کی صحبت میں رہے تھے انہوں نے دین کو دنیا پر مقدم جانا۔ خلیفہ وقت ہو کر جو کردار انہوں نے پیش کیا وہ قیامت تک کوئی پیش نہیں کر سکتا۔

مودودی جماعت کا نظریہ وہ نہیں ہے جو لوگوں کو دکھاتے ہیں اُن کے ہاتھی کی طرح دو قسم کے دانت ہیں دکھانے کے اور کھانے کے اور ہیں۔ جماعت اسلامی کا عقیدہ بالکل شیعہ مذہب کے مطابق ہے اس جماعت نے سیاست کو نظر سے دین کو دیکھا ہے۔ مودودی جماعت نے لکھا ہے حضرت عثمان کے دور خلافت میں ہی دین میں تبدیلی پیدا ہو گئی تھی حضرت علے مرتضلے نے کوشش کی مگر ناکام رہے۔ غور و فکر سے اگر سوچا جائے تو مودودی جماعت اُن ہی صحابہ کرامؓ پر تنقید کرتی ہے جن پر شیعہ حضرات کرتے ہیں اللہ جل شانہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس کے رحم و کرم سے اس عاجز نے ناموس ختم نبوت کے عنوان پر لاتعداد کتابیں لکھیں۔ آج وہ پورے یورپ میں مقبول ہیں ناموسِ صحابہ ناموس حدیث

پر میری یہ پہلی کتاب ہے اللہ تعالےٰ کی لاکھ لاکھ رحمت نازل ہو میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر پر جن کی شفقت سے اس عاجز کو یہ خدمت کا موقع ملا جن کے اشاروں پر یہ مشن چل رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ کی رحمت نازل ہو میرے پیرومرشد شاہ عبدالقادر رائے پوری کی قبر پر جنہوں نے مجھے ناموس رسول ختم نبوت ناموس صحابہ کی حفاظت کے لیے تعلیم دی دودھ میں گھول کر کھانے میں ڈال کر مجھے ختم نبوت کے کام کی اعلےٰ تعلیم دی ان کے احسانات کے تذکرے پر یہ الفاظ ختم کرتا ہوں۔

احقر راؤ شمشیر علی خان

○

خاتم النبیؐ کے صحابہؓ

خاتم النبیؐ کے صحابہؓ کا معیارِ حق اتنے اونچے درجے پر ہے کہ دنیا والے اس معیار کے متعلق سوچ بھی نہیں سکتے۔ صحابہ کے معیار کو گھٹانے کے لیے ابن سبا نے اسلام کا لبادہ پہن کر پوری قوت لگائی مگر کچھ نہ بگاڑ سکا اس کی سازش سے خلافتِ راشدہ کے شہید اعظم حضرت عثمان غنی رض تو شہید ہوئے مگر ناموسِ صحابہ رض پر کوئی دھبہ نہ آیا۔ اسی طرح یہودی سردار عبداللہ بن اُبی ابن سلول

نے کفار کا ساتھ دینے کے لیے منافق کردار ادا کرنے کی غرض سے اسلام کا لبادہ پہن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت نقصان پہنچانے کی کوشش کی مگر خود ہی ذلیل و خوار ہوا۔ شانِ ختم نبوت شانِ صحابہؓ میں کوئی فرق نہ آیا اُس بدبخت منافق نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضؓ پر جھوٹا بہتان لگایا جن کی پاک دامنی پر سورۃ نور قرآن مجید میں نازل فرمائی گئی یہ منافق قسم کے لوگ پہلے بھی تھے آج بھی موجود ہیں جو دنیا حاصل کرنے کی غرض سے اسلام کا لبادہ پہن لیتے ہیں ایسے منافق لوگوں کے لیے قرآن مجید نے تباہی و بربادی کے حالات کھول کر بیان کیے کہ یہ لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے خود ہی تباہ و برباد ہوں گے منافق خوب جانتے تھے کہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم جیسے بلند اخلاق کو بدنام کرنا آسان کام نہیں ہے۔ منافقوں کی نظر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بڑی رکاوٹ صحابہ کرام تھے۔ منافق لوگوں نے اُسی مقدس جماعت پر حملے کیے اور قرآن مجید کے بعد جو مقام حدیث نبوی کا تھا وہ بھی کم کرنے کی کوشش کی کہ قرآن مجید تو رہے گا مگر ناموس حدیث پر حملے کیے تا کہ مسلمانوں کے دل سے حدیث نبوی مقام صحابہ کی عزت ختم کر دی جائے اور حدیث اور صحابہ کے معیار کو کم کر دیا جائے تو پھر دین میں اصل روح باقی نہ رہ جائے۔ اور مسلمان ویران و پریشان ہو جائے گا۔ اسی تدبیر

کو عمل میں لانے کی غرض سے عبداللہ بن سبا نے پوری کوشش کی۔ آج یہ فتنے جو پیدا ہو رہے ہیں ان میں ابن سبا کے تاثرات موجود ہیں۔ اس منافق جماعت کا ذکر قرآن مجید میں سورۃ المنافقون پ۲۸ پ۱۰ اور سورۃ توبہ پ۱۱ میں ان منافق لوگوں کے فریب کو اللہ تعالیٰ نے کھول کر بیان فرمایا۔

○

عبداللہ ابن سبا

یہ ایک یہودی تھا جس کے دل کی گہرائیوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی تھی اس ظالم نے مسلمان ہونے کا لبادہ پہن کر شیعہ مذہب کی بنیاد ڈالی۔ جس میں صحابہ کرام کے خلاف ایک سازش تھی۔ صحابہ کرام رض کو نقصان پہنچانے کے لیے عبداللہ بن ابی منافق سے بھی بڑھ کر کام کیا۔ پوری تحریک کو سبائیت شیعیت سے متاثر کرایا۔ کسی وقت میں اس نے خارجیت کا لبادہ بھی پہن لیا تھا اگر ضرورت ہوئی تو رافضی بن جاتا کبھی خرقہ پہن کر خانقاہوں پر پھول چادریں چڑھانے کا کام بھی کرتا رہا۔ منافق عبداللہ بن ابی بن سلول نے جو منافقت کا پودا لگایا تھا اسی پودے کو عبداللہ بن سبا نے پانی دے کر پروان چڑھایا۔ اُس

پودے سے جو شاخیں پھوٹیں تو سبائیت کا فتنہ برپا ہوا۔ اس فتنہ کی پرورش مرزا غلام احمد قادیانی کذاب بھی کرتا رہا کہ کسی طرح مسلمانوں کو نقصان پہنچایا جائے اسی درخت کا پھل غلام احمق پرویز منکر حدیث ہے۔ عبداللہ بن سبا کی ایجنٹ مودودی جماعت جو امریکہ کے مال پر مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کا سامان کر رہی ہے اگر مودودی کی تمام کتابوں سے غور سے مطالعہ کیا جائے تو مقام صحابہ کا درجہ مودودیت کے ہاں کچھ نہیں ہے جس پر چاہا تنقید کر دی۔ مودودی جماعت کے مکروفریب کو اہل علم تو خوب جان گئے لیکن انگریزی دان حضرات جو اسلامی تعلیم سے کورے اور نابلد ہیں وہ اس جال میں پھنس گئے اب وہ حق بات ماننے کو تیار نہیں ہر فرد جس کا تعلق نام نہاد جماعت اسلامی سے ہے وہ صحابہ کرام پر بےخوف تنقید کرتا ہے کیونکہ اس بے علم کے سامنے مودودی کی کتاب خلافت و ملوکیت ہے۔ اس کتاب میں بہت چالاکی سے سبائیت کی ترجمانی کی گئی ہے۔ اس کتاب کو پڑھ کر ہر نادان اسی نتیجہ پر آئے گا کہ سبائیت کے مجدد اعلےٰ مودودی صاحب ہیں۔ کیونکہ مودودی کی کتابیں پڑھنے کے بعد ہر نادان شیعہ تحریک کی طرف توجہ دے گا۔ کیونکہ مودودی نے تمام توجہ اسی طرح دی ہے لیکن لوگوں کو گمراہ کرنے کی غرض سے نام جماعت اسلامی رکھ دیا ہے۔ مودودی کی کتابیں پڑھنے والا یہ تاثرات لیتا ہے کہ ان کا بچپن بھی شیعہ حضرات کی

رہنمائی میں گزرا ہے بچپن میں ایسی ناکارہ عادات پڑجایا کرتی ہیں جو بڑھاپے میں پہنچ کر بھی نہیں چھوٹتی۔

مودودی کے قلم سے ناموس پیغمبر بھی نہ بچ سکا کیونکہ مودودی صاحب نے تفہیم القرآن، ۲۷ سورۃ یونس کا ترجمہ صفحہ نمبر ۹۹ پر ان الفاظ میں لکھا ہے کہ

"حضرت یونس سے بھی فریضۂ رسالت کی ادائیگی میں کوتاہیاں ہوگئی تھیں اور غالباً انہوں نے بے صبر ہو کر قبل از وقت اپنا بھی چھوڑ دیا تھا اس لیے جب آثار عذاب دیکھ کر آشوروں نے توبہ و استغفار کی تو اللہ تعالے نے انہیں معاف کر دیا۔"

تفہیم القرآن صفحہ نمبر ۹۹

شیعہ حضرات کہتے ہیں کہ حضرت علی کی خلافت کا اعلان کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض تھا لیکن آپ نے بخوف ابوبکر صدیق فاروق اعظم کے صاف اعلان نہیں کیا۔ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فرض کو پورا نہ کیا۔ شیعہ حضرات نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کیا اسی طرح مودودی صاحب نے حضرت یونس علیہ السلام پر اعتراض کیا۔ ناموس صحابہؓ پر مودودی کے ایک حملے کی عبارت حسب ذیل ہے۔

مودودی اپنے رسالہ سود میں لکھتے ہیں۔
"کہ غزوہ احد میں شکست کا سبب صحابہ کرام رضؓ تھے۔
جب شکست کا اصل سبب معلوم ہوا تو اس کا علاج
بھی یہی تجویز ہونا چاہیئے تھا مطلب یہ ہوا جو مال
کی محبت تمہارے دلوں میں جائز فطری حد سے بڑھ
گئی ہے اور جس کی وجہ سے تمہاری روح میں کمزوری
پیدا ہو گئی ہے اس کے بڑھنے کا سبب یہ ہے کہ
تم مدتوں سے سود خواری کے خوگر ہو جس نے تمہارے
قلب کے ریشہ ریشہ میں مال کی محبت پیوست کر دی ہے"
رسالہ سود مصنف مودودی صاحب صفحہ نمبر ۵ طبع اول ۱۹۵۵ء
صحابہ کرام رضؓ کی محبت میں شان میں مودودی صاحب کتنی بڑی
گستاخی کرتے ہیں۔
غور و فکر سے صحابہ کرامؓ کی سیرت کا مطالعہ کرو پھر دیکھو کہ صحابہ رضؓ
رسول سود خور تھے یا مال کی پوجا کرتے تھے صحابہ کرامؓ تو لاکھوں درہم
خیرات صدقہ کرتے ہوئے بھی نہیں گھبراتے تھے۔ ذرا حضرت
ابوبکر صدیقؓ رضؓ کی سیرت پر غور کریں کہ چالیس ہزار درہم محبت رسول پر
قربان کر دیئے گھر بار ہر چیز چھوڑ کر محبت رسول کے لیے کفار مکہ
کے پتھر کھانے لگے۔ آج چودھویں صدی کا ابن سبا مودودی صحابہ کرام رضؓ
کو سود خور بناتا ہے۔

ضروری نوٹ رسالہ سود کے پہلے ایڈیشن جو ترجمان القرآن کے طور پر شائع ہوا تھا یہ عبارت اس میں درج تھی جب چاروں طرف سے ابوبکر صدیق رض کے جانشینوں نے مودودی پر لے دے کی تو دوسرے ایڈیشن میں یہ عبارت بدل دی گئی مودودی اگر اپنے تمام سابقہ گناہوں اور گستاخیوں سے توبہ کرے جو اس نے شانِ رسول شانِ صحابہ میں کیے ہیں اور اس توبہ کا تحریری ثبوت کتابی شکل میں شائع کر دے اور آئندہ توبہ کرے کہ میں شانِ صحابہ میں گستاخیاں نہیں کروں گا تو اس کے لیے بہت مفید ہوگا۔ اگر توبہ کیے بغیر مر گیا تو آخرت بھی برباد ہو گی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث فرمانی ہے کہ جس نے میرے صحابہ رض پر تنقید کی اس کا عمل بھی آسمان پر نہیں جاتا۔

خود مودودی اور اس کے ایک مرید نے اسلام وجاہلیت کے عنوان سے جلیل القدر صحابہ کی شان میں گستاخیاں کر کے اپنی آخرت تباہ وبرباد کی ہے۔ مودودی صاحب نے پچیس تیس سال کی محنت کر کے لاکھوں مسلمانوں کو صحابہ کرام رض کے خلاف کر دیا ہے نام نہاد جماعت اسلامی کا ہر فرد اسی رنگ میں رنگا ہوا ہے اس گمراہ جماعت سے قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے متعلق سوال کریں گے کہ تم میری پیاری جماعت پر کیوں تنقید کرتے تھے مودودی نے ہزاروں کتابیں لکھ کر

ابن سبا اور رافضی مذہب کے جو گندے تاثرات چھوڑے اُن کا اثر آج امریکہ برطانیہ تک بھی پہنچ گیا ہے۔ آج برطانیہ میں بھی "یو کے اسلامی مشن" مودودی کا ہی خاص ایجنٹ اور ہم عقیدہ ہے شاید امریکہ سے بھی خوب مال وصول ہو رہا ہے کیا مال وصول کرنے کی غرض سے مودودی اور طفیل دونوں وہاں نہیں جاتے

چودھویں صدی کے ابن سبا کے جانشین جناب مودودی بانی جماعت غلامی کی تنقید جو مقدس صحابہ کرام رض کی جماعت پر اور پیغمبران خدا پر کی ہے وہ لکھ کر ہم فیصلہ آپ پر چھوڑتے ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مودودی جماعت کا دستور اور اس کی تشریح نمبر ۶ پر دیکھیے مودودی صاحب لکھتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی انسان معیار حق نہیں خواہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام ہو یا عیسیٰ علیہ السّلام، یا نوح علیہ السّلام ہی ہوں۔

تمام گذشتہ انبیاء میں سے کوئی بھی معیار حق نہ تھا اور نہ تنقید سے بالاتر ہے نہ ان کی ذہنی غلامی جائز ہے۔

جماعت غلامی کے دستور صفحہ نمبر ۵ پر لکھا ہے رسول خدا کے سوا کوئی معیار حق نہیں ہر ایک کو خدا کے بنائے ہوئے اس معیار کامل پر جانچے اور پرکھے مودودی کے قلم سے نہ کوئی پیغمبر تنقید سے بچا نہ صحابہ کرام رض۔

حالانکہ مسلمان کا یہی عقیدہ ہے کہ تمام پیغمبران خدا برحق تھے

اُن پر ایمان لانا بھی ضروری ہے جن جن انبیا علیہ السلام کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے کیا وہ برحق نہ تھے؟ جن کی تعریف میں قرآن مجید بھرا پڑا ہے۔ قرآن مجید میں حضرت داؤد سلیمان حضرت ایوب حضرت ابراہیم اسحاق یعقوب اسماعیل کے ذکر خیر وضاحت سے بیان کیے گئے ہیں مودودی کے اُن مریدوں کو جو رات دن مسلمانوں کو گمراہ کرتے پھرتے ہیں خود تو گمراہی کے گڑھے میں گر پڑے خداوند عالم کی مخلوق کو بھی تباہی کے گڑھے میں ڈالنے پر امریکہ اور سعودی عرب سے رقم حاصل کرتے ہیں ان کو قرآن مجید میں مندرجہ ذیل آیات پڑھنے چاہیئے۔

سورۃ نساء ع ۲۳ ، سورۃ انعام ع ۱۰ ، سورۃ نحل ع ۱۰
سورۃ بقرہ ع ۱۶۔

قرآنِ مجید کی ان آیات میں پیغمبروں کی تعریف کی گئی ہے۔ جن پر قرآنِ مجید گواہ ہے۔

کیا اُن پیغمبروں پر تنقید کرنا ایمان سے نکل کر کفر کی حدود میں داخل ہونا نہیں ہے جن پاک ہستیوں کو خدا کی طرف سے نبوت کا تاج پہنایا گیا ہو جن پر ایمان لانے کا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہو اُن بزرگوں پر تنقید کرنا اتنا ہی گناہ ہے جتنا مرزا غلام احمد قادیانی نے انکارِ ختمِ نبوت کر کے اپنے مشن کو جہنم میں دھکیل دیا ہے۔ مودودی اور اس کی جماعت غور سے قرآن مجید کی وہ آیات

پڑھے جن میں سابقہ انبیا کی تعریف اور ثنا کی گئی ہے اگر پیغمبروں پر تنقید کی جائے تو صحابہ کرام پر تنقید کی جائے تو قرآن مجید کی اصل شان بھی باقی نہیں رہ جاتی۔

جماعت غلامی نے مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی غرض سے نام رکھا جماعت اسلامی، کام خلاف قانون خداوندی کرتی ہے پر نام رکھا جماعت اسلامی، اصل نام اس جماعت کا ہونا چاہیئے جماعت غلامی۔ جہاں سے مال ملے اُن کی غلامی کرنا جماعت اسلامی کے دستور دفعہ نمبر ۶ میں جو تنقید انبیاء علیہ السلام پر کی گئی ہے کیا اُس پر عقیدہ رکھنے والے دین سے خارج نہیں ہیں۔ اللہ جل شانہ کے حکم کو اپنے معیار پر پرکھنے والا گمراہ ہوتا ہے۔ اُس کے حکم کے خلاف جہاد کرنا اصل نیکی ہے لیکن تفہیمات جلد ثانی صفحہ نمبر ۳۷ میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بھی لکھ دیا ہے کہ ان کو غیر معصوم قرار دیا گیا ہے ذرا مولوی کی گمراہی پر نظر ماریں لکھتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے تمام پیغمبروں سے بھی ایک دو گناہ ہونے دیئے۔ اللہ تعالےٰ نے ہر نبی سے کسی نہ کسی وقت اپنی حفاظت کا پردہ اٹھا کر ایک دو لغزشیں ہو جانے دیں تاکہ لوگ انبیاء علیہ السلام کو خدا نہ سمجھ بیٹھیں اور جان لیں یہ بشر ہیں۔

مودودی کے مندرجہ بالا عقیدے میں جناب محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی داخل ہیں۔ مودودی کے اس عقیدے کے

مطابق تو کوئی پیغمبر بھی معیارِ حق نہیں رہتا کیونکہ عام انسان کے دل میں یہ خیال پیدا ہوگا کہ پیغمبرانِ خدا نے شاید وہ بات اس وقت فرمائی ہو جب اللہ تعالیٰ نے اپنا پہرہ اٹھا کر پیغمبروں سے ایک دو گناہ کر لینے کی اجازت دی ہو کس قدر گمراہی کا عقیدہ مودودی نے دینِ اسلام کے نام پر لاکھوں بھولے بھالے مسلمانوں کو بیلک دیا ہے۔

مودودی صاحب کا ارشاد کہ لوگ پیغمبروں کو خدا نہ مان لیں اس بے بشر کا لفظ ہے یہ غلط عقیدہ ہے ہم صحیح عقیدہ رکھنے والے اہلِ سنت جماعت کا پختہ ایمان ہے کہ تمام پیغمبرانِ خدا برحق تھے اور صحابہ کرام بھی تمام کے تمام برحق ہیں جن پر قرآن مجید اور حدیث نبوی گواہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے برحق پیغمبروں پر جس طرح مودودی نے تنقید کی ہے۔ وہ ہم نے آسان زبان میں درج کر دی ہے اب ذرا صحابہ کرامؓ پر جو حملے مودودی نے کیے ان کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے تا کہ اس گمراہ عقیدے سے خدا کی مخلوق کے ایمان بچ جائیں۔

شانِ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کی

معرفت دین حق کتاب اللہ اُمت کو ملی ہے رسول خدا کی زندگی اور سنت طریقہ ہم تک پہنچانے والے صحابہ ہیں اگر صحابہ کرام کو معیارِ حق نہ مانا جائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پورا دین معیارِ حق نہیں ہوتا کیونکہ صحابہ کرام کے معیار حق ہونے پر خود محبوب خدا کی گواہی ہے۔

قرآن مجید حدیث نبوی فرمان رسول اللہ کھول کھول کر بیان کرتا ہے کہ ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہ تمام برحق تھے۔ جن پر اللہ تعالےٰ نے اپنا فضل کرم کر کے ان کو برحق قرار دیا ہے۔

حضرت ابو زرعہ کا ارشاد ہے کہ جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کسی کی تنقید کرتا ہے تو جان لو کہ وہ زندیق ہے وہ اس لیے کہ رسول خدا برحق ہے۔ قرآن مجید برحق ہے۔ جو رسول خدا لائے وہ برحق ہے۔ ہم تک دین پہنچانے والے صحابہ کرام ہیں جو لوگ ہمارے گواہوں کو مجروح کرنا چاہیں تاکہ کتاب اللہ سنت رسول اللہ کو باطل کر دیں وہی لوگ زندیق ہیں۔ صحابہ کرام کی جماعت نے رسول خدا کے دین کے دامن پر کوئی دھبہ نہیں آنے دیا۔ (الاصابہ تمیز الصحابہ جلد۱ صفحہ نمبر ۱۱)
ثبوت کے لیے حافظ ابن عبدالبرؒ کا ارشاد ہے۔

ترجمہ :- پس یہ لوگ صحابہ کرام خیر القران ہیں ان انہوں

ہیں جو کہ لوگوں کی ہدایت کے لیے بنائی گئی ہیں ان سب کی پوری زندگی اللہ تعالےٰ کی ثنا سے بھرپور ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثنا سے ثابت ہوتی ہے کوئی بھی اُمتی ان سے بڑھ کر نہیں ہو سکتا جن کو اللہ تعالےٰ نے پسند کر کے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور مدد کے لیے تجویز فرمایا۔

حضرت عمر و رض فرماتے ہیں کہ اللہ جل شان نے عدالت و دیانت ثنا صفت سے جس عظیم الشان مرتبہ مقام پر محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کو رکھا وہ انہی کے لیے ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے برحق مبلغ صحابہ رض تھے یہی جماعت تھی جنہوں نے دین حق کو اُمت تک پہنچایا ہے۔ اللہ تعالےٰ کی لاکھ لاکھ رحمت نازل ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے پیارے تمام صحابہ رض پر خدا کی رحمتیں نازل ہوں۔

نوٹ :- اہل سنت جماعت پر فرض حق ہے کہ صحابہ کرام کی ناموس کی تحفظ کی جائے جو بدبخت لوگ اُن بزرگوں پر تنقید کرتے ہیں ان کے خلاف زبان، قلم، اور زور سے جہاد کیا جائے صحابہ کرام رض کی ناموس پر حملہ کرنے والا دین برحق پر حملہ کرتا ہے۔ میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی مسلمان پہاڑ اُحد کے برابر بھی سونا خیرات کر دے تو صحابہ کرام رض کے آدھی مد کے برابر نہیں ہو سکتا۔ میرے صحابہ پیغمبروں کے علاوہ پوری انسانیت میں

افضل ہیں یہ تھے صحابہ کرام کے درجات۔

مودودی صاحب بہادر تفہیمات صفحہ نمبر ۲۹۴ پر لکھتے ہیں "کہ ان سب سے عجیب بات یہ ہے کہ لبا اوقات صحابہؓ پر بھی انسانی کمزوری کا غلبہ ہو جاتا تھا اور وہ ایک دوسرے پر چوٹیں کر جاتے تھے ابن عمرؓ نے سنا کہ ابو ہریرہؓ نہیں جانتے تھے حضرت عائشہ نے ایک موقع پر حضرت انسؓ ابو سعید خدری کے متعلق فرمایا کہ وہ حدیث نبوی کو کیا جانیں وہ اس زمانے میں بچے تھے حضرت حسنؓ بن علی مرتضیٰ حضرت ابن عمرؓ حضرت زبیرؓ جیسے لوگوں پر بھی نکتہ چینی کی۔ لکھتے ہوئے بھی خوف آتا ہے کہ خدا ہماری حالت پر رحم کرے۔

مودودی نے اس عبارت میں کسی حدیث کا حوالہ نہیں دیا اپنی مرضی سے بلا سوچے سمجھے لکھ دیا ہے اس عبارت سے سیدھے سادے مسلمانوں کے دلوں میں صحابہ کرام کی محبت نہیں رہ جاتی اگر صحابہ کی محبت دل میں نہ ہو گی تو ایمان بھی چلا جائے گا۔

مودودی کی تمام تعلیم قرآن مجید حدیث نبوی اور اہل سنت والجماعت کے خلاف ہے۔ بعض جگہ مودودی نے تفہیمات میں امام ابن سیرین کی کتاب العلم کا ذکر کیا ہے لیکن کتاب العلم میں ایسی غلط عبارت کسی جگہ بھی درج نہیں ہے۔ وہ ہجری ۳۶۸ میں پیدا ہوئے اور ہجری ۴۶۳ میں فوت ہوئے ان کی کتاب اتنی مشہور

نہیں ہے دوسری بات یہ ہے کہ مودودی نے جو عبارت لکھی ہے وہ خارجی شیعہ ابن سبا جیسے غلط عقیدہ لوگوں کی کتابوں سے حاصل کی ہے۔

نوٹ ضروری :۔ ہمارے نزدیک تمام صحابہ برحق ہیں اگر اُن سے کوئی غلطی ہو بھی گئی تو اللہ جل شان نے اپنے رسول اللہؐ کی معرفت ان کی غلطیوں کو معاف کر کے ان کو حق جماعت قرار دیا ہے جن کو حق بات پر خود اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں وہ برحق ہیں۔ جن کی تمام غلطیوں کو خداوند عالم معاف کر کے جنت کے وعدے کرتے ہیں اب چودہ سو سال کے بعد اُن پر مودودی تنقید کر کے اپنی آخرت برباد کرتا ہے۔

٭

مقام قرآن حدیث

اب ہم مودودی کے عقائد جن میں قرآن مجید حدیث نبوی پر حملے کیئے گئے وہ عبارات پیش کرتے ہیں۔

مودودی صاحب ایک نیا مذہب بنا رہے ہیں جس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے اس لیے مذہب پر بلے ذنوف بنا کر لوگوں کو دوزخ میں دھکیل رہے ہیں۔

غور سے سورۃ حجرات ۱۲/۱ ع پڑھیئے کہ صحابہ کرام جن کے دلوں میں اللہ تعالےٰ نے ایمان کو محبوب بنایا کفر سے نفرت ڈالی۔ جن کو حق پر ہونے کی قرآن شہادت دیتا ہے پھر اُن کی شان سورۃ فتح ع ۴/۳ بھی اعلان کر رہی ہے۔ مودودی صاحب کے قلم کی زد سے نہ خلافت راشدہ بچ سکی نہ بدری صحابہ اگر مودودی کی عبارت کو مانا جائے کہ صحابہ رضؓ کا معیار حق نہیں تھے تو پھر قرآن مجید بھی سچائی پر مبنی نہیں رہتا۔ قرآن مجید میں صحابہ کرام کو معیار حق پکارا جا رہا ہے اور مودودی صاحب کے قلم سے انکار ہو رہا ہے اسی صورت میں یہ قرآن کا معیار حق رہا نہ حدیث کا مقام حق رہا۔ مودودی کی عقل پر تو ایسے پتھر پڑ گئے کہ ان کی نظر میں کوئی صحابی کوئی تابعی بھی معیار حق نہیں ہے۔

سورۃ فتح میں بیعت رضوان حدیبیہ میں ڈیڑھ ہزار صحابہ کرام نے عثمان غنی کے نام پر رسول خدا کے ہاتھ پر بیعت کی ان سے اللہ تعالےٰ نے وعدہ کیا کہ میں تم سے خوش ہوں۔ اللہ تعالےٰ ان صحابہ رضؓ سے خوش ہے مگر مودودی لکھتا ہے کہ وہ معیار حق نہ تھے اللہ تعالےٰ صحابہ کرام کی بابت سورۃ حدید آل عمران سورۃ فتح میں جنت کی بشارت میں فرماتے ہیں لیکن مودودی کی نظر میں وہ معیار حق نہیں ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرے بعد ابو بکر صدیق رضؓ

عمر فاروقؓ کا اتباع کرنا وہ دونوں حق پر ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر صدیق کے لیے ہر جنت کے دروازے سے داخل ہونے کی اجازت ہو گی کیونکہ سب سے زیادہ رفاقت اور مال میں مجھ پر احسان ابوبکر صدیقؓ کا ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ کے بعد میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر صدیق کو بناتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیق کی شان میں کیسے پیارے الفاظ فرمائے (حدیث بخاری)

لیکن مودودی صاحب کی نظر میں ابوبکر صدیق، عمر فاروق معیار حق نہیں تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی ۷۲ جہنم میں جائیں گے میرے طریقہ اور میرے صحابہ کا طریقے پہ چلنے والا فرقہ جنت کا وارث ہوگا رسول خدا تو اپنی امت کو اپنے صحابہؓ کے اتباع کا حکم فرماتے ہیں۔ مودودی صاحب اُن کو معیار حق ماننے کو تیار نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل میں ایسے لوگ تھے جن سے اللہ تعالےٰ کی طرف سے کلام کیا جاتا تھا۔ بغیر اس کے کہ وہ نبی نہ تھے۔ میری امت میں اگر کوئی ایسا ہے تو حضرت عمر فاروقؓ ہیں۔ جن سے اللہ کلام کرتا ہے۔

میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو فاروقؓ ہوتا لیکن میں آخری نبی ہوں۔ مسلمانو! اللہ سے ڈرو میرے صحابہ کے معاملہ

میں اُن کو اپنی تنقید کا نشانہ مت بناؤ جس نے میرے صحابہؓ سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی جس نے ان سے نفرت کی اس نے مجھ سے بغض رکھا جس نے اُن کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی۔

مودودی صاحب کے دستور نمبر ۶ میں انبیائے کرام کی ذات پر تنقید ہے صحابہ کرامؓ پر تنقید ہے جو لوگ فرماتے ہیں کہ مودودی نے سیکڑوں کتابیں لکھ دیں تفہیم القرآن بھی لکھ دیا کتابیں لکھنا کوئی مومن ہونے کی نشانی نہیں ہے۔ کتابیں لکھنا تجربہ پر مبنی ہے میرے پاس علم بھی نہیں ہیں انشاء اللہ آپ کو پانچ سو کتابیں لکھ دیتا ہوں۔ کتابیں لکھنا فنِ علم کا تجربہ ہے۔

حدیث نبویؐ

اَلْمُسْتَشَارُ مُوْتَمَنٌ

ترجمہ:۔ جس سے مشورہ لیا جاتا ہے وہ امین ہوتا ہے۔

A TRUST IS REPOSED IN ONE WHO IS CONSULATED

اسلام کا پھل دار درخت پھیلا ہوا ہے

جس پھل کو ہم آج کھا رہے ہیں چودھویں صدی کے ملّاں لوگ اپنے حجروں میں پڑے جو حلوا پوڑی کھا رہے ہیں اُسی درخت کا پھل ہے جس درخت کو صحابہ کرامؓ نے اپنے خون جگر سے سیراب کر کے ہمارے لئے چھوڑا ہے۔

چودہ سو سال کے بعد مسیلمہ کذاب کا برخوردار مرزا غلام احمق قادیان میں پیدا ہوا جس کی عقل و دماغ پر انگریزی حکومت کا قبضہ تھا۔ مرزا قادیانی نے نوّے سال تک مسلمانوں کے دلوں پر نشتر لگائے اس زہریلے سانپ نے عالم اسلام کے مسلمانوں کو ڈنگ لگائے۔ جن حضرات نے اس مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد کیا اور شہادت پائی اُن شہیدوں کو جنہوں نے ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوّت میں اپنی جان شہید کرا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی شفاعت کی ڈگری حاصل کی اُن مقدّس شہیدوں کے سینے جنرل اعظم جیسے بدکردار سکندر مرزا جیسے بدبخت لوگوں کے اشاروں پر کئے گئے جن کی لاشوں کو اُٹھا کر ٹرکوں پہ لاد کر باہر جنگل میں لے جا کر بلا غسل بلا کفن کے دفن کیا گیا جن کے خون سے لاہور کے گلی کوچے بھرے ہوئے تھے۔ جن کے خون کا ایک قطرہ زمین پر گرنے سے پہلے جنہوں نے جنّت کا مقام دیکھا جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدّس چہرہ قبر میں خوشی کی حالت میں دیکھا۔

جن کے غسل پر فرشتوں کا ہجوم مقرر تھا اُن مقدس شہیدوں کی روح کو یہ سیاہ کار محبت عقیدت سے سلام پیش کرتا ہے اُس قافلہ سالار سیّد انور شاہ کاشمیری، سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ پیر و مرشد حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ، مولانا محمد علی جالندھری، مولانا شجاع آبادی مولانا لال حسین اخترؒ، مولانا احمد علی لاہوری، پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ، مولوی ثناء اللہ امرتسریؒ — مولانا محمد الیاسؒ برنی جنہوں نے چودھویں صدی کے مسیلمہ کذاب کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اُن ہی کی دعاؤں اور کوششوں سے حضرت رائے پوریؒ نے راقم الحروف کو دودھ میں گھول کر جو ختم نبوّت کی حفاظت کا تعویذ پلایا تھا، صحابہ کرامؓ کی محبت کے تذکرے کر کے راقم کو تعلیم دی تھی کہ اگر ختم نبوّت کے عقیدے کو دین سے جُدا کر دیا جائے تو دین میں کچھ بھی باقی نہیں رہتا اسی طرح اگر صحابہ کرامؓ کی زندگی کو دین سے الگ کر دیا جائے تو دین میں باقی کچھ نہیں رہتا مرزا قادیانی نے منکر ختم نبوّت ہو کر تباہی خریدی۔ مودودی صاحب نے صحابہ کرام رضؓ جیسی مقدّس جماعت پر تنقید کر کے اپنی آخرت برباد کر لی ہے آج ہزاروں مودودی عقائد رکھنے والے لوگ صحابہ کرامؓ پر تنقید کرتے ہیں۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے — کہ مودودی کی تنقید سے نہ تو حضرت امیر معاویہؓ بچ سکے نہ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ نہ حضرت سعدؓ بن عبادہ انصاری نہ حضرت

عثمان غنی رضؓ غور سے تاریخ اسلام کے ورق اُلٹ کر دیکھئے کہ۔

○ حضرت امیر معاویہ رضؓ کاتب وحی نہ تھے کیا آپ صحابیؓ نہ تھے۔ کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سالے نہ تھے۔ کیا آپ نے دین اسلام کی اشاعت پوری طرح نہ کی تھی۔

○ کیا اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کی شان قرآن مجید میں سورۂ نور میں بیان نہیں کی گئی۔ کیا عائشہ صدیقہ رضؓ نے جو حدیث نبویؐ کا ذخیرہ اُمّت کے لئے چھوڑا ہے وہ مودودی نے پڑھا نہیں۔ جس کی محبّت کا ذکر اللہ کے محبُوب کرتے رہتے تھے۔

○ کیا حضرت سعید بن عبادہ رضؓ صحابیؓ رسول اللہ ﷺ نہ تھے کیا اُنہوں نے محبُوبِ خدا کو مدینہ میں آنے کی دعوت نہ دی تھی۔ اہلِ مدینہ کے احسان سے پوری اُمّت کی گردن دبی ہوئی ہے۔

○ کیا عثمان غنی رضؓ رسول خدا ﷺ کے داماد نہ تھے۔ کیا رسول اللہ کے دین پر اپنی دولت عثمان غنی رضؓ نے پانی کی طرح نہ بہائی تھی۔ اُن مقدّس صحابہ رضؓ پر مودودی تنقید کر کے اپنی آخرت برباد کر رہا ہے۔ جن کی بابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میرے بعد میرے صحابہ کرام رضؓ کا اتباع کرنا ہی صحیح راہ ہے۔

امریکی مدد	امریکہ کے دستر خوان کے بچے کھچے ٹکڑوں پر پرورش پانے والے صاحب بہادر کی

اپنی حالت تو یہ ہے کہ اپنی ضمیر فروخت کرتے ہوئے بھی نہیں گھبراتا امریکہ اس لئے مودودی جماعت کی مالی مدد کرتا ہے۔ جیسے مرزا غلام احمق قادیانی کی مدد برطانیہ حکومت کرتی تھی کہ مرزا قادیانی کے اوپر لباس تو رکھا جائے اسلام کا اور اندر سے یہ برطانوی حکومت کا ایجنٹ ہو اور مسلمان قوم سے جذبہ جہاد ختم کرنے کی تحریک چلائے اس برطانوی ایجنٹ نے نوّے سال تک ستایا مسلمان قوم کو اور ستمبر ۱۹۷۴ء عیسوی میں پاکستانی شاہ سواروں کے خون نے اُبال لاکھایا تو اس دجالی اُمت کو کافر قرار دیا گیا ابھی پچھلے ہفتہ ہمارے شہر ہڈرسفیلڈ اور بریڈ فورڈ میں قادیانی نمبرداروں نے سکھوں کے گوردوارے میں تقریریں کیں اُدھر اسرائیل حکومت کی جاسوسی کر رہے ہیں اُدھر ہندوستان سے سازباز بھی کر رہے ہیں۔ غیر مسلم قرار دینے کے بعد حکومت پاکستان نے عمل نہیں کیا وہ کذاب غیر مسلم کا جو درجہ اسلام میں ہوتا ہے اُس کے مطابق یہ اُمت واجب القتل تھی۔ یا پھر ایمان لے آتی۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔ اس زہریلے سانپ کو لاٹھی مار کر چھوڑ دیا ہے۔ اب پہلے سے بھی زیادہ یہ مسلمانوں کو نقصان دے رہا ہے۔ ڈنمارک جرمنی برطانیہ میں قادیانی اُمت اپنے فریب سے مسلمانوں کی جاسوسی کر رہی ہے۔ اس لئے آج امریکہ مودودی کی جماعت

کی مدد کر رہا ہے کہ مودودی جماعت کو مالی مدد دی جائے تاکہ روسی یا چینی بلاک کے خلاف محاذ قائم ہو جس سے عربوں کو بھی خوشی ہو گی کہ منکرِ خدا جماعت کے سامنے مودودی جہاد کر رہا ہے۔ اور مودودی جماعت اندر سے ایسی ہو جو مسلمان بھی نہ ہو اگر صحیح مسلمان ہو گی تو عیسائیوں سے بھی جنگ کرے گی۔ اگر مرزا قادیانی کی طرح نام رکھا جائے جماعت اسلامی اور کام کرائے جائیں شیطانی۔ ابن سبا کا لبادہ پہنا کر مسلمانوں کی چھاتی پر بیٹھنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس فریب سے عرب ملک بھی واقف نہیں ہیں۔ عرب تو مودودی جماعت کے گندے لٹریچر سے بھی متاثر ہیں۔ ان کو سمجھانے کے لئے دو چار سال لگ جائیں گے جیسے سعودی عرب حکمران کو سمجھانے میں ہم نے چار سال خرچ کئے کہ مرزا قادیانی اُمّت کا فر ہے۔ پہلے یہ قادیانی شاہِ فیصل کے مہمان ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا رحم و کرم دیکھئے پھر ہم جیسے ناکارہ لوگوں نے بادشاہ کو لاتعداد خطوط لکھے تار دئے، وفد گئے پھر شاہ فیصل کی سمجھ میں ہماری بات آئی کہ واقعی قادیانی اُمّت کا فر ہے انہوں نے پھر پوری کوشش کی پاکستان کی حکومت جہاں پر قادیانیوں کا شہر تھا۔ وہاں بھٹو صاحب کو مجبور کیا کہ تم ان قادیانیوں کو کافر قرار دے دو۔ جو مالی مشکلات ہوں گی ہم تمہاری مدد کریں گے سعودی عرب

حکومت کے اثر سے پاکستانی عوام کے اثر سے بھٹو حکومت بھی مجبور ہو گئی اور ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کا مقدس دن نوّے سال کے بعد پھر ہمارے لئے برکت والا بن کر آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ الٰہی میں دعا ہے کہ اللہ جلّ شانہٗ اپنے اُن بندوں پر رحم کرے جنہوں نے اللہ کے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلّم کی ختم نبوّت کی حفاظت کے لئے اپنا مال اپنی جان قربان کر دی۔ اب یہ فتنہ ختم ہو گیا ہے لیکن زہریلے تاثرات سے مسلمانوں کو نقصان آج بھی دے رہا ہے جس طرح مرزا قادیانی اُمّت پر برطانیہ کا سایہ تھا۔ جس کا ثبوت مرزا قادیانی کی اپنی کتابوں میں آج بھی موجود ہے اُسی طرح مودودی جماعت پر امریکہ کا سایہ آج بھی ہے۔ مودودی، طفیل پروفیسر، غفور یہ تین نمبردار ہیں جماعت اسلامی کے۔ سال میں دو دو مرتبہ امریکہ کے دَورے کرتے ہیں۔ کیا پاکستانی حکومت یہ بھی جانتی کہ یہ امریکی ایجنٹ وہاں گندم خریدنے جاتے ہیں۔ جبکہ پاکستان میں ہر قسم کا علاج ہوتا ہے لیکن ان کے اگر پیٹ میں درد ہو تو علاج امریکہ جا کر کراتے ہیں۔

کیا جماعت اسلامی کے نمبرداروں کے کثرت سے امریکہ کے دَورے ظاہر نہیں کرتے کہ یہ امریکی ایجنٹ ہیں۔ انہوں نے امریکہ حکومت سے وعدہ کر رکھا ہے کہ ہم مسلمانوں کا لباس

پہن کر روس، چین کا مقابلہ کریں گے اور پھر امریکہ کے مال کی قدر کرتے ہوئے نمک حلالی بھی کریں گے۔ مسلمانوں کے چودہ سو سال پرانے عقیدے سے بھی ٹکراتے رہیں گے۔ غور سے تاریخ اسلام کے سنہری ورق پلٹ کر پڑھئے جن نیک انسانوں نے اپنا مال جان اولاد ہر چیز محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کی ہو اُن کی غلطیاں نکالنے والا فتنہ مودودی اور شیعہ کے سوا کوئی اور ہے جن کی تعریف سے قرآن مجید بھرا ہے جن کی محبّت کے تذکرے حدیث بیان کرے۔ جن کی محبّت کے پیارے تذکرے محبُوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کرتے ہوں اُن کی غلطیاں آج مودودی نکالتا ہے۔

نوٹ ضروری :- اوّل تو اللہ تعالےٰ نے تمام صحابہؓ کو معیارِ حق اپنے قرآن مجید میں ظاہر فرمایا۔ گو کسی صحابیؓ سے اگر کوئی غلطی سرزد ہو گئی ہو تو اللہ تعالےٰ نے دنیا میں ہی اُن کی تمام غلطیوں کو معاف کر کے فرمایا کہ میں اُن سے راضی ہوں اور وہ مجھ سے راضی ہیں۔ جب اللہ تعالےٰ خود اُن سے راضی ہے پھر مودودی جماعت کو کیا پڑی کہ اُن کی غلطیاں نکالے۔ تمام صحابہؓ آسمانی ستارے ہیں کیونکہ میرے آقا حضرت محمّد صلی اللہ علیہ وسلم کے ۲۳ سال نزول وحی کے صحابہ کرامؓ گواہ ہیں جنہوں نے رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد روم، ایران،

افریکہ، کابل تک اسلامی پرچم کو لہرایا خلافت راشدہ کے دور میں وہ نقشہ عبادت الٰہی کا پیش کیا کہ پوری کائنات میں مثال نہیں ملتی۔ کیونکہ یہ نیک بزرگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت یافتہ تھے آج پاکستان میں اُن مقدّس انسانوں پر تنقید کرنے والا مودودی پیدا ہو گیا ہے پھر مودودیت کی لپیٹ میں پاکستان کے بڑے بڑے مفتی بڑے بڑے نورانی بابے بھی آ گئے۔ وزارت کی کرسی حاصل کرنے والے یہ نورانی مفتی آج صحابہ کرامؓ کے دشمنوں سے بھی محبّت کرتے ہیں لوگوں کے سامنے دعوےٰ کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی اشاعت کرتے ہیں لیکن عمل میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کی جماعت سے محبّت کرتے ہیں۔

پاکستان میں بھٹو کی حکومت نے شیعہ حضرات کی مرضی سے اسلامی تاریخ کے دو بڑے ہیرو اسلام حضرت ابو بکر صدیق رضؓ عمر فاروق رضؓ کو نکال کر نیا نصاب بنوا دیا ہے۔ جو کمی بھٹو صاحب کی طرف سے رہ گئی تھی اب وہ مودودی جماعت اور اُس کے مرید مفتی نورانی مل کر پوری کر رہے ہیں۔ اب ہم آپ کے سامنے اُن بزرگوں کا تذکرہ کرتے ہیں جن پر مودودی تنقید کرتا ہے۔

آج چودھویں صدی ہے مودودی جو اسلامی تعلیم سے بھی خالی ہے جس نے کسی بھی اسلامی دار العلوم میں اسلامی تعلیم نہیں پائی

کتابوں میں سے عبارت نکال کر اپنے ناکارہ ذہن سے توڑ موڑ کر پیش کر کے علامہ بن بیٹھا لاکھوں نادان مسلمانوں کو بھی جہنم کی طرف دھکیل رہا ہے وہ لکھتا ہے کہ صحابی معیارِ حق نہیں تھے۔ سب سے زیادہ حضرت ابو بکر صدیقؓ، عمر فاروقؓ، عثمان غنیؓ امیر معاویہؓ، اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ پر مودودی کی تنقید ہے۔ ذیل میں ہم اُن ہی حضرات کے فضائل بیان کرتے ہیں:

(۱) حضرت ابو بکر صدیقؓ جنہوں نے ہر مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کا ساتھ دیا ایمان لانے میں اوّل ہجرت میں ساتھ دولت لٹانے میں آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو اپنے کندھوں پر سوار کر کے غارِ ثور کی چھ ہزار فٹ کی بلندی پر لے جانے والے۔ ابو بکر صدیقؓ مال، جان، گھر بار ہر چیز لٹا کے بوری کا ٹاٹ بدن پر لگانے والے ابو بکر صدیقؓ جن کی محبّت کے تذکرے میرے آقا خاتم النّبی حضرت محمّد صلی اللہ علیہ وسلّم ان الفاظ میں فرماتے ہیں کہ میں نے تمام صحابہ کرامؓ کے حقوق ادا کر دیئے لیکن ابو بکر صدیقؓ کے احسانات کا بدلہ دنیا میں ادا نہ کر سکا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ادا کرے گا۔

جن کے انتقال کے بعد جنازہ اُٹھا کر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم کے روضہ اطہر پر لایا گیا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم یہ آپ کا ابو بکر صدیقؓ ہے کہاں دفن کریں۔ روضۂ اطہر سے

آواز آئی میرے پیارے کو میرے دائیں پہلو میں دفن کرو۔ روضۂ اطہر کا دروازہ بھی کھل گیا اور آواز بھی آئی یہ مقام ہے ابو بکر صدیقؓ کا جن پر مودودی کی طرف سے تنقید ہو رہی ہے۔ اُمّت محمدیہؐ کی گردن قیامت تک ابو بکر صدیقؓ کے احسانات سے دبی رہے گی۔ ہر چیز قربان کر کے ابو بکر سے صدیق عاشقِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم بنے۔ کیا شان ہے ابو بکر صدیقؓ کی ؟

(۲) حضرت عمر فاروق رضؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے اللہ جل شانہٗ سے مانگ کر لیا ہے۔ جن کی بابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں کہ میری اُمّت میں اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر فاروقؓ ہوتے لیکن نبوّت مجھ پر ختم کر دی گئی ہے اور دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ میری اُمّت میں فاروق رضؓ کا مقام اتنا ہے کہ اللہ جلّ شانہٗ بھی ان سے کلام کرتے ہیں اتنے بڑے بلند کردار کے بزرگ جن کا محل جنّت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو دکھایا گیا ہو اُن پر مودودی کی تنقید ہو رہی ہے۔

(۳) حضرت عثمان غنی رضؓ پر مودودی کی تنقید ہو رہی ہے ۔ کہ آپ کی خلافت میں مالی عہدے غلط لوگوں کو دئے گئے۔ کیا مودودی کی اندھی عقل نے تاریخ اسلام میں شان عثمان غنیؓ نہیں دیکھی جن کی شان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم یہ الفاظ فرماتے

ہیں کہ عثمان غنی رضؓ سے خدا کے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں ۔ حضرت عثمان غنی رضؓ سے رسول خداؐ نے اپنی دو صاحبزادیوں کا یکے بعد دیگرے نکاح کیا اور جب دوسری بھی فوت ہو گئی تو آپؐ نے فرمایا اگر میرے گھر تیسری لڑکی بھی ہوتی تو عثمان غنی رضؓ کو دیتا ۔ رسول خداؐ کی نبوّت پر پانی کی طرح دولت بہانے والے عثمان غنی رضؓ پر آج مودودی تنقید کرتا ہے ؛

(۴) حضرت امیر معاویہؓ کاتب وحی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سالے اور قریبی رشتہ دار جن سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خوش تھے جنہوں نے اسلامی حدود کو وسیع کیا اور اسلامی خدمات بجالاتے رہے آج مودودی اُن پر غلط الزام لگاتا ہے کیا یہ اندھیر نہیں ہے ؛

(۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری بیوی اُم المؤمنین جن کی شان میں قرآن مجید بھرا پڑا ہے جن کی محنت سے لاتعداد حدیث کا ذخیرہ اُمّت کو ملا ہے ۔ جن کو خداوند عالم کے فرشتے سلام کرتے ہیں جو صدیق اکبرؓ کی پیاری لاڈلی بیٹی بھی ہو اُن پر تنقید کرنا کتنا بڑا گناہ ہے ۔ لیکن مودودی تو اندھا ہوتا جا رہا ہے ؛

(۶) حضرت سعید بن عبادہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انصاری صحابیؓ جنہوں نے رسول خداؐ کی محبّت میں غرق ہو کر

مدینہ منوّرہ کو میدانِ جنگ بنوا لیا تھا۔ اہلِ کفار بار بار حملے کرتے تھے کہ تم رسولِ خداؐ کو اور ان کے ساتھیوں کو نکال دو لیکن انصارِ مدینہ نے تمام تکالیف اُٹھائی سب کچھ قربان کر دیا۔ لیکن رسولِ خداؐ کا ساتھ نہ چھوڑا جن کی بابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے اہلِ مہاجرین سے فرمایا کہ تم اہلِ انصار سے برکت حاصل کرنا یہ میرے رازدار ہیں ان کی قدر کرنا۔ اتنے بڑے مقدّس بزرگوں کو آج مودودی لکھتا ہے کہ اُن کے اندر سے خلافت کی بدبُو آتی تھی۔ چودہ سو سال میں کسی بزرگ کو اہلِ انصار مدینہ والوں سے بدبُو نہ آئی صرف چودھویں صدی سے دین فروش مُلّا کو آج اُن کی بدبُو آ رہی ہے کتنا صدمہ ہے کہ آج کا مسلمان اُن مقدّس صحابہؓ کے احسانات ماننے کی بجائے اُن کو گالیاں نکالتا ہے۔ راقم الحروف کی اس تحریر کو شاید پاکستان میں تو نہ چھپایا جائے۔ برطانیہ میں انشاءاللہ چھپائی جائے گی۔ ہزاروں کی تعداد میں آج برطانیہ میں یہ ابن سبا کی اولاد مسلمانوں کو گمراہ کر رہی ہے۔ افسوس کہ دیوبندی، بریلوی اپنے آپ کو خالص اہلِ سُنّت ہونے کا دعوے کرتے ہیں لیکن جب اہلِ سُنّت کے خاص امام اعلےٰ حضرت ابوبکر صدّیقؓ کی عزّت محفوظ نہ ہو گی تو یہ دیوبندی، بریلوی کس مرض کی دوا ہو گی۔ کیا ان دیوبندی، بریلوی بزرگوں کا یہی کام ہے کہ لوگوں سے مال کھاؤ اور ہضم کر جاؤ

کبھی حلوا پکا کر کھایا کبھی کھیر منگا کر کھائی کسی کو بدعتی کی ڈگری دی کسی کو وہابی بنایا گیا ان دونوں جماعتوں کو یہ ابن سبا فرقہ نظر نہیں آتا ہم انشاء اللہ ناموس صحابہؓ ناموس ختم نبوّت کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ ذرا مودودی کا چہرہ بھی دیکھو۔

مودودی اور اُسکی سیاسی جماعت پر ایک گہری نظر

عرب حکومتوں کے دستر خوان سے بچے ہوئے ٹکڑوں سے اپنا نان نفقہ چلانے والی جماعت سبائیت کے رُوپ میں

آج پوری دنیا کے مسلمانوں کو دھوکہ دیا جا رہا ہے کہ مودودی صاحب اسلام کی بڑی خدمات کر رہے ہیں کبھی سعودی عرب کے مال سے اپنی عیاشی کرتے ہیں جیسے آجکل پاکستان، ہندوستان کے دو طلباء کو مدینہ منوّرہ یونیورسٹی سے لندن لایا گیا۔ تاکہ یہ لوگ اسلام کا لبادہ پہن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے پیارے صحابہؓ پر تنقید کریں۔ اور برطانیہ میں مودودی جماعت جو یو کے اسلامی مشن کے نام سے لوگوں کو دھوکہ دے رہا ہے اس کی جڑوں کو مضبوط بنایا جائے۔

مودودی صاحب کے عقیدہ کے مطابق حضرت محمدؐ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی بھی صحابیؓ حق پر نہیں ہے۔ خاص طور پر حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ، حضرت امیر معاویہؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ یہ تمام حضرات حق پر نہ تھے۔ پھر جماعت اسلامی کا دستور نمبر چھ میں لکھا ہے کہ خدا نے جتنے بھی پیغمبر دنیا میں بھیجے اُن سب سے کوئی نہ کوئی گناہ ہوا تاکہ دنیا والے ان کو خدا نہ مان لیں۔ غور کا مقام ہے جن پیغمبروں کی اور صحابہ کرامؓ کی پاکیزگی پر خداوند تعالیٰ خود گواہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گواہ ہوں اور قرآن مجید، حدیث نبویؐ میں صاف لکھا ہو کہ خدا کے پیغمبر گناہوں سے پاک ہیں۔ صحابہ کرامؓ تمام برحق ہیں۔ آسمانی ستاروں کی طرح ہیں۔ کیا خداوند عالم اور اُن کے برحق رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سچی ہے یا چودھویں صدی کے ابن سبا کی بات حق ہے یہ فیصلہ ہم قارئین پر چھوڑتے ہیں۔ ذیل میں ہم اپنا عقیدہ بیان کرتے ہیں:

ہمارے عقیدہ کے مطابق خدا کے تمام پیغمبر برحق معصوم ہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابیؓ برحق ہیں۔ ہم انکی ناموس کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ بھی بہانے سے دریغ نہیں کریں گے کیونکہ وہ جماعت محبوبِ خداؐ کی پسندیدہ پیاری جماعت ہے۔ جن سے ہمارا آقا محبّت کرے اور اُمّت اُن پر تنقید کرے ہم ہر تنقید کرنے والے کا مقابلہ کریں گے۔ ہم امریکہ، عرب حکومت

سکے مال سے نہیں اپنے خون پسینہ کی کمائی سے جہاد کریں گے جو لوگ صحابہ کرامؓ سے محبت رکھتے ہوں اُن سے تعاون کی اپیل کی جاتی ہے۔ مزید معلومات کے لئے ہم سے اسلامی لٹریچر منگائیے جن میں مودودیت کو کھول کر بیان کیا گیا ہے ؞

مقامِ حدیث مقامِ صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ

آسمانی ستارے ہیں صحابہؓ محبوبِ خدا کے پیارے ہیں صحابہؓ
ہم کو اپنی جان سے پیارے ہیں صحابہؓ وہ چاند جو مکہ مدینہ میں چمکا تھا
اُسکی تابندہ ستارے ہیں صحابہؓ

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ میری اُمّت میں سے تیس دجّال پیدا ہوں گے جو بڑے دجّال کے لئے راستہ صاف کریں گے۔ قیامت اُس وقت تک نہیں آئے گی جب تک میری اُمّت میں سے تیس دجال پیدا نہ ہو جائیں۔ حدیث نبوی آقائے دو جہاں کی حدیث اور موجودہ حالات ہمارے سامنے ہیں۔

مسلمہ کذاب نے دعوٰے نبوت کیا حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اپنے محبُوب کی ختمِ نبوّت کی تحفظ کے لئے مقدّس صحابہ کرامؓ کی جماعت میں شہادت پر لگا ڈالے کیونکہ ابو بکر صدیق کی ضمیر گوارہ نہیں کرتی تھی کہ محبُوب آقا محمّد صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس پر مسلمہ

کذاب حملہ کرے۔ مسلمہ کذاب کو قتل کرا کر ہی محبت نبوی کا عملی ثبوت دیا۔ ابو بکر صدیقؓ آج اگر زندہ ہوتے تو مرزا غلام احمق قادیانی اور جماعت اسلامی کے مردودی دجال کے خلاف بھی جہاد کرتے کیونکہ غور و فکر سے مودودی کی کتابیں پڑھیں۔ مرزا غلام احمق قادیانی کی کتابیں پڑھیں تو مسلمہ کذاب کی اصل روح مرزا قادیانی اور مودودی کے قلب میں منتقل ہو گئی ہے جس طرح قادیانی احمق نے نوّے سال تک اُمّت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو نقصان پہنچایا ہے۔ اُس سے بڑھ کر مودودی مسلمانوں کے خلاف زہر اُگل رہا ہے اگر مودودی کی تعلیم عمل کو دیکھا جائے تو مسلمہ کذاب سے بڑھ کر یہ ناموس رسولؐ ناموس صحابہؓ پر حملے کر رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلّم کے پیارے صحابہؓ سے محبت کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شان ابو بکر صدیقؓ شان عمر فاروق رضؓ میں گستاخیاں نے الوں کے چہرے انسانوں کی بجائے خنزیر کے بدل دیتا ہے لاتعداد ایسے بدبخت لوگوں کے چہرے مدینہ منوّرہ میں رہتے ہوئے بھی خنزیر کے بدل گئے جو ابو بکر صدیقؓ و عمر فاروقؓ کو گالیاں دیتے تھے۔ جس طرح مرزا قادیانی کی اُمّت کے چہرے پر خدا کی طرف سے پھٹکار برستی ہے اُسی طرح جماعت اسلامی کے ہر فرد کے چہرے پر پھٹکار برستی ہے۔ ایک قطرہ نُور اُن چہروں پر نہیں ہوتا۔ جو شانِ رسولؐ شان صحابہؓ میں گستاخیاں کرتے ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے

احسانات سے مسلمانوں کی گردن قیامت تک جھکی رہے گی وہ ابوبکر صدّیقؓ جن کی زندگی کا ایک ایک سانس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی محبّت میں غرق رہا رات دن محبُوبِ خداؐ کی محبت پر ہر چیز قربان کرنے والے ابوبکر صدّیقؓ جن کی نیکیاں آسمانی ستاروں سے زیادہ ہوں جن کو جنت کا ٹکٹ دنیا میں رہتے ہوئے رسولِ خداؐ عطا کر گئے ہوں جو روضۂ اطہر صلی اللہ علیہ وسلّم میں محبُوب خدا صلی اللہ علیہ وسلّم کی آواز پر دفن ہوا ہو جو آج بھی محبُوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلّم کے بدن مبارک سے بدن لگائے آرام فرما ہیں۔

قرآن مجید، حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلّم پکار پکار کر ابوبکر صدیقؓ کو جنت کا وارث قرار دیتی ہے۔ افسوس کہ چودھویں صدی کا ابنِ سبا مودودی اُن پر تنقید کرتا ہے ؞

تاثرات مصنّف راؤ شمشیر علیخاں عفی عنہ

مقام حدیث مقام صحابہؓ

چودھویں صدی کے ابن سبا نے جس قدر حدیث نبویؐ اور ناموس صحابہؓ پر تنقید کی ہے شاید ہی کسی اور نے کی ہو۔ اب ہم مودودی صاحب کے چند ایسے حوالے درج کرتے ہیں جن سے اسلام کی جڑوں کو کھوکھلا کرتا نظر آتا ہے۔

(۱) خدا کے تمام پیغمبروں سے خدا نے دو دو گناہ کرائے۔ تاکہ پیغمبروں کو خدا نہ مانا جائے۔ جماعت اسلامی کا دستور نمبر ۱۶ ہے۔

(۲) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے وقت میں اندیشہ تھا۔ کہ شاید دجال آپ کے قریبی وقت میں ظاہر ہو جائے۔ کیا ساڑھے تیرہ سو سال کی تاریخ نے یہ ثابت نہیں کر دیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ گمان صحیح نہ تھا۔ تحریر مودودی رسالہ ترجمان القرآن سنہ ۱۹۴۶ء فروری

(۳) حضرت سعید بن عبادہ کے اندر سے بھی خلافت کی بدبو آتی تھی۔ کیونکہ وہ بھی ابو بکر صدیق رضؓ کے مقابلہ میں خلافت کا امیدوار تھا

(۴) حضرت عثمان غنی رضؓ کے دور میں مسلمانوں کا قتل و غارت ہوا کیونکہ انہوں نے تمام دولت عہدے اپنے رشتہ داروں کو دے دئے تھے۔ مودودی صاحب کے قلم سے اگر کوئی بچا تو صرف حضرت علی مرتضٰے رضؓ بچ سکے ورنہ حضرت ابو بکر صدیق رضؓ

عمر فاروقؓ، عثمان غنیؓ حضرت عائشہ صدیقہؓ پر جو تنقید
اس چودھویں صدی کے علامے نے کی ہے یہ تو ابن سبا
سے بھی کم نہیں ہے۔

دل چاہتا تھا کہ اس کتاب کو مزید بڑھایا جائے لیکن
مالی حالت اور بڑی کتاب ہونے کے خطرہ سے ان ہی
الفاظ پر مقام حدیث مقام صحابہؓ کو ختم کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ
سے دعا ہے کہ وہ محض اپنے فضل وکرم سے دین حق کی
آواز پھیلانے کی توفیق ہر مسلمان کو دے۔ آمین۔

آج دین حق کی بات کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ ہر مسلمان
بات حق کرنے سے ڈرتا ہے۔ کہ مجھے دوستوں
رشتہ داروں سے خوف آتا ہے۔ لیکن میں نے
خداوند عالم کے دین کو اُن ہی الفاظ میں پیش
کیا جن الفاظ میں اللہ تعالےٰ کے پیغمبر حضرت
محمّد صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کے
حوالے کیا تھا۔ اس کتاب کے ساتھ ہم
یورپ کی ماڈرن زندگی پر روشنی ڈال
کر ختم کریں گے۔ بہر حال آج ۱۴ اکتوبر ۱۹۷۵ء
مطابق ۱۳۹۵ھ ہجری کو ختم شد

سیرت محبوب خدا ﷺ ضروری پڑھیئے۔

عشق رسول ﷺ کا بھرپور سمندر محبت نبوی ﷺ کے درخشاں ستارے عقیدت نبوی ﷺ کے تذکرے روضہ من ریاض الجنت میں بہ جانے والے آنسو محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کے سامنے کھڑا ہو کر پڑھی ہوئی کتاب عشقِ رسول ﷺ کا خمار دلوں پر چڑھا دینے والی کتاب۔ اس کتاب کو عہد رسالت کے غزوات اور اُنہی میدان میں بیٹھ کر مرتب کیا گیا ہے۔ غزوات بدر، اُحد، خندق، خیبر، تبوک کے اصل نقشہ جات پیش کیئے گئے ہیں۔

اس کتاب میں عرفات مزدلفہ منیٰ مسجد الحرام آب زم زم صفا مروہ کے پورے حالات درج کیئے گئے ہیں۔ یورپ کے بتکدوں میں چودہ سو سال میں پہلی مرتبہ رحمۃ للعلمین ﷺ کی مقدس سیرت کو اسی عقیدے کے مطابق پیش کیا گیا ہے جس عقیدے پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ امام اہل سنت تھے جس عقیدے پر عمر فاروق رضی اللہ عنہ، عثمان غنی رضی اللہ عنہ، علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ تھے۔ اس کتاب کو پڑھنے کے بعد اگر کسی مسلمان کی آنکھوں میں آنسو نہ آئیں تو قیمت واپس کر دینے کی ضمانت دی جاتی ہے۔

تحریر ترتیب :۔ راؤ شمشیر علی خاں صدر انٹرنیشنل اسلامی مشن بمقام عتبات مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مدرسہ علوم شرعیہ باب جبرائیل علیہ السلام مدینہ منورہ سعودی عربیہ

سیرت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ضرور پڑھیئے

محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیاروں کی داستان، آسمانی ستاروں کی داستان۔ سیرت صحابہ کرام رض ایسی لاجواب کتاب ہے جس کو پڑھنے کے بعد آنکھوں سے نہ تھمنے والا سیلاب جاری ہو جاتا ہے۔

ایسے بزرگوں کی داستان جن کی تعریف سے قرآن مجید، حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھری پڑی ہے۔ جن کی تعریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔ اُن کے تذکرے کرتے نہ تھکتے تھے۔

جن پر خداوند عالم نے گواہی دی کہ میں ان سے راضی یہ مجھ سے راضی ہو گئے جن پر محبوب خدا نے گواہی دی کہ میرے صحابی رض آسمانی ستارے ہیں میرے صحابہ رض کے طریقے پر چلنے والوں کی شفاعت کی ضمانت میں دیتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانثاروں کی سیرت، عشق رسول ص کی لہریں، محبت نبوی ص کے نظارے مدینۃ الرسول ص میں بیٹھ کر مرتب کئے گئے تاثرات ضروری پڑھیئے۔ پچیس ہزار روپے کی لاگت سے طباعت کرائی گئی ہے۔

تحریر ترتیب :۔ راؤ شمشیر علی خاں صدر انٹرنیشنل اسلامی مشن

مقام اشاعت مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مدرسہ علوم شرعیہ باب جبرائیل مدینہ منورہ سعودی عربیہ